جو مجلس بیچ سر قاسمؑ کا آیا
کہا ملعون نے یہ کسکا پسر ہے
تو بولا شمر یہ ابنِ حسنؑ ہے

حرم نے شور ماتمکا اُٹھایا
یگانہ تھا کہ پیارا انکا جگر ہے
علیؑ کا لعل زہراؑ کا رتن ہے

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء

الحمد للہ کہ یہ دہ مجالس پر مناقب اور شہادت حضرت السید بن سعید بن الشہید بن المصطفی سبطین و للمرتضی ابنین وللزہراء قرۃ العینین جناب سیدنا الامام الحسن والحسین رضی اللہ تعالی عنہما السلام

اشتیاق شائقین و رغبت راغبین کے تصنیف کی ہوئی جناب سیادت نشان [illegible]

زاد الآخرت

سنہ ١٣٠٧

اہتمام سے متوقع اجر عظیم قاضی عبد الکریم ابن قاضی نور محمد صاحب مرحوم و قاضی رحمۃ اللہ ابن قاضی فتح محمد صاحب مغفور تاجران کتب کے

مطبع فتح الکریم واقع بمبئی میں زیور طبع سے آراستہ ہوئے

فہرست مجالس زاد الآخرت

حض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہی عالم ہے میرے شرح غم کا
جو طرح انگیز ہے لوح و قلم کا

ظہور اُسکا بمشت آب و گل ہے
مکان اُس لامکان کا کنج دل ہے

صنایع اُسکی خلق انس و جان ہے
بدایع اُسکی یہ روح روان ہے

زہے معمار طاق ہفت افلاک
عجائب نقش بند مرکز خاک

کہ قصر نیلگون تعمیر کرکے
چراغ اُسمین رکھی شمس و قمر کے

دیا انسان کو منصب علم و فن کا
عُروس عقل کو زیور سُخن کا

بنایا اِسقدر رہبر اُس کو
ملایک پر کیا مُمتاز اُسکو

مگر جو شخص ہین دمساز اُس کے
اُٹھاتے ہین وہ [illegible] ناز اُس کے

غم اُسکے کو سمجھتے ہین وہ شادی
مُراد دل ہے اُنکو نامرادی

منزہ از ہراس و بیم ہین وے
ازل سے جان بحق تسلیم ہین وے

نعت سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی

غم و آفت نصیب خاصگان ہے
مگر آفت نہین وہ امتحان ہے

نظر کر دیکھ جتنے انبیا تھے
وے سب درد و الم مین مُبتلا

تو لازم ہے کہ جو جیسا ہو واثق — الم بھی ہووے درجے کے موافق

لہذا سب مین جو آفت گزین ہین — جناب رحمۃ للعلمین ہین

جو کچھ انکی مصیبت کا بیان ہے — قلم کو لکھنے کی طاقت کہان ہے

جہان مین ایک دم بھی سکھ نپایا — بہ طفلے دکھ یتیمی کا اٹھایا

کیا ہو کھے جہاد و جنگ اسنے — شکم پر اپنے باندھا سنگ اسنے

در دندان پہ زخم سنگ کھایا — جو دکھ آیا سو سر اوپر اٹھایا

سدا راضی رہا حق کی رضا مین — نواسون تک دیے راہ خدا مین

وصی اسکا ہے ایسا غم کشیدہ — جہانکے ہاتھ سے آفت رسیدہ

کہ حق کی بندگی مین زخم کھایا — سر اپنا سجدے کے اندر کٹایا

دم شمشیر نے سر اسکا توڑا — مگر اس شیر نے طاعت نچھوڑا

صفا وہ اور اسکی آل امجد — ہین مظلوم از محمد تا محمد

رشید ابن الرشید ابن الرشید ہین — شہید ابن الشہید ابن الشہید ہین

سبب تصنیف کتاب کا

دلا عزم جناب شاہ کر کے — اٹھا لے خامہ بسم اللہ کر کے

سیاہی طرح کر آنکھون کے تل کی — پھر آب چشم سے دھو لوح دل کی

کہ ہے لکھنا تجھے اب غمکا احوال — رقم کرنا ہے ایک ماتم کا احوال

اگرچہ کر چکے ہین اسکو تحریر — یہ افسانہ نہین محتاج تقریر

نکہتا مین اسے خاموش رہتا — کہے افسانہ کو ہر گز نہ کہتا

مگر افسانہ نہین اعجاز ہے یہ — خدا کے لاڈلون کا راز ہے یہ

یہ قصہ حاصل طول امل ہے — نہال زندگانی کا یہ پہل ہے
عجب قصہ ہے زور اسمین اثر ہے — کہ جیون جیون کہئے تیون تیون تازہ تر ہے
نہین دقت کا رکہا اسمین دستور — تکلّف کا نہین زنہار مذکور
کہ ہے مطلب رلانا اور رونا — غرض ہے نامۂ اعمال دہونا
ہوا جسوقت اسکا حسن انجام — کیا تجویز زاد الآخرت نام
مجہے معلوم نہین انجام میرا — رہیگا اس بہانے نام میرا
کہان اعمال کی مجہہ مین سکت ہے — یہی ایک مجھکو زاد الآخرت ہے
زراعت کا میرے ہیگا یہ خوشہ — یہی ہے عاقبت کا مجھکو توشہ

مناجات قاضی الحاجات کے جناب مین

خدایا تیری قدرت کا تصدّق — تیری قدر و جلالت کا تصدّق
تصدّق اس محمّد مصطفیٰ کا — تصدّق اسکے آل باصفا کا
تصدّق اسکا جو بی بی نکوذات — پدر کے غم مین جو روتی تہی دن رات
تصدّق اسکا جسنے تیغ کہایا — سر اپنا سجدے کے اندر کٹایا
تصدّق اسکی غربت کا جو معصوم — گیا دار جہان سے ہوکے مسموم
تصدّق اسکا جو تہا دین کا سرتاج — ہوا نوک سنان پر جسکو معراج
تصدّق اسکا جو تہا کشتہ تیر — نہ منہ مین جسکے سو کہا تہا بہی شیر
تصدّق اس ولیِ باخدا کا — ہراول تہا جو سبط مصطفیٰ کا
تصدّق انکا جو تہے دونو بہائی — میان کوفہ آفت جن پر آئی
تصدّق اسکا جو بانو کا جی تہا — علیؑ کا لال وہم شکل نبیؑ تہا

تصدق اسکا جسکو اہل تزویر / گئے لے شام کو کر طوق و زنجیر
تصدق اسکا جو جان حسن تھا / جسنے شب گشت کا جوڑا کفن تھا
تصدق انکا جو تھے جان زینب / قتیل ظلم فرزندان زینب
تصدق اسکا جو تھا خونمین لال / جسے خلعت ملا زہرا کا رومال
تصدق اسکا جو زخمون سے تھا چور / بنا آل محمد کا تھا مزدور
الٰہی صدقہ ہفتاد و دو تن کا / تصدق انکے آفات و محن کا
یہ میرا نسخہ پاوے حسن انجام / اسے خوبی سے پہنچا وے باتمام
ملے اسکو دل عالم کی تسخیر / جہان کے بیچ پاوے حسن تشہیر
تو اپنے فضل سے کر اسکو شایع / سدا رکھ اسکو مقبول طبایع
رکھ اپنے حفظ کے اندر جہانمین / نگاہ بد سے رکھ اسکو امانمین
جو بانی اسکا ہے وہ اجر پاوے / سدا اسکی مراد دل بر آوے
ملین اسکو مقاصد دو جہانکے / رہے سایے مین مہدی زمانکے
پڑھے جو اسکو سو حقکا ہو منظور / نبی کی آل کے ہو ساتھ محشور
نظر سے جسکی گذریگا یہ طومار / کہ عرض انسے رکھے ہے یہ گنہگار
نظر فرماوین ٹک اپنی عطا پر / نہ دیکھین میری کچھ سہو و خطا پر
توجہ سے رکھین دل شاد مجھکو / کرین ٹک فاتحہ سے یاد مجھکو
مصنف انسے محتاج دعا ہے / کہ بحر جرم مین ڈوبا ہوا ہے

بیان رنج و بلا مین جو کہ مقدر مین خاص لوگونکے ہے

محبت جسکو کہتے ہین بلا ہے / مقام اس راہ رو کا کربلا ہے

نهین راحت بمیدانِ محبت — غم و محنت هی سامانِ محبت
محبت جسکو هی دل چور هے وه — غم دل سے سدا رنجور هے وه
خصوصًا هی جسے عشقِ الٰهی — تو پهنچی چاهیے اسکو تباهی
جو راهِ منزلِ عشقِ خدا هے — وهان هر هر قدم پر سو بلا هی
رسول و انبیا جتنے هوئے هین — وے سب رنج و بلا سهکر موئے هین
اگر مین لکهون اُن نبیونکا کچه حال — تو هوتا هے نهایت طُول احوال
غرض میری هے حال مصطفیٰ سے — و یا احوال شاهِ کربلا سے

مجلس پهلی سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رحلت کے بیان مین

بها سیلاب چشم خون فشان کو — لکها راوی نے هے یون اس بیانکو
که حج آخری سے جب پیمبر — چلے سوئے مدینه لیکے لشکر
غدیر خم جو ایک جاگه کا تها نام — وهانپر آکے پهنچی فوج اسلام
جدی تهی وهان سے جو راهِ مدینه — توقف کرکے وهان شاهِ مدینه
اُتر مرکب سے وه سائے مین آئے — جهاڑون کو منگا منبر بنائے
وه منبر حکم ربّ العالمین تها — تها منبر وه معراج زمین تها
سر منبر په جب وه شاه نکلا — تو سب بولے فلک پر ماه نکلا
ادا کر پهلے حمدِ کبریا کو — لگے یون کهنے اُس خلق خدا کو
که ای خلقت یه مین کرتا هون ظاهر — که هی یه مجهه نبی کا حج آخر
مجهے هے آیهٔ الیوم آیا — میرے خالق نے هے مجهکو بلایا
میری فرقت مین تم کچهه غم نه کهانا — رهِ اسلام مت دل سے بهلانا

میرے آگے نبی جتنے ہوئے ہین
بڑا دکھہ مین نے اپنے سر اُٹھایا
نہین ہوئی مجھکو روٹی گر میسر
کٹائی اپنے سارے خویش و اقوام
اگر مین مر گیا کچھہ غم نہین ہے
یہہ تم جتنے ہو بندے ہو خدا کے
یہ فرما کر علی کے تئین بُلائے
لگے پھر ہاتھہ اُٹھا یہ بات بولا
یہ کہکر وَالِ مَن وَالاہ بولا
لگے پھر دیکھہ خلقت کو کہ امت
تمہارے سے نہین کچھہ منہہ کو موڑا
مین رشتہ زیست کا جو توڑتا ہون
ہی ایک قرآن کہ یہ ہادیِ دین ہے
ہین دویم میری اَہلِ بیت دِلگیر
یہ دو چیزین تمہین ہادیِ دین ہین
جہانکے بیچ اِنکا ایک سِرا ہے
تمہاری مغفرت ہے ہاتھہ اُنکے
تمہین ہادی بھی آلِ عبا ہین
گر اِنکے ساتھہ دل پر جاؤ گے تم

وہ سب یکہ و تنہا آخر کو موئے ہین
تمہین اسلام مین تب مین لے آیا
شکم اپنے پہ باندھا ہیگا پتھر
مٹایا کفر توڑے مین نے اصنام
کِسی کو زندگی دائم نہین ہے
یہہ لازم ہے رہو تابع رضا کے
برابر اپنے منبر پر چڑھائے
مین مولیٰ جسکا اُسکا ہے یہ مولیٰ
زبان سے عَادِ مَن عَادَاہ بولا
جہان سے اب تو مین کرتا ہون رحلت
تمہین تنہا نہین کچھہ مین نے چھوڑا
میری دو چیز تم مین چھوڑتا ہون
بلاشک یہ ھُدًی لِلمُتقین ہے
کہ میرے خون سے خون اُنکا ہے تخمیر
بھی دُنیا مین تمہین حبل المتین ہین
بدست حق تعالیٰ دوسرا ہے
صراط المستقیم ہے ساتھہ اُنکے
تمہین یہہ نوح کی کشتی بجا ہین
کبھی گمراہ نہوئے پاؤ گے تم

یہہ ازھم سے جدا ھرگز نھو نگے ۔ یہہ باھم سے جدا ھرگز نھو نگے
بھی کوثر یہہ مجھہ سے آملینگے ۔ تو دونون ایک جا تجھہ سے ملینگے
غرض یہہ کھہ کی وہ شاہِ رسالت ۔ اُتر منبر سے کر خلقت کو رُخصت
چلے وھانسے شہِ والا مدینہ ۔ کئی دن بعد آ پہنچے مدینہ
مدینے مین جو وہ سُلطان آئے ۔ تن بیجان مین گویا جان آئے

روایت خبر دینے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سبطین علیہما الصلوٰۃ والسلام کی شہادت مین

سُنا جاتا ھے یون ایک دن کا احوال ۔ تھے مسجد مین وہ شاہِ بدر تمثال
کہ ناگہ اس جگہ حسنین آئے ۔ وے دونون اُنکے دلکے چین آئے
نواسون پر جو اُنکو پیار آیا ۔ بلا دونون کو گودی مین بٹھایا
لگے پھر چومنے وہ شاہ معصوم ۔ بڑیکے ھونٹ اور چھوٹے کا حلقوم
یہہ نانا کی محبت دیکھہ شبیر ۔ اوٹھے اس جای سے ھو کر کے دلگیر
گھر اپنے مین نپٹ بے چین آئے ۔ یہہ زھرا پاس کرتے بین آئے
کہ ای مادر مین اِس غم سے ھون مرتا ۔ مجھے نانا نھین کچھہ پیار کرتا
یہہ کیا ھے چومتا ھیگا جو معصوم ۔ بڑے بھائی کی ھونٹ اور میرا حلقوم
ای بی بی کس لئے وہ دین کا شاہ ۔ میری لب چومنے کرتا ھی اِکراہ
یہہ سُن بنتِ نبی بیٹے سے اُس آن ۔ لگین کھنے کہ مت رو ای میری جان
ترا سکے دونون نور العین ھوگے ۔ ترا سکے دونون دلکے چین ھوگے
وہ جی کا چین تو نور البصر ھے ۔ اگر وہ جان ھے تو تو جگر ھے
تسلی دی اُسے آخر وہ بی بی ۔ یہہ کھتی مصطفی کے پاس آئی

کہ ای بابا نبی کیا جی مین آیا
کہ یون شبّیر کو تمنے رُلایا

حسن کی جسطرح لب چومتے ہو
اُسی الفت سے اسکے لب کو چومو

یہ سن زہرا سے وہ شاہِ رسالت
لگے کہنے کہ ای خاتونِ جنّت

عجب اسرارِ ربّ انس وجان ہے
مین تم سے کیا کہون راز نہان ہے

نہ مین حلق ودہان اِنکا ہے چوما
شہادت کا مکان اِنکا ہے چوما

مین کیا بولون تجھے اس راز رو بکو
بڑے کی مین نے جو چوما ہے لب کو

کھلاوین گے اُسے مسموم کر کے
کرین گے لب سے تو ٹکڑے جگر کے

یہ جو چھوٹا ہے تیری جان کا چین
اَلَم سے جسکے ہو تم کو رہین بین

گلا اس تیرے پیارے کا کٹے گا
جہان چوما ہے وہان خنجر چلے گا

روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عکاشہ کے قِصاص طلب کرنے مین اور مُہر نبوت سے مشرف ہونے مین

کہان تک مین کرون طولِ روایت
سُنی جاتی ہے یہان سے یون حکایت

جو وہ حق کے نبی پہنچے وطن مین
تپ محرق ہوئی اُنکے بدن مین

نہ مُہلت دن کو تھی نہ رات کو چین
تڑپتے رہتے تھے بستر پہ دن رین

وہ گُل سا مُنہ وہ رنگ زعفرانی
نقاہت سے ہوا آخر خزانی

وہ اُنکا دکھ نہ کاٹے سے کٹے تھا
وچہرہ چاند سا ہر دم گھٹے تھا

غرض وہ بدرِ نورِ ذو الجلالی
ہوئی دو ہفتے مین گھٹ کر ہلالی

جو ایک دن گھر سے مسجد بیچ آئے
تمام اُمّت کو اُس جا پر بلائے

چڑھے منبر پہ یون شاہِ مدینہ
کہ جون خاتم مین بیٹھے ہے نگینہ

بیان کر پہلے حمدِ ایزدِ پاک
پکارے یون وہ شاہِ تاجِ لولاک

کہ ای خلقِ خدا ٹک گوش رکھنا
سخن میرے پر اندک ہوش رکھنا

اگرچہ مین رسولِ نامور تھا
مگر تم مین کا ایک مین بھی بشر تھا

رہِ ایمان تمہی تمکو دکھائی
رسالت حق کی مین نے تم پہ لائی

مجھے پہنچی ہے اب دعوت خدا کی
مین طی کرتا ہون اب منزل خدا کی

میری رحلت سے مت گھبرائیو تم
کچھ اندیشہ نہ دلمین لائیو تم

محمدؐ کے موئے سے تمکو نہین غم
محمدؐ کا خدا ہے حیّ و قائم

نبالی دمبدم میرا مرض ہے
میری تم پاس اب اتنی عرض ہے

مین اب ہون چھوڑتا یہ دارِ فانی
کیا ہے مین نے تم مین زندگانی ؛

کسیکا قرض گر مینے لیا ہون
و یا شاید کسی کو دکھہ دیا ہون

یہ دعوی وہ میرے اوپر نچھوڑے
قصاص اُسکا قیامت پر نچھوڑے

پکارے وھان جو ختم الانبیا یون
تو اُس مجلس سے ایک کہنے لگا یون

کہ ایک سائل کو ای سلطانِ ابرار
دِلائے تھے میرے سے تین دینار

یہ سن بولے نبیؐ ای فضلِ عباس
اِسے دینار دلوا دو بلا پاس

رسولِ اتقیا نے پھر دوبارا
اُسی نے سب سے ہی منبر پہ پکارا

لکھا ہے کاشفی نے یون روایت
کہ جب یون بولا وہ شاہِ رسالت

وھان ایک شخص تھا عکاشہ نامے
مؤدب ہو لگا یون عرض کرنے

کہ ای سلطانِ دین محبوبِ باری
کہین جاتی تھی حضرت کی سواری

لگایا تازیانہ ناقے اوپر
وہ میری پشت پر بیٹھا تھا آ کر

سُن اسد م اپکا اضرار مین نے
نبیؐ پر یہہ ھوا جب اشکارا
کہ ای سلمان ذرہ زہرا کے گھر جا
گیا سلمان جو بر بیتِ نبوت
دیا جا پہلے بوسہ آستان کو
ای بنتِ مصطفےٰ ای شاہزادی
ای نور دیدۂ ختم الرسالت
ضیاءِ چشم شاہِ قاب قوسین
مجھے یہان اذن آنے کا ھے یا نہ
سُنی زہرا نے جو سلمان سے یہہ بات
کہا یہ تازیانہ کیون طلب ھے
کہا سلمان نے ای بنتِ پیمبر
سواری کا خیال اُس شہ کو کب ھے
یہ سن سلمان سے زہرا کے گئے ہوش
لگین کہنے کہ کوئی جلد آؤ
بلا حسنین کو بولین وہ پھر نین
شتابی دوڑتے مسجد کو جاؤ
وہ نانا تم پہ جو جی وارتا ھے
تم اُسکے بدلے سو سو مار کھاؤ

کیا یہہ ماجرا اظہار مین نے
کیا اُس شہ نے سلمان پر اشارا
وہان سے تازیانہ مانگ کر لا
رسول اللہ کی لبیک کر رسالت
پھر اُسنے اسطرح کھولا زبان کو
ای میری دین و دنیا کی شہزادی
عروسِ بیتِ عصمت و طہارت
دل و جانِ پیمبر اُمِ سبطین
منگایا ھی نبیؐ نے تازیانہ
لگین کہنے کہ ای سلمان یہہان
سواری کی نبیؐ مین تاب کب ھے
مجھے دو تازیانہ جلد لا کر
قصاص ایک شخص وہان کرتا طلب ھے
گرین اس جا کے اوپر ہو کے بیہوش
میرے حسنین کو جلدی بلاؤ
میرے سر کی قسم ھی تمکو حسنین
کسی ڈھب سے بھی نانا کو بچاؤ
اُسے کوئی تازیانہ مارتا ھے
پر اُس بیمار نانا کو بچاؤ

غرض سلمان نے وہ چابک جو پایا — بہاتا اشک مسجد بیچ آیا
کہا عکاشہ سے تب اُس نبیؐ نے — کہ مین حاضر ہون بدلا اپنا لی لے
یہ سُن اُس شاہ سے عکاشہ بولا — بدن میرا برہنہ اُس گھڑی تھا
اگر میری رضا ہے تمکو منظور — تنِ اقدس سے کیجے پیرہن دور
نبیؐ نے سنتے ہی اسکا اشارا — تنِ اطہر سے پیراہن و تارا
نظر آنے لگی مُہرِ نبوّت — منوّر ہو گئین چشمِ بصارت
ستارا یا مہِ اُمید نکلا — نہ بادل سے ایک خورشید نکلا
نظر عکاشہ نے کر مُہر پر بس — شتابی اپنی آنکھون کو کیا مَس
کہا ای شافعِ روزِ قیامت — مین بدلا تمسے لون کیا میری طاقت
مجھے تمسے جو اتنی گفتگو تھی — اِسی کے مس کی مجھکو آرزو تھی
یہ باتین سُن نبی مجلس سے اُٹھ کو — ہوئے جا کر کے داخل گھر کے اندر

نوحی اور ملاقی جدّ امجد کے ساتھ سبطین شہیدین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان مین

سنو ای دوستانِ شاہِ لولاک — ہو بیٹھو مستعد با چشمِ نمناک
سعادت ہو اگر منظور پوری — ٹک ایک دوری سے اودھر حضوری
ذرہ میری طرف کو گوش دھرو — بیان میرے اوپر ٹک ہوش دھرو
نواسون سے جو تھی نانا کو اُلفت — بیان کرتا ہون مین اُسکی حقیقت
قطع کر حال شاہِ انبیا کو — مدینہ سے ہون جاتا کربلا کو
لکھا ہے راویون نے حالِ جانسوز — مدینہ مین تھا آیا عید کا روز
جو ما کے پاس وے سبطین آئے — پریشان منہ لپٹ بیچین آئے

لگے کہنے وے دونون دین کے سرتاج
ہی سب نے اپنے بچون کو سنوارا
ای بی بی آج تم کیون ہو کے غمناک
کہا تب فاطمہ نے اُسسے رو کر
نہ روؤ تم میرا دل کانپتا ہے
یہ کہنے تو کہا اس بی بی نے وہان
کہ ای خالق یہ کیا مین نے کہی بات
یہ کہتی تہی جو اُسکا دل بھر آیا
زمین پر دیکھہ زہرا کی جبین کو
کہ دو حلّے عدن سے لیکے ہمراہ
کہ دلکو فاطمہ کے چین آوے
نواسے مصطفےٰ کے شاد ہووین
یہ سن روح الامین نے پر جو مارے
کہ کوئی گہر مین ہے دن عید کا ہے
یہ سن حسنین گہر سے باہر آئے
لگے کہنے کو دونون ہو کے غمگین
ہمین بہی رنگ کے کپڑے منگا دو
کہے جبریلؑ نے تب ای خوزادو
بہگا پانی مین دونونکو رکہو سنگ

ای مادر اہلِ عالم شاد ہین آج
پنہا پوشاک ہے بیحد سنگارا
ہمین کیا تم نہ پہناؤ گے پوشاک
کہ ای حسنین کیون ہوتے ہو مضطر
تمہارے کپڑے درزی لے گیا ہے
مگر دل اپنے مین تہی سخت حیران
میرے کہنے کی شرم اب ہے تیرے ہات
سر اپنا خاک کے اوپر جہکایا
ہوا یہہ امرِ حق روح الامین کو
ہمارے دوست کے دیوڑی کی لے راہ
خوشی سے بیٹونکو کپڑے پنہاوے
ہمارے شبر کے بیٹے نہ رووین
نبی کی دیوڑہی پر آ پکارے
نئے کپڑے لئے درزی کہڑا ہے
وے کپڑے لے کے زہرا کو دکہائے
تمامی خلق کے کپڑے ہین رنگین
ہین تو یہ کسی ڈہب سے رنگا دو
نہ روؤ ای میرے استاد زادو
جو چاہو گے نکالین گے وہی رنگ

یہ سُن رُوح الامین سے ہو کے خوشحال
بڑے نے سبز چاہا چھوٹے نے لال

غرض جبریلؑ نے پانی جوڑا لے
وہین دو رنگ کپڑون نے نکالے

یہ دیکھ اسرار ربُّ العلمین کے
نہ آنسو تھم سکے روح الامین کے

کہے تب سیّدِ عالم نے بھائی
تمھارے دِلمین یہ کیا بات آئی

یہ کِس غم نے تمہین غمگین کیا ہے
ابھی جو ہنستے ہنستے رو دیا ہے

کہے روح الامین تب ہو کے غمناک
کہ ای مَسند نشینِ قصرِ لولاک

کہون کیا تمسے مجھکو شرم اب ہے
کہ اِن رنگون مین کیا اسرار رب ہے

بڑے کو ہے جو رنگِ سبز بھایا
اُسے مسموم کر مارینگے اعدا

پسند آئی ہے جسکو سُرخ پوشاک
کرینگے ذبح اُسکو بر سرِ خاک

نبی سے کرتے تھے جبریلؑ یہ بَین
تو جد سے یون لگے کہنے کو حسنین

سبھی آج اونٹ کے اوپر چڑھے ہین
ہر ایک کوچے مین خوش ہو پھر رہے ہین

کہین سے اونٹ ہمکو بھی منگا دو
ہمین بھی پُشت مرکب پر بٹھا دو

کہے تب شہ نے اُنسے مت کُڑھو تم
مین بنتا ہون شتر مجھ پر چڑھو تم

وے دونون چڑھکے اُنکے دوش اوپر
لگے کہنے کہ ای نانا پیمبرؐ

مہار آور ونکے اونٹونکی نئی ہے
نہین رسّی ہمارے اونٹ کی ہے

نبی تب بولے اُنسے ای نواسو
مرے گیسو ہین حاضر اُنکو تھامو

نواسون نے کہا تب دو کے اُسدم
کہ ای نانا نبیؐ فخرِ دو عالم

ہر ایک کا اونٹ اِسدم بولتا ہے
ہمارا اونٹ مُنہ نہین کھولتا ہے

نواسون سے یہ سُن وہ شاہِ عالی
زبان عف کہنے کو جو نہین نکالی

جو ذوالعف کہکے ہوویں دلمیں خورسند
کہ اسمیں منہ کیا جبریل نے بند

لگے کہنے کو ای شاہ رسالت
کہ اب خاموش اتنی بھی محبت

جو اینکی بار العف منہ سے کہتا
نہ دوزخ کا جہان میں نام رہتا

مسلمانون ذرا انصاف کرنا
میرے کہنے اوپر ٹک گوش دہرنا

خدا جسکے لئے حلہ بھیجاوے
پیمبر اونٹ بن کاندہے چڑہاوے

کرین اسکے اوپر یہ ظلم رانی
نہ دیوین تین دن ایک دانہ پانی

سر اسکا کاٹ نیزے پر چڑہاوے
حرم کو لوٹ خیمہ کو جلاوے

صفا یہ ذکر ابھی موقوف کرتو
عنان خامہ کو معطوف کرتو

نبی کا حال اس جا پر عیان کر
وفات سید عالم بیان کر

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات کے بیان مین

کہون کیا مین جو وے شاہ رسالت
ہوئی اسدن سے بیمار بشدت

نہین تدبیر سے کچھہ سود ہوتا
مرض تہا دن بدن افزود ہوتا

لکھا ہے راویون نے اگے یہ حال
نبی پر تین دن تہا سخت احوال

نہایت غشمین شاہ تاجور تہا
تشدد تپ کا تہا اور درد سر تہا

کہ اتنے مین شہ مردان آیا
تو گویا انکے تن مین جان آیا

نبی سے بولا یون وہ علم کا باب
کہ مین نے آج دیکہا ہے عجب خواب

کہون کیا مین حبیب ذوالمنن سے
زرہ ہے گر پڑی میرے بدن سے

کہا تب مصطفے نے ہوکے دلگیر
میری فرقت ہے بہائی اسکی تعبیر

مین کیا بولون زرہ مین تہا تمہارے
قضا نے سو وہ تم پر سے اوتارے

یہ باتیں تھیں جو وہاں حسنین آئے
کہا ای حق کے پیمبر شاہِ عالم
اوڑا ایک تخت جاتا ھے ھوا پر
نبی نے تب کہے ہو کر کے نالان ؛
میرا تابوت جب نکلے کا گھر سے
اسی مابین مین زہرا نے آکر
ابھی سوتے مین دیکھی مَین نے یہ بات
کہا تنے مین ھوا ایسی چلی ھے
کہا تب شاہ نے خیر النسا سے
مجھے دار البقا کو ھین لیجاتے
یہ سن خیر النسا نے آہ ماری
کہ مجھکو کام ھے کچھ مصطفے سات
جو رخصت ہو تو یکدم گھر مین آؤن
تب اس سے بولے یون خاتون جنت
ھی ضعف اسدم حبیب کبریا کو
سنا جب فاطمہ سے اسنے یہ راز
نبی اسکی صدائے ھول سنکر
کہا جب اسطرحسے مصطفے نے
کہ ایک مردِ عرب باہر کھڑا ھے

نپٹ محزون یہ کرتے بین آئے
یہ ھمنے خواب دیکھا ھیگا اسدم
ھین اسکے ساتھ ہم دونون کھلے سر
یہ ھے تعبیر اسکی ای میری جان
تم اسکے ساتھ ہوگے ننگے سر سے
کیا یون عرض ای حق کے پیمبر
کہ ھین اوراق مصحف کے میرے ہات
میرا مصحف اوڑا کے لے گئی ھے
کہا ای فرزند چارہ نہین قضا سے
تیرے مصحف کو ھین تجھ سے بچھڑاتے
تو در پر آ فرشتے نے صدا کی
نبی کی چاہتا ہون مَین ملاقات
جو کچھ پیغام لایا ہون سناؤن
رسول اللہ کو ھی بے حد نقاہت
نہین اوٹھنے کی طاقت مصطفے کو
کیا تب ایک ھیبت ناک آواز
یہ بولے بولتا ھے کون باہر
کیا تب عرض یون خیر النسا نے
یہان آنیکی رخصت چاہتا ھے

رسول اللہ سنکر اِس بیان کو
لگے یون کہنے خاتونِ زمان کو

بجانو تم کہ یہ مردِ عرب ہے
ای بیٹی فاطمہ یہ پیکِ رب ہے

کرے ہے ذبح بے تلوار کے یہ
گلا کاٹے ہے بے ہتیار کے یہ

یتیموں کو یتیم ہیگا یہ کرتا
ہر ایک دلکو دو نیم ہیگا یہ کرتا

اقارب سے چھڑانے والا یہ ہے
جہان سے بس لیجانے والا یہ ہے

کچھ اسکی راہ نہین موقوف دَر پر
موکّل ہے یہ اَزواجِ بشر پر

ہے رخصت چاہنا نہین اسکی عادت
بیان کرتا ہے یہ پاسِ نبوّت

نہ دروا کروتا گھر مین وہ آے
جو احکامِ الٰہی ہو بجا لاے

یہ سنکر وہ فرشتہ گھر مین آیا
نبیؐ کو حکمِ خالق یون سنایا

درودِ تہنیت ہون تجھیہ لایا
تیرے خالق نے ہی تجھکو بلایا

تیرے مشتاق سب اہلِ فلک ہین
دو رستہ منتظرِ حور و ملک ہین

عدن ہے آج رضوان نے سنوارا
نپٹ حورون نے اپنے کو سنگارا

ہے بحرِ رحمتِ حق آج درجوش
کیا ہے آتشِ دوزخ کو خاموش

اُٹھا ہے آج اہلِ نار سے بیم
ملبّب ہین گے کوثر اور تسنیم

یہ باتین سنکے وہ حق کا پیمبرؐ
یہ بولا اس ملک سے شاد ہوکو

میری انکھون اوپر حکمِ خدا ہے
جو کچھ اسکی رضا میری رضا ہے

مگر سن ای فرشتہ نیک اوقات
مین اِس دم چاہتا ہون تجھسے دو بات

ہے اول یہ کہ مجھہ پر رحم مت کھا
جو شدّت تجھمین ہو سب مجھکو دکھلا

میرے جی پر جو چاہے کرلے سختی
سہونگا تیرے تیغے کی کرختی

پیمبر جان کر ہرگز نہ ڈر تو ۔۔۔ نپٹ سختی سے قبض روح کر تو
جو مجھہ امّت کو آسودہ تنی ہو ۔۔۔ نہ ان پر تلخی جان کندنی ہو
دویم ایک آن پھر مہلت مجھے دے ۔۔۔ جو میرے پاس ٹک جبرئیل آلے
یہ فرماتے تھے جو جبرئیل آئے ۔۔۔ خدا کا اسطرح پیغام لائے
کہ ای میرے نبی کیون تجھکو غم ہے ۔۔۔ نجات عاصیان کا کیون الم ہے
قیامت مین وے ہونگے ساتھہ تیرے ۔۔۔ اونھونکی مغفرت ہے ہاتھہ تیرے
کہ اکثر تیری امّت مین کی خلقت ۔۔۔ کریگی ایک عالم کی شفاعت
یہ جب جبرئیل نے انکو سنائے ۔۔۔ نبی نے شکر کو سر کو جھکائے
جو اسمین انکے نور العین آئے ۔۔۔ علی و فاطمہ حسنین آئے
نبی نے فاطمہ کا تب پکڑ ہاتھہ ۔۔۔ کہا ای بیٹی اب حق ہے تیرے ساتھہ
تیرے اوپر نہایت غم پڑیگا ۔۔۔ تیرے اوپر بڑا ماتم پڑیگا
میری بیٹی جو دکھہ گذرے سو بھرنا ۔۔۔ جو آفت آوے صبر و شکر کرنا
یہ اعدا ظلم تیرے پر کرین گے ۔۔۔ جو رووگی تو رونے بھی ندینگے
یہ کہکر اشک آنکھون سے بہائے ۔۔۔ کہ اتنے مین علی بھی پاس آئے
علی کا سینہ تھا اور شاہ دیجور ۔۔۔ عیان تھا جلوۂ نور علی نور
کھلے راز الٰہی کے تھے ابواب ۔۔۔ وہ شہر علم تھا اور اسکا وہ باب
کہ اتنے مین وہان سبطین آئے ۔۔۔ وے نور حق کے نور العین آئے
لگا چھاتی سے تب ان دونو کے سر ۔۔۔ حسن سے پہلے بولے یون پیمبر
جفا تیرے اوپر ظالم کرین گے ۔۔۔ میرے بعد از تجھے جینے ندین گے

دکھینگے ہر گھڑی مغموم تجھکو — کرینگے آخرش مسموم تجھکو
نواسے چھوٹے کو پھر وہان بلائے — یہ کہکر پیار سے چھاتی لگائے
کہ اعدا ظلم کچھ تجھپر کرینگے — پہاڑ آفت کے تیرے پر گرینگے
تیرے سر پر یہ ہوگی ظلم رانی — نہ دینگے تین دن تک دانہ پانی
کرینگے ذبح تیرے گھر کے گھر کو — بھتیجون بھانجون کو اور پسر کو
نہ دینگے ایک قطرہ پھر تجھے نیر — عوض پانی کے وے برساوینگے تیر
تیرا سر اسطرح سے کاٹ لینگے — کہ ایک سجدیکی بھی فرصت نہ دینگے
جو دکھ گذرے سو سر اوپر اٹھانا — خدا کی راہ مین سر تک کٹانا
نہ غم نہ شکوۂ آفات کرنا — خدا راضی رہے وہ بات کرنا
تیرا تن خاک مین بیکس پڑیگا — علم کی نوک اوپر سر چڑھیگا
یہ مت کیجو تصور لاج ہے یہ — رہ تسلیم مین معراج ہے یہ
یہ باتین کر نواسے سے پیمبر — فرشتے سے یہ بولے شاد ہوکر
کہ اے بیٹا خدا اب دیر کیا ہے — ادا کر جو کہ تیرا مدعا ہے
غرض جب وہ فرشتہ پاس آیا — پیام ارجعی انکو سنایا
ادھر ذات الٰہی پر عطا تھی — ادھر امت کے بخشش کی دعا تھی
حجاب پردۂ ہستی ہوا شق — ہوا وہ شاہ برحق واصل حق
دل عالم کتین غم نے لیا گھیر — چھپا سورج ہوا دنیا مین اندھیر
فلک نے پیرہن نیلا بنایا — زمین نے خاک سر اوپر اڑایا
ہوئے زہرا اوپر تاریک ایام — خدا کے شیر پر غمکی ہوئی شام

پڑا کوہِ الم کونین اوپر　　یتیمی چھا گئی سبطین اوپر
اب آگے کیا کہوں غم کی حکایت　　قیامت تک نہیں اسکو نہایت
ذرہ ای اُمتِ مغفور دیکھو　　یہ بزمِ غم ہے ہو دلِ چور دیکھو
رسول اللہ کی یہ تم پر تھی شفقت　　موئے تک کہتے تھے اُمت ہی اُمت
تمھیں بھی چاہیے آنسو بہاؤ　　محبت اُنکی دل سے مت بھلاؤ
غم اُنکا یاد کر یک آن رو لو　　تم اپنا نامۂ اعمال دھو لو
صفا بس ختم کر اب یہ روایت　　نپٹ جانسوز ہیگی یہ حکایت
الم کا جوش ہے ارض و سما پر　　پڑھو اب صلوات شاہِ دوسرا پر
ہوئی رحلت جو شاہِ نامور کی　　دوشنبہ بیست و ہفتم تھی صفر کی

فاتحہ مجلس کے اختتام میں

عزادارو نہیں اب بات کا وقت　　یہ ہے ماتم کا و صلوات کا وقت
پڑھو تم فاتحہ روحِ نبی پر　　علی پر اور اولادِ علی پر
پڑھو صلوات بر شاہِ ہدیٰ تم　　اٹھاؤ صدق سے دستِ دعا تم
خداوندا بحقِ خونِ شبیر　　کہ مارا ہے جسے بے جرم و تقصیر
الٰہی واسطے اُنکے جو معصوم　　گئے دنیا سے ہو مسموم و مظلوم
الٰہی واسطے ستر دو تن کے　　الٰہی واسطے اُنکے محن کے
رہے روشن چراغِ دین و آئین　　شتابی ہو خروجِ مہدیٔ دین
سلامت رکھ جو ہیں سلطانِ اسلام　　رہے ہاتھ اُنکے میں فرمانِ اسلام
جو ختم الانبیا کی ہیگی اُمت　　اُنھوں کی مغفرت ہو در قیامت

ہر ایک دم انکی ہو مشکل کشائی
جو قیدی ہو وین وے پاوین رہائی

ہر ایک بیمار کو جلدی شفا ہو
ہو جسپر دین جلدی سے ادا ہو

مسافر جو ہین وے گھر بار پہنچین
سلامت حاج اور زوار پہنچین

ملے ہر ایک کو عزو جاہ و حشمت
نصیب انکے مین ہو حج و زیارت

جو حاضر ہینگے اس بزم بکا مین
شہ بیکس کے جو ہینگے عزا مین

ہین جتنے مؤمنین حاضر و غائب
برآوین انکے مقصود اور مطالب

جو ہی اس مجلس ماتم کا بانی
وہ پاوے مدعاء دو جہانی

خصوصاً جو کہ ہی بانی تالیف
ہوا جسکے سبب یہ نسخہ تصنیف

رہے اسپر کرم شبیر خدا کا
ملے سایہ لواء مصطفیٰ کا

دو عالم بیچ وہ مقصود پاوے
جو اسکا مطلب دل ہو بر آوے

مصنف اسکا ہو خالق کا منظور
رہے دونون جہانمین شاد و مسرور

مجلس دوسری تولد اور وفات اور مناقب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ و سلامہ علیہا کے بیانمین

سنو ٹک ای عزاداران دلریش
کہ اب مجھکو عجب مشکل ہی درپیش

دوم مجلس کی تحریر و رقم سے
بہا خون سیہ چشم قلم سے

کہون کسطرح سے مین یہ فسانہ
کہ حاضر ہی یہان اپنا بیگانہ

یہ ذکر انکا ہی ای یاران غمخوار
جو بی بی ہینگی ام آل اطہار

بچھوڑا ایکدم خورسند جسکو
علی کے ساتھ تھا پیوند جسکو

یہ مجلس ہیگی اس نور خدا کی
کہ جو پردہ نشین ہے انما کی

یہ اُس بی بی کے غم کا ہے فسانہ
ہے جسکا حجلۂ عصمت ٹھکانہ

شفاعت خلق کی ہے کام اُنکا
زبان کٹ جاوے گر لون نام اُنکا

ولادت کا کرون کیا اونکی مذکور
کہ ہے عالم مین وہ احوال مشہور

پس از معراج حضرت پانچوین سال
ہوئین پیدا وہ بی بی نور تمثال

حدیثین واسطے اُنکے سند ہین
مناقب اُنکے بیحد و عدد ہین

جو ہوتا شوقِ جنت مصطفیٰ کو
تو بو کرتے تھے اخیر النسا کو

یہ کہتے تھے عدن کی حور ہے یہ
خدا کے نور مین کا نور ہے یہ

ستانا اِنکا ہے میرا ستانا
کڑھانا اِنکا ہے میرا کڑھانا

لکھون کیا اُنکی شادیکا مین مذکور
وہ خود بھی نور تھین اور روح بھی نور

ولی اُس کدخدائیکا خدا تھا
ملک شاہد تھے قاضی مصطفیٰ تھا

تشریف فرمانا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر مین فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے اور آگاہ ہونا تکلیفون سے اُنکی اور مزدوری کو جا کر خرما لانا اُنکے واسطے

نبی کو جو تھی بیٹی سے محبت
کہان تک لکھون ہے طولِ روایت

سنو ای مؤمنو ایک روز کا حال
نبی کے بضعۃ منی کا احوال

کچھ ایک دلمین جو آیا مصطفیٰ کے
چلے مسجد سے گھر خیر النسا کے

لکھا راوی نے ہے یون حال جانسوز
کہ تھا زہرا پر اسدن تیسرا روز

کہ فاقے سے سب اُنکا گھر کا گھر تھا
پڑا غشمین ہر ایک نور بصر تھا

جب آئے اُنکے گھر حق کے پیمبر
اور اُنکے صحن مین پہنچے پیمبر

نتھا بی بی کے تن مین زورِ تعظیم
کیے بابا کو بیٹھے بیٹھے تسلیم

نبی نے دیکھہ یون بیٹی کی صورت — کہے ای نیرِ برجِ نبوت
کبھی تمسے نہ دیکھا مین یہ معمول — گئین آداب اب میرا ہو کیون بھول
کہا زہرا نے ای سرتاجِ امت — کون ترکِ ادب کیا میری قدرت
اٹھی نہین مین جو خدمتمین تمہارے — ذرہ پڑھتی تھی مین تسبیح باری
یہ کہتی تھین وہ بنتِ شاہِ ابرار — کیا جبریل نے جوا کے اظہار
کہ ای حق کے نبی کیا بولو تمین حال — تمہین معلوم نہین ہنیگا یہ احوال
کئی دن سے علی پر حال ہی سخت — تمہاری آل پر احوال ہے سخت
نہین وجہِ حلال آئی انہین ہاتھہ — جو افطاری کرین اولاد کے ساتھہ
سو بھوکھے پیاسے ای شاہِ دل افروز — ہے گذرا انکے اوپر تیسرا روز
یہ سنکر اڑ گئے اس شاہ کے ہوش — بھرا یا الفتِ آبائی کا جوش
کہے گو ہی میرا احوال بھی تنگ — شکم میرے یہ روٹی کے بدل سنگ
نہین فاقون سے مجھہ مین اب ہے طاقت — مگر دیکھی نہین جاتی یہ صورت
کہ ہو خاتونِ جنت کا یہ احوال — کہ ایک دانے کو ترسین اسکے اطفال
کسی جا چل کے کچھہ مزدوری کیجے — جو کچھہ حاصل ہو لا کر انکو دیجے
یہ کہکر شہر کے باہر چلے آپ — غرض ایک باغ کے اندر گئے آپ
یہودی تھا جو مالک بوستان کا — ہوا مانع وہ شاہِ دو جہان کا
نبی نے دیکھا جب اسکا اشارا — یہ فرمانے لگا وہ حقکا پیارا
غریب و بیکس و دلجو ہون مین — نہایت محنتی مزدور ہون مین
کہا تب اس یہودی نے بہ تکرار — مین دیتا ہون تمہین مزدوری کار

ذرہ تو اِس کوئے سے پانی بھر دو — میرے اِس باغ کو سیراب کر دو
یہودی سے یہ سُن مزدوری کا مول — لگے شاہِ رسالت کھینچنے ڈول
قضارا ڈول کی رسّی گئی ٹوٹ — رسول اللہ کے ہاتھون سے گئی چھوٹ
یہودی نے جو دیکھی یہ حقیقت — چلا شہ کی طرف با صد خشونت
کیا حملہ رسولِ ہاشمی پر — اُٹھایا ہاتھ رُخسارِ نبیؐ پر
چلایا جب بروئے مصطفےٰؐ ہاتھ — یہودی کا وُہین خشک ہو گیا ہاتھ
یہ عالم دیکھہ وہ شاہِ سرافراز — کوئے سے یون لگے کہنے باعجاز
کہ ای چاہِ عمیق از حکمِ یزدان — نکال اپنے سے رسّی ڈول اِس آن
کہا جب یون پیمبر نے زبان کھول — اُبل پانی وُہین باہر پڑا ڈول
نبیؐ نے معجزہ جب یہ دکھایا — یہودی صدق سے ایمان لایا
اُٹھایا تھا جو بر نورِ خدا ہاتھ — بحال آیا وُہین اُس شخص کا ہاتھ
ہُوا سب اپنے مال و جان سے حاضر — تو یون کہنے لگے حق کے پیمبرؐ
مجھے نہین تیرے مال و جان سے مطلب — فقط رکھتا ہون مین ایمان سے مطلب
جو محنت ہو میری کر مجھکو امداد — کہ تھے فاقہ سے مجھہ بیکس کی اولاد
نبیؐ نے جب دُکھ اپنا یون سُنایا — تب اُسنے لا کے کچھہ خُرما دلایا
وہ خُرما لیکے وہ حق کے پیمبرؐ — جو آئے شام کو خاتون کے گھر
سنبھو نکا تیسرے دن روزہ چھوٹا — علیؐ مرتضیٰ کا فاقہ ٹوٹا
مُسلمانو ذرہ انصاف کیجو — خُدا کے واسطے ٹک داد دیجو
نبیؐ کو جنکی یہ خاطر ہو منظور — ہُوا ہو جنکی خاطر آپ مزدور

اُنھین بیدین بن پانی کھپاوین
سراُنکے لیکے نیزون پہ پھراوین
صفا یھان پر نہ اِس احوال کو لِکھہ
یھان بنتِ نبیؐ کے حال کو لِکھہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے فراق مین جناب فاطمۃ الزّھراؑ کے سوز وگداز کے بیانمین

سُنا ھے راویون سے ایسا احوال
پدر کے غم مین تھا انکا عجب حال
نتھا غمسے اُنھین یک لحظہ آرام
تھا ھردم گریہ وزاری سے بس کام
نپٹ ماتم سے رو رو کاٹتی تھین
اور آدھی رات کو مُنہ ڈھانپتی تھین
تُوھمساۓ اُنھین کھتے تھے آکر
نہ روانتا بھی اَی بنتِ پیمبرؐ
نہ رو خیرالنِسا اِتنا خُدا را
ھوا ھے تلخ خواب وخور ھمارا
اگر روئینگے تم اِسطرح دِن رَین
توھم لوگون کوھوگا کس طرح چَین
جو توشب کوھی روتی دنکومت رو
اگر دن کوھی روتی رات کوسو
ذرہ خیرالنسّا دل اپنے کو تھام
جوھم کو بھی مِلے ایک وقت آرام
وہ بی بی سُن کے ھمسایونسے یہ بات
دوچندان پھر لگی کرنیکو ھیہات
کھے تھی ھائی یہ کیسی ھے بیداد
میرے روتے سے کیون ھوتے ھو ناشاد
مُجھے داغِ جگر دھونے ندوگے
ارے لوگو مجُھے رونے ندوگے
نرونے کیون کہ میرا گھر گیا ھے
خُدا کے گھر کا وارث مر گیا ھے
کوئی جو روۓ اُسکو کیا پڑے ھے
ھمارے تو کلیجے کو لگی ھے
ارے لوگو یہ عالم کا ھے دستور
کہ ھمسایہ کا خوش رکھتے ھین منظور
پڑوسی دُکھہ محبّت بانٹتے ھین
جو دُکھہ ھوتا ھے مِل کر کاٹتے ھین

تم اِس وقت مین مت مجھکو ستاؤ
نبیؐ زادی هون میرا دُکھ بٹاؤ

غرض گھر اپنے مین وہ نور ذاتی
نتھی دل کھولکر جب رونے پاتی

تو راتونکو سر اوپر لیکے چادر
تھی روتی جاکے بر قبر پیمبرؐ

لپٹ کر قبر سے دخترِ نبیؐ کی
کہے تھی رو رو حالت اپنے جی کی

کہ ای بابا جہان سے تم کدھر گئے
میرے دِل پر یہ کیسا داغ دھر گئے

تمھین تو روضۂ رضوان خوش آیا
مجھے صدمہ زمانے نے دِکھایا

اسیرِ رنج و غم کب تک رہونمین
کہان تک دُکھ یتیمی کا سہونمین

جہان سے تو مجھے جلدی بُلاؤ
اب اِس دُنیا کے پردے سے اُوٹھاؤ

نتھی طاقت جو اُس بیمار وش مین
تو رو رو کر وہ آجاتی تھی غشمین

نپٹ جب اُسکو اِس غم نے ستایا
تب ایک بیت الحزن اُسنے بنایا

لیا زہرا نے جب سے وہ ٹھکانا
خوشی کا کار غیر از غم بجانا

پدر کے بعد مرتے دم تلک وان
نہین دیکھا کسی نے انکو خندان

روایت فاطمۃ الزہراؑ کی ردائے مبارک کے گرو رکھنے مین یہودی کے پاس

نتھا ایک تو اسی غم سے اِفاقہ
ہوا جو پھر کہین فاقہ پہ فاقہ

وہ بی بی دیکھکر حُسنین کا حال
علی سے پھر لگے کہنے بہ فی الحال

کہ ہین بھوکھے یہ بچے عالم افروز
اِنھین فاقہ سے گذرے ہین کئی روز

مین کِس سے جا کہون اپنی حقیقت
کہ آتی ہی مجھے بیحد خجالت

نپٹ لاچار ہون شاہا مین دلگیر
کہ مجھ مظلوم کی تم تک ہے تدبیر

کرو شکرِ جنابِ کبریا کو
گرو رکھ لاؤ جا میری ردا کو

علی تب لیکے اس بی بی کی چادر — وہانسے یک یہودی کے گئے گھر
وہ گھر والا تھا گھر بیچ اس آن — مگر زن اسکی تھی اس گھر کے درمیان
اس عورت سے کہا تب اس ولی نے — یہ چادر رکھہ کے تھوڑے جو مجھے دے
جب اسنے رکھہ ردا کچہ جو دِلائے — وہ جو لے شاہ اپنے گھر کو آئے
یہودی جبکہ آیا اپنے گھر مین — تو کیا دیکھا قدم رکھتے ہی در مین
ہے گھر مین جلوۂ نورِ الٰہی — فروزان لمعۂ اقبال شاہی
ظہور ایک ہر طرف سے نور کا ہی — ہر ایک پتھر مین جلوہ طور کا ہی
لگا کہنے کہ ای باری تعالیٰ — یہ کیسا میرے گھر مین ہے اجالا
کہا پھر اپنی عورت کا پکڑ ہات — بتا اِس جلوے کی تو مجھسے کچھ بات
پتا اسنے دیا شیرِ خدا کا — کہا شوہر سے قصہ اس ردا کا
ردا کا دیکھہ کر یہ وہان پہ اعجاز — لگا کہنے یہ اس عورت کا دمساز
نہو کیون گھر میرا برکت سے معمور — نہ برسے کیون کہ میرے گھر اوپر نور
تیرے گھر مین ردا جو رکھہ گیا ہے — بلاشک وہ وصیِ مصطفیٰؑ ہے
یہ چادر مادرِ شبیر کی ہے — ردا یہ صاحب تطہیر کی ہے
یہ کہکر وہ یہودی نیک ایمان — علیؑ کے گھر ہوا جا کر مسلمان
عزیزو یہ یہودی غیر ملت — لے آیا ایک کپڑے پر عقیدت
وے کیسے لوگ تھے اللہ اکبر — کہ سبطِ مصطفیؐ کا کاٹ کو سر
تنور اندر چھپایا رات ساری — بجائے نار تھا نور باری
وہان بھی نور خالق جلوہ گر تھا — منور گھر کا سب دیوار و در تھا

نہ سمجھے وے لعین پر اُسکی حرمت
نہ تھی اُنکو ذرہ چشمِ بصارت

تنورِ ظلم مین آفت کشیدہ
پڑا تھا وہ نبیؐ کا نورِ دیدہ

حضرت خاتون جنّت علیہا الصلوٰۃ والسلام کی رحلت کے بیان مین

جو کاٹی بنت خیر المرسلین نے
پدر کے غم مین ساڑے چھے مہینے

تو یکدن گھر مین آکر مرتضیٰ نے
یہ دیکھا اُس علیؑ شیرِ خدا نے

وہ بی بی تھوڑی مٹی ھے بھگاتی
خمیر آٹے کا تھوڑا ھی بناتی

نظر اُسکو پڑا جسوقت یہ حال
کہا خیر النساؑ سے اُسنے فی الحال

یہ کیا ھے ماجرا ای نیک فرجام
جو یکدم کرتی ھو دنیا کے دو کام

کہا تب اُس نبیؐ زادی نے رو کر
کہ ای حق کے پیمبر کے برادر

مجھے جانا ھے اب مُلکِ بقا کو
مین کل چھوڑونگی اِس دارِ فنا کو

یہ مٹی اس لئے ھے بھگائی
میرے دلمین ھی اب یہ بات آئی

کہ تا حسنین کے گیسو کو کھولون
مین اپنے ھاتھ انکی زلفین دھولون

کہ میرے بعد انکا کون ھیگا
جو زلفین کھول کر شانہ کریگا

خمیر اسواسطے بھی ھون بناتی
اور اُسکو اپنے ھاتھون سے پکاتی

کہ کل تم پر میرا ماتم پڑیگا
میرے بچّون کو روٹی کون دیگا

علیؑ تب بولے ای خاتون جنّت
یہ کیسی ھی قیامت پر قیامت

نبیؐ کے غمسے نہین مجھکو ابھی چین
اِسی ماتم مین مرتا ھون مین دن رین

جو اَب ایسے مین تمھارا دُکھ پڑیگا
یہ غم ھرگز مجھے جینے نہ دیگا

یہ سُن وہ بولی ای شیرِ الٰہی
پڑی ھی گو تمھارے پر تباھی

نبیؐ کے غم مین جون صابر رہے ہو
میرے غم مین بھی ویسی ہی صبر کیجئے
وصایا ہین میرے لیکن تمھین چار
ہے اول یہ کہ مجھکو بخش دیجو
دویم تو جو میرے حسنین ہین یہ
تم انکی ہر طرح کیجو حمایت
سیوم تابوت جب میرا بنانا
چہارم جس جگہ مجھکو گڑانا
سُن اُس بنتِ پیمبرؐ کی یہ گفتار
قبولا مین نے سب تیرے وصیت
تمھارے سے میری بھی عرض ہین چار
کبھی تمکو جو مین نے ہو کُڑھایا
تو لِلّٰہ عنایت بخشش دیجو
دویم یہ کہتا ہون تم ناموس سے
گلہ میرا کبھی مُنہ پر نہ دھرنا
سیوم تیری زیارت کو جو ہر روز
سلام اُسوقت مین تجھ سے کرونگا
میری انکو تُک معلوم کیجو
چہارم حشر مین جسوقت آنا

رضا پر جسطرح شاکر رہے ہو
رضا پر ہو کے راضی شکر کیجئے
قبول اُنکو کرو ای شاہ ابرار
اگر تقصیر ہو تو عفو کیجو
یتیم و بیکس و بے چین ہین یہ
رھی منظور دونون پر رعایت
جنازے کو میرے شب کو اُٹھانا
زیارت کو میرے ہر روز آنا
لگا رو رو کے یون کہنے وہ کرار
مگر ای سروِ گلزارِ رسالت
قبولو تم مین کہتا ہون بہ تکرار
میری جانب سے ہو کُچھ میل آیا
دِل اپنے کو میرے سے صاف کیجو
ملوگے جس گھڑی جا کر پدر سے
میری جانب سے کُچھ شکوہ نہ کرنا
تیری تربت اوپر آؤنمین دل سوز
سر اپنا زانوی غم پر دھرونگا
جواب اپنے سے مت محروم کیجو
بغیر از میرے مت جنت مین جانا

غرض وہ شیرِ حق جو وہان پہ بولا
علی کہتے تھے یہ باتین بزاری
کہ ای شاہ دو عالم میرے ہمراز
ذرہ حسنین کو باہر لے جاؤ
جو خاطر جمع ہو کر مین بیچاری
یہ باتین سن امیر المؤمنین نے
ای بچو تم جو ہو نورِ خدا ہو
ذرہ نانا کے روضے پاس جاؤ
پدر کا سُنکے وہ معصوم ارشاد
پکارے داد ای نانا پیمبرؑ
ای نانا کیسے چپکی ہو رہے ہو
ذرا دیکھو نواسون کی سقیمی
تھے روتے اس جگہہ وے کرکے فریاد
کہ ای حسنین کیا یہان روتی ہو زار
یہ سن روتے ہوئے وے گھر کو آئے
اودھر تھی فضہ ہو مغموم روتی
تب آنکھین کھول کر خیر النسا نے
ذرہ یک دم یہان کوئی نہ آوین
جو مین خالق سے کہلون رازِ دل کا

وہ سب بنتِ پیمبرؑ نے قبولا
جو غشمین آکے وہ بی بی پکاری
یہان آنے سے اب سبکو رکھو باز
کہین بھی ایک دم انکو تبٹھاؤ
ادا کر لون ٹک اب تسبیح باری
کہا حسنین سے اُس شاہِ دین نے
دعا مانگو کہ مادر کو شفا ہو
انسے احوال اپنا کہ سناؤ
چلے قبر نبیؐ پر کرنے فریاد
سنو فریاد ای نانا پیمبرؑ
ای نانا قبر مین کیا سو رہے ہو
ذرا دیکھو یتیمون کی یتیمی
ہوا جو جد امجد کا یہ ارشاد
ذرہ جا دیکھو اب مادر کا دیدار
سر اپنے ما کی قدمون پر جھکائے
ادھر تھین زینب و کلثوم روتی
کہا یون زوجۂ شیرِ خدا سے
میرے حجرے سے سب باہر کو جاوین
زبان پر لاؤن سوز و ساز دِل کا

غرض اسکا دمِ آخر جو آیا
سر اپنا اسنے سجدے مین جھکایا

دلِ اس بی بی کا تھا ذکرِ خدا مین
زبان جاری تھی اُمت کی دعا مین

لئی رُخصت بدن سے اسکی جان نے
سنبھالی اپنی جان رُوحِ روان نے

لگا سب گھر الم سے بین کرنے
غم و ماتم لگے حسنین کرنے

بہایا اشک خون ہر ایک دِل نے
مدینے کی لگی بنیاد ڈھلنے

علی نے غسلِ میت کا دلایا
کفن جنت کی کپڑیکا پہنایا

اُسی شب کو جنازہ کرکے تیار
لے آئے قبر مین رکھنے کو کرار

روایت یہ سُنی جاتی ہی تحقیق
لکھے ہی یون کتابون مین بہ تصدیق

کہ وہ نورِ خدا کا لعل پیارا
علی نے قبر مین جسدہ اُتارا

تو نکلے قبر کے اندر سے دو ہاتھ
نبیؐ کے ہاتھ کے جیسے تھے وہ ہاتھ

علی نے لاش تب ہاتھون اوپر دھر
یہ کہکر رکھہ دئے ان ہاتھون اوپر

یہ لو بیٹی کی میت یا محمدؐ
یہ لو اپنی امانت یا محمدؐ

ہوا جسوقت یہ ماتم کٹھن تھا
سیوم رمضان کی اور منگل کا دن تھا

فاتحہ ختم مجلس کے اختتام مین

عزادارو نہین اب بانکا وقت
یہ ہے ماتم کا اور صلوات کا وقت

پڑھو تم فاتحہ رُوحِ نبیؐ پر
علیؑ پر اور اولادِ علیؑ پر

پڑھو صلواۃ بر شاہِ ہُدے تم
اوٹھاؤ صدق سے دستِ دعا تم

خُداوندا بحق خون شبیر
کہ مارا ہی جسے بی جرم و تقصیر

الٰہی واسطے انکی جو معصوم
گئے دُنیا سے ہو مسموم و مظلوم

الهی واسطے ستر دو تن کے — الهی واسطے اُنکے محسن کے
رهے روشن چراغ دین وائین — شتابی هو خروج مهدی دین
سلامت رکهه جو هین سلطانِ اسلام — رهے هاتهه اُنکے مین فرمانِ اسلام
جو ختم الانبیا کی هینگی اُمت — اُنهونکی مغفرت هو در قیامت
هر ایك دم انکی هو مشکل کشائی — جو قیدی هووین وے پاوین رهائی
هر ایك بیمار کو جلدی شفا هو — هو جسپر دین جلدی سے ادا هو
مسافر جو هین وے گهر بار پهنچین — سلامت حاج اور زوار پهنچین
ملے هر ایك کو عز و جاه و حشمت — نصیب اُنکی مین هو حج و زیارت
جو حاضر هینگی اِس بزم بکا مین — شه بیکس کے جو هینگے عزا مین
هین جتنے مؤمنین حاضر و غائب — بر آوین اُنکے مقصد اور مطالب
جو هی اِس مجلس ماتم کا بانی — وه پاوے مدعاء دو جهانی
خصوصًا جو که هی بانیِ تالیف — هوا جسکی سبب یه نسخه تصنیف
رهے اُسپر کرم شبیر خدا کا — ملے سایه لواءِ مُصطفی کا
دو عالم بیچ وه مقصود پاوے — جو اُسکا مطلبِ دل هو بر آوے
مُصنف اِسکا هو خالق کا منظور — رهے دونون جهان مین شاد و مسرور

مجلس تیسری ولادت و شهادت جناب ولایت مآب امیر المؤمنین امام المتقین علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه کے بیان مین

سیوم مجلس جو آئی سوز و غم کی — جلا کاغذ زبان کٹ گئی قلم کی
یه مجلس هے اسی نور خدا کی — هے اُتری جسکو خلعت لافتا کی

جسے معراج در بیت الحرم تھا — نبی کی دوش کے اوپر قدم تھا
امام اولین نفس پیمبر — اوکھاڑا جسنے ایک حملے مین خیبر
وہ عابد مسجد اندر جسکا در تھا — وہ زاھد جسکا حق کے گھر مین گھر تھا
سزاوار اسکو تاج ھل اتی ھی — اسے نفس نبی حق نے کہا ھی
کھون کیا مرتبہ مین اس ولی کا — پدر ھیگا وہ اولاد نبی کا
شب ھجرت کو جیسے ھاتھ دھویا — بچھونے پر نبی کے آپ سویا
نبی کا جان و دل خویش و برادر — امام الناس و شہر علم کا در
شکم مین مان کی باصد عز و تکریم — پیمبر کو دیا ھی اسنے تعظیم
مجاھد وہ خدا کی راہ مین ھی — تولد اسکا بیت اللہ مین ھی
ھی انکی ماوہ بی بی نیک فرجام — ھی جنکا فاطمہ بنت اسد نام
طواف کعبہ مین تھی انکی مادر — ھوا جو درد زہ اتنے مین ظاھر
تو کیا ھی دیکھتے حضار کعبہ — پھٹی یک جا سے ھی دیوار کعبہ
یہ بی بی دیکھ اسرار خدائی — پھٹی دیوار کے اندر در آئی
لیا اندر اسے یون اسکے در نے — لیا تھا ذکریا کو جون شجر نے
غرض بی بی تولد وھان جو پائی — خدا نے اپنی یہ قدرت دکھائی
کہ حورون نے اسے نہلا دھلا کے — اٹھا کر دے دیا گودی مین مانکے
علی کو گود سے لے آئے باھر — ھوا راز نہان عالم پہ ظاھر
یہ دولت انکی مادر نی جو پائی — انھین لے گود مین گھر اپنے آئی
پلاتی تھی انھین ھر چند یہ شیر — نہ پیتا تھا وہ دود اللہ کا شیر

نہ مُنہ کھولے تھا نہ لب تھا ہلاتا — تھا اُنکے مُنہ اوپر بچہ چلاتا
جب اُس مادر نے یوں بچے کو پایا — تو ہو لاچار جھولی میں سُلایا
کہ اتنے میں رسول اللہ آئے — جہاں وہ طفل تھا تشریف لائے
نبیؐ کو اسطرح وہ ماں پکاری — نہ چھیڑ اس اپنے بھائی کو میں واری
کسی سے بھی نہیں یہ ہارتا ہے — یہ بچے شیر کے سے مارتا ہے
یہ حق کا برگزیدہ حیدرؑ ہے — یہ میرا نور دیدہ حیدرؑ ہے
نبیؐ بولے نہ بول ای میری مادر — وہ میرے واسطے اتنا ہی مُضطر
مجھے ابتک نہیں جو اُسنے پایا — ہے اُس نے اسقدر غصہ مچایا
گئے یہ کہ نبیؐ گہوارہ کے پاس — مشام اُنکی میں پہنچے شاہ کے باس
نظر کر کے رسولِ ایزدی پر — سلام اُسنے کیا حقکے نبیؐ پر
نبیؐ نے کھول کر اُنکی دہان کو — دی منہ میں اُنکی پھر اپنی زبانکو
منگا کر پانی وہ حق کے پیمبر — لگے جب غسل دینے انکو وہاں پر
نبیؐ نے ایک بازو جب دھلائے — علی جو دوسرا بازو پھرائے
یہ صورت دیکھ کر حقکے پیمبر — وہیں کہنے لگے لوگوں سے روکر
کہ جب ہوگی میری دنیا سے رحلت — چلونگا میں جہاں سے سوئے جنت
میری میت کو جب یہ غسل دیگا — میرا تن بھی وہاں یونہیں پھریگا
علی کہتے تھے اکثر اس بیان کو — کہ جب چوسا میں احمدؐ کی زبانکو
تو ان فیض زبانِ شاہِ مرسل — ہوئی ہیں مجھکو ایسے علم حاصل
کہ ہر ایک باب سے اُنکی نے ابواب — کھلی مجھ پر ہزاروں علم کی باب

صفا بیحد ہین اوس شہ کی مناقب
بس اب آگے بیان کر اپنا مطلب

ثنا اونکی کوئی کسطرح بولے
جو روئے مصطفیٰ پر آنکھ کھولے

بیان جناب ولایت مآب حضرت علی اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عطا فرمانے مین حسنین رضی اللہ عنہما کو خدا کی راہ پر ایک سایل کے سوال مین

کہان تک لکھئے اس شہ کی فضایل
جہان پرور تھا وہ نیکو شمایل

نہ اس شہ مین فقط ایک سروری تھی
مزاج اسکے مین عالم پروری تھی

کسی نے گر سوال اس سے کیا ہے
بکا ہے آپ پر اسکو دیا ہے

کہون کیا جیسا وہ حاجت روا تھا
غرض کونین کا مشکل کشا تھا

سخاوت یہ تھی اس شاہ ہدیٰ مین
کہ بیٹون تک دئے راہِ خدا مین

بیان اسکا لکھے کس کا ہے مقدور
مگر یک روز کا ہیگا یہ مذکور

قضارا لیکے فرزندونکو ہمراہ
چلے مسجد سے اٹھ کر گھر کو وہ شاہ

جو رستے مین پکارا ایک سایل
کہ ای مشکل کشا نیکو شمایل

غریب و بیوطن بیمار ہون مین
نہایت بیکس و لاچار ہون مین

تمہاری ذات فیضِ کبریا ہے
تمہارا آستان باب دعا ہے

تیرے پنجے مین ہے مشکل کشائی
ہے تیرے ہاتھ مین حاجت روائی

ہے تقدیر الٰہی ساتھ تیرے
کلید رزق عالم ہاتھ تیرے

یقین ہے مقصد دل پاؤنگا مین
نہ خالی در سے تیرے جاؤنگا مین

علی کے پاس کچھ حاضر نتھا وہان
تامل کرکے تب مشکل کشا وہان

جو دیکھا مضطرب اس خستہ تن کو
بلا سایل کتئین بخشا حسن کو

کہے وہ لعل سائل کو عطا کر — اُسے لیجا کے تو حاجت روا کر
یہ دل اپنے سے پھر بولا وہ سرور — پسر کی غم سے ای دل آہ مت کر
کلیجا مین نے گوایسدم گنوایا — خُدا کی راہ کو لیکن بنایا
بہتر بار بیچا اپنے سر کو — دیا اب کی دفعہ لختِ جگر کو
حسنؑ کو لیکے وہ سایل دعا کو — پکارا خاک او پر سر جھکا کر
اگر کرتے ہو مجھ پر سرفرازی — تو یک سے ہوتی نہین کچھ کارسازی
مجھے یہ دونون دلکے چین بخشو — مجھے یہ دونون نورالعین بخشو
کہا شہ نے اُسے لاچار ہون مین — کہ ایک فرزند کا مختار ہون مین
یہ جو ہی دوسرا زہرا کا جی ہی — یہ جانِ دخترِ خاصِ نبیؐ ہی
نہایت اپنے ما کا لاڈلا ہے — یہ بنتِ مصطفیٰ کا لاڈلا ہے
سنی مشکل کشا سے جب کہ یہ بات — چلا سایل حسنؑ کا تب پکڑ ہاتھ
حسینؑ سبطِ پیمبر نے اُس آن — کیا سایل کی مایوسی پہ جب دھیان
کہا اُسکے تئین تب کر اشارا — کہ ای سایل میرے گھر چل خدارا
میرا بابا علیؑ جیسا سخی ہے — زیادہ اُس سے میری مان سخی ہے
تیرے دلکو نہ وہ غمگین کرینگے — مجھے راہِ خدا مین بخش دینگے
یہ سن وہ فاطمہؑ کے در پہ آیا — علیؑ کے ساتھ اُس کے گھر پہ آیا
جھکا کے سر کو سنگِ آستان پر — لے آیا مقصدِ دل یون زبان پر
کہ ای شہزادی تو بنتِ نبیؐ ہے — سخی بنتِ سخی بنتِ سخی ہے
ہی تیرا آستانہ بابِ رحمت — کھلی ہین تجھ او پر ابوابِ رحمت

تمھاری خاک در خاک شفا ہو
ہر ایک بیمار کی یہان پر دوا ہو

اسیرِ قرض کو ہو تم چھوڑاتے
ہو زخم دلکو تم مرہم لگاتے

اگر زر ہی تو میری تین دلادو
وگر ہی مال تو مجھکو بھیجادو

جو زر حاضر نہوا ای شاہزادی
مٹاؤ کیون نہی میری نامرادی

حسنؑ کو شاہ نے بخشا مجھے اب
دلاؤ تم پسر چھوٹا مجھے اب

کسی کا دل نہین ہی تُمنے توڑا
مجھے یہ بخشش دو لعلونکا جوڑا

سُنی سایل سے جب زہرانے یہ بات
لگی کہنے جگر اپنے پہ دھر ہات

کلیجے بیچ فرزندونکی جا ہے
قُلوبُ المُؤمنین جائے خُدا ہے

بلا سے گر جگر برباد ہووے
مگر جائے خُدا آباد ہووے

یہ کہ صبر و تحمّل دلکو بخشا
جگر پارہ وہ لے سایل کو بخشا

ہوئی پھر بعد چندین حقکے یہ کام
کہ وے سبطِ پیمبرؐ دین کے تھام

کہ اُس محتاج کی حاجت روائی
ملے مان اپنے سے آدو نو بھائی

عزیزو دیکھو ٹک انصاف کے سات
مین یہ غم کیا کہون ہیہات ہیہات

اُنھون کی کیسی تھی شفقت جہانپہ
تھا وہ گھر آیتِ رحمت جہان پر

تھے مُشکل مین ہر ایک کے کام آتے
سر اپنا دیکے ہمکو تھے چھڑاتے

بشر تھے لیکہ خاوندِ جہان تھے
خُداوندِ زمین و آسمان تھے

لعینونکی یہ کیسا دلمین آیا
جوان حاجت رواؤنکو کھپایا

کیا غارت نبیؐ کے دودمان کو
ڈُبایا فاطمہ کے خاندانکو

صفا موقوف کر زکرِ روایت
کہ لکھنا ہی تجھے حال شہادت

نهروان کی لڑائی کے اور قطامه یهودیه اور ابن ملجم کے بیان مین

لکھا هی راویون نے یون بیان کو
چلے جب شاه جنگ نهروان کو
چلے سب مقتدی اس مقتدا ساتھ
تھی سب خلق خدا شیر خدا ساتھ
تھے آئی دس جوان ملک یمن سے
نیاز ین لے ملی شاه زمن سے
انھومین ابن ملجم ایک جوان تھا
جوان کیا مرتد هر دوجهان تھا
امیر المؤمنین کے پاس آیا
برائے نذر یک شمشیر لایا
جو دیکھے هانمین لے اسکی شمشیر
لگے یون کهنے وه الله کے شیر
تیری شمشیر نهین مجھکو خوش آتے
هے اس سے بو میری لوهو کے آتی
قبولونگا نه مین یه تحفه تیرا
تجھے کرنا هی اس سے قتل میرا
کها تب ابن ملجم نے که شاها
ای عالم پرورا گیتی پناها
اگر هونا هی میرے سے یه بد کام
لکھا هی میری قسمت مین یه انجام
تو اس میری جوانی کا نه غم کر
میرے هاتھونکو پهنچے سے قلم کر
امیر المؤمنین سن اس بیان کو
یه بولے اس لعین دو جهانکو
روا یه شرع مین هرگز نهین هی
بغیر از جرم کے بدلا کهین هی
یه باتین که شه دین اس جوانکو
چلے هین وهان سے جنگ نهروانکو
هوئی جب فوج دین جاکر مقابل
قدم فوج خوارج کے گئے هل
جو ضربت چلتی تھی اس شاه دینکی
لچکتی تھی کمر گاه زمین کی
وه شمشیر عدو کش عدل جوهر
پڑی جسپر دو حصه تھا برابر
جیسے نیزه لگا پھر دم نمارا
نگون سر هو جهنم کو سدهارا

تھا نیزہ یا کوئی قہر خدا تھا گھے افعی تھا گاہ اژدہا تھا
ہوئی جب اسطرح وہاں پر لڑائی ہزیمت لشکر بیدین نے کھائی
ہویدا ہر طرف دین نبی صلعم تھا خروش لا فتا الا علی تھا
ظفر نے جب وہاں صورت دکھائی خوارج پر علی رض نے فتح پائی
کہا کوئی ایسا ہی جو کوفے جاوے خبر اس فتح کی سبکو سناوے
یہ سنکر ابن ملجم زشت انجام لگا کہنے کہ مین کرتا ہون یہ کام
یہ کہکر شاہ سے اولیکے رخصت خبر کوفے مین لی پہنچا بہ سرعت
خبر اس فتح کی سبکو سنا دی لگا ہر کوچہ مین کرنے منادی
فلک نے رنگ تب یہ وہاں دکھایا جو پھرتے پھرتے یک کوچے مین آیا
ہوئی وہاں ایک دن اسکے مقابل نظر پڑتے ہی اسکا اڑ گیا دل
نپٹ تھی خوبصورت نازک اندام خوارج مین سے تھی قطامہ تھا نام
نظر اسکی پڑی جب اسکے اوپر لگا الفت کا اسکے دلمین خنجر
نہ ہوش اسمین نہ عقل اسکی بجا تھی نظر تھی یا کہ ایک دام بلا تھی
یہ بولا اس سے ای ملعونہ ناکام کہ تو کس گھر کی ہی کیا ہی تیرا نام
مسافر ہی یہاں یا گھر تیرا ہے ہی بیوہ یا کوئی شوہر تیرا ہے
ہی تجھکو کچھ زروزیور کی خواہش ہی تیرے دلمین کچھ شوہر کی خواہش
کہا تب اسنے وہ شوہر میرا ہو جو میرا مہر ہے اس سے ادا ہو
کہا تب اسنے تیرا مہر کیا ہے مجھے البتہ مقدور ادا ہے
کہا قطامہ نے تب بعد تکرار ہزار اول تو دے تو مجھکو دینار

دویم دے دو کنیزین خوبصورت | کہ ہو ہر ایک کی خوش اسلوب صورت
سوم سر لادے تو مجھکو علیؑ کا | مٹایا جسنے گھر مجھ دل جلی کا
جو اُس سے ابن ملجم نے سُنا یہ | کر ایک آہ جگر کہنے لگا یہ
کنیز و مال سب حاضر ہے اس آن | مگر قتل علیؑ نہین کام آسان
ارے وہ شیر میدانِ وغا ہے | وہ غازی شہسوارِ لافتا ہے
یہ سُنکر بولی وہ ملعونہ بدکار | نہین مجھکو کنیز و مال درکار
مگر قتلِ علیؑ جب تک نہ ہو گا | میرا ملنا تجھے تب تک نہ ہو گا
یہ سُن راضی ہُوا دشمن خدا کا | قبولا قتل شاہِ اولیا کا
کئی دن بعد وے شاہِ دلاور | ہوے کوفے مین داخل لیکے لشکر
جو وہ شہ کوفے مین تشریف لایا | اُتر کر پہلے مسجد بیچ آیا
چڑھا منبر پہ با اقبال و مکنت | کیا حمدِ خدا نعتِ رسالت
کلامِ مغفرت سبکو سُنایا | عذابِ آخرت سے بھی ڈرایا
لگے پھر اسطرح کہنے حسنؑ کو | اُس اپنے نورِ چشم پاک تن کو
کہ ای مجھ شاہ کے فرزند دلسوز | ہین کتنے اِس مہینے کے گئے روز
حسنؑ بولے کہ ای عالم کے سرتاج | گئے ہین سترہ دن اِس ماہ کے آج
تو پھر شبیرؑ سے بولے وہ سرتاج | کہ کتنے دن ہین باقی ماہ کے آج
کہے شبیرؑ نے ای شاہِ عالی | مہینے مین سے تیرا دن ہین باقی
کہا تب شاہِ دین نے ای میرے جان | ہے میرے قتل کا نزدیک سامان
میرے سر کے لہو سے ایک بد آئین | محاسن کو کریگا میرے رنگین

پڑے گی میرے بچون پر سقیمی ۔ میرے فرزندون پر ہوگی یتیمی
یہ باتین کر کے وہ خالق کا پیارا ۔ اُتر منبر سے پھر گھر کو سدھارا
بجز سہ لقمے وہ صاحب توکل ۔ نفرماتا تھا اُس دن سے تناول
یہ کہتے تھے کہ اب میرا سفر ہے ۔ نپٹ آلودگی سے مجھکو ڈر ہے
فقد مجسد ن مین دنیا سے اُٹھاون ۔ مُلوّث دار ہستی سے نہ جاؤن

شہادت جناب امیرالمؤمنین علیؑ کرم اللہ وجہہ کے بیان مین

ہوی رمضان کی جب انیسوین رات ۔ رہے بیدار شاہِ عالی درجات
امام دوجہان نے رات ساری ۔ عبادت بندگی اندر گذاری
سحر ہوتی ہی غالبِ کُل غالب ۔ چلے حُجرے سے اُٹھ مسجد کے جانب
جو پہنچا صحن مین شاہِ حق آگاہ ۔ لیا مُرغابیون نے دامنِ شاہ
لگے سب لوگ تو اُنکو ہٹانے ۔ خُدا کے شیر کا دامن چھُڑانے
بطین ہرگز نہ دامن چھوڑتی تھین ۔ سر اپنا خاک او پر پھوڑتی تھین
کہا شہ نے کہ مت اِنکو چھُڑاؤ ۔ نچھیڑو اِنکو اِن سے باز آؤ
نہ بولو ان کو بیجا بے زبان ہین ۔ مرے ماتم مین یہ نوحہ کُنان ہین
یہ کہکر گھر سے یہ مسجد مین آئے ۔ نمازی جتنے تھے سب کو جگائے
تو کیا ہے دیکھتا حلّالِ مُشکل ۔ کہ یک محراب مین سوتا ہے قاتل
شہِ دین اُسکے تب بالین پہ جا کر ۔ کہے اُٹھ اب نماز اپنی ادا کر
جگا قاتل کو شاہِ باکرامت ۔ ہوا جا کر وہ مشغولِ عبادت
علیؑ نے سجدۂ اوّل ادا کر ۔ جُھکا یا دوسرے سجدے کو تب سر

که اسمین ابن ملجم سر پہ آیا
سر اقدس اوپر تیغا لگایا

سر انکا ضربت قاتل نے توڑا
نمازی نے مگر سجدہ نچھوڑا

دو پارہ تیغ سے اس شه کا سر تھا
نمایاں جلوۂ شق القمر تھا

خدا کے گھر مین کھا کر زخم شمشیر
تڑپتا تھا پڑا اللہ کا شیر

کہین دیکھا عزیزو یہ نمازی
کرے یون راہ حقمین جان گدازی

سرہانے جا کے قاتل کو جگا دے
سر اپنا تیغ کے نیچے جھکا دے

نہین ایسا کوئی جز اس ولی کے
نہین ثانی کوئی مولا علیؑ کے

خدا کے گھر مین ہو جسکی ولادت
خدا کے گھر مین وہ پاوے شہادت

علیؑ بن کون ایسا با خدا ہے
یہ جسکا انتہا و ابتدا ہے

نمازی لوگون نے جب دیکھہ پایا
سر اپنا پیٹ کر یون غل مچایا

جہان کا پیشوا مارا گیا ہے
ہمارا مقتدا مارا گیا ہے

خبر سن باپ کی حسنین دوڑے
طرف مسجد کے وے سبطین دوڑے

تو کیا ہین دیکھتے سر شه کا شق ہی
چھپا سورج بدامان شفق ہی

وے شہزادے جگر سے آہ مارے
پدر کا سر پکڑ رو رو پکارے

اٹھا گھر مین شه عالی کو لائے
پکڑ قاتل کو زندان مین بھیجائے

لے آئے گھر مین جب اپنی پدر کو
لگے رونے پٹک کر اپنے سر کو

کہ کسنے مصطفیٰ کا گھر اجاڑا
یہ کسنی درمدینے کا اکھاڑا

نہین زخمی کیا شیر خدا کو
ستایا روح پاک مصطفیٰ کو

علیؑ کیون کر پیمبر سے جدا تھا
علیؑ کا خون خون مصطفیٰ تھا

یہ کہہ جراح کو جس دم بلایا — بدر کا زخم اسکو بھی دکھایا
جب اس جراح نے اسپر نظر کی — لگا رونے پٹک کر پگڑی سر کی
کہا یہ زخم نہین ہونیکا بہتر — لگی ہے تیغ زہر آلودہ اسپر
سنا جراح سے جسوقت افسوس — ہوئے شہ زندگی سے اپنے مایوس
وصیت یون کیا اس شاہِ دین نے — وصی رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن نے
کہ جو وہ ہی میرا قاتل سیہ کار — اُسے ایذا نہو گو ہے گنہ گار
میرے جیتے تک اسکو مت ستاؤ — جومین کھاتا ہون سو اسکو کھلاؤ
وگر مین ہوون دنیا سے روانا — سر اسکے پر بھی ایک تیغہ لگانا
کہا حسنینؑ سے اس شہ نے رو کر — میری جب روح نکلی تن سے باہر
جنازہ میرا تم جب لیکے جانا — جہان تابوت ٹھہرے وہان گڑھانا
عزیزو ہائے کیسے شاہ تھے او — بِلاشک رَحْمَةُ اللہ تھے او
کہ ہے دشمن سے نیکی نام یہ ہی — خدا کے دوستونکا کام یہ ہی
کرون کیا ان کے مین اشفاق کا ذکر — خدا کے دوست کے اخلاق کا ذکر
لے آئے شاہ کے پینے کو شربت — لگے کہنے او شاہِ باکرامت
کہ اسمین سے ذرہ قاتل کو لیجاؤ — جومین پیتا ہون اسکو بھی پیلواؤ
کہ ہم ہین مرجع خلق مروت — ہماری ذات ہے بحرِ عدالت
جو قاتل پاس وہ شربت لے آئے — پیالا بھر کے اسکے پاس لائے
وہ بولا کیون ہے شربت دینے آیا — علیؑ نے زہر ہے اسمین ملایا
بدی یہ اسکی انکی یہ بھلائی — وہ انکی نیکی یہ اسکی برائی

جزا اعمال کی ہر ایک کو یہ ھی | بدی بد کو و نیکی نیک کو ھی
غرض وہ شیر حق ایکیسوین کو | گیا دنیا سے فردوس برین کو
اٹھا شور قیامت دو جھان مین | پڑا ماتم زمین و اسمان مین
کھون کیا ھائے ان اعدائے دین کو | اکھاڑا دین احمد کی ستونکو
نتھا ھاتھ اس ولی اوپر چلایا | نبی کی بازو پر تیغا لگایا
یہ گھر احمد کا کو مسمار ڈالا | خدا کے گھر کا والی مار ڈالا
غرض نھلا کے اس سالار دین کو | کفن پھنایا شاہ متقین کو
کفن دے اخرش لاش علی کو | رکھا تابوت مین لا اس ولی کو
جو ھین حسنین و عبد اللہ عباس | اٹھانیکو چلے تابوت کے پاس
دے کھاندھا پائتی چاھے اٹھانا | اٹھا تابوت کا اسمین سرھانا
یہ صورت دیکھ کر حیران ھوئے سب | نپٹ افسوس سے گریان ھوئے سب
یہ تب حسنین نے انکو سنایا | تعجب کیون ھی تم لوگون کو ایا
ادھر تابوت کو ھم ھین اٹھاتے | فرشتے ھین ادھر کاندھے لگاتے
جو نکلا گھر سے ھے باھر وہ صندوق | چلے کاندھا لگاتے اھل عیوق
برفعت پایہ اسکا بر فلک تھا | کہ جو پایا تھا بر دوش ملک تھا
جو کوئی پوچھتا کسکا ھی صندوق | تو اس سے کھتے تھے یون اھل عیوق
کھین کیا ھو چکی جو کچھ تھی ھونی | ھی اسمین مصحف علم سلونی
نھان ھی شاہ جنت باش اسمین | خدا کے شیر کی ھی لاش اسمین
جو اس تابوت کو اگے چلایا | جھان فرمایا تھا اس جا پر ایا

جہان ٹھیرا تھا صندوق اُس ولی کا / تھا مرقد نوح اور آدم صفی کا
سو پاس آدم کے اور نوح خدا کی / گڑھا یا لاش کو نوح نجا کی
وہ رازِ کبریائی کا خزینہ / ہوا خاکِ نجف اندر دفینہ
زمین مین دفن کر لاش پدر کو / چلے حسنین روتے اپنے گھر کو

روایت پیر مرد نابینا کے وفات کے بیان مین

جو پہنچے راہ مین شاہِ سرافراز / سُنے یک سمت سے رونیکی آواز
جو جا کے دیکھے اُس کہسار کے بیچ / یک اندھا رو رہا ہے غار کے بیچ
نپٹ بیکس جو اُس اندھے کو پائے / تو وے شہزادے اُسکے پاس آئے
اُسے کہنے لگے ہو آبدیدہ / کہ ای بی خانمان آفت کشیدہ
تیرے سر پر یہ کیسا دُکھ پڑا ہے / یہان رہنے سے تجھکو کام کیا ہے
یہ سُن اندھے نے دلسے آہ مارا / اُڑا کر خاک سر پر یون پکارا
نہ کوئی ہی میرا نہ خانمان ہے / نہ گھر ہے نا کہین میرا مکان ہے
مین جب سے اس بیابان مین ہون رہتا / میرا سب حال ہو مین تمسے کہتا
ہمیشہ یہان پڑا تا یک جوان تھا / جوان کیا وہ میرا روزی رسان تھا
وہ میرے واسطے کھانا تھا لاتا / نپٹ شفقت سے تھا مجھکو کھلاتا
بلاناغہ وہ آتا تھا میرے پاس / کبھی توڑی نتھی اُسنے میری آس
سو کیا جانے اُسے کیا پیش آیا / جو دو دن سے نہین تشریف لایا
میرا تیمار کون اب یہان کریگا / مجھے اب کون یہان کھانیکو دیگا
کہے حسنین نے اس سے کہ ای پیر / بتادے کچھ تو ہم کرتے ہین تدبیر

اگر نام و نشان کچھ اسکا پاوین
تیری روزی رسان کو ڈھونڈ لاوین

کھا اسنے نہین کچھ مجھکو معلوم
کھان رہتا ہی مجھ بیکس کا مخدوم

مین پوچھا بارھا انکے مکانکو
نہ بتلایا کبھو نام و نشان کو

کبھی مین پوچھتا اس سے بتکرار
تو یون فرماتا تھا وہ میرا سردار

جو تو لاچار ہے مین بھی ہون لاچار
جو تو بیمار ہے مین بھی ہون بیمار

جو تو مسکین ہے مین بھی ہون مسکین
جو تو غمگین ہے مین بھی ہون غمگین

اگر تو ہی غم و محنت کشیدہ
تو مین بھی تجھسا ہون آفت رسیدہ

جو کچھ کرتا تھا وہ ارشاد مجھکو
مگر اتنا نشان ہی یاد مجھکو

تھے ہر دم یاد حق انکے دہانین
تھی تسبیح خدا جاری زبانین

جو یہان پر تھا وہ فرخ فال آتا
تھا ہر سنگ و شجر پر حال آتا

سخن انکا اس عالم مین جدا تھا
مین کیا بولون عجب مرد خدا تھا

سنا حسنین نے جب اس بیان کو
لگے یون کھنے پیرے ناتوان کو

تیرا روزی رسان جو تاجور تھا
وہ ہم دونو غریبونکا پدر تھا

سو ایک ملعون نے ان پر وار مارا
نبیؐ کے دین کا سردار مارا

ابھی ہم گاڑ کے انکو ہین آتے
الم سے اشک خونی ہین بہاتے

مگر تو غم نہ کھا ای پیر غمناک
اوڑا مت اسطرح سر اپنے پر خاک

موا ہے گو وہ شاہ کبریائی
تیری خدمت کو ہین ہم دونو بھائی

تیرا سب دکھ ہم اپنے سر پہ لینگے
جئے تک ہم تیری خدمت کرینگے

کھا اس پیر نے تب ہو کے غمناک
جئون کیا مین میرے جینے او پر خاک

لگا دلکو میرے یہ تیر کاری
خدا کے واسطے ای شاہزادو
جو مین چل کو ذرہ اس جا پہ روؤن
یہ سن اسکو لیا حسنینؑ نے ساتھ
گیا جب یہ مزار شاہ اوپر
ہوا تربت پہ سر دھر کو کے زاری
قبر اسکی بنی جب شاہ کے پاس
خدایا سبکو دیجو پایہ ایسا
صفا صلوات پڑھ صدق دلی سے
شہا جو دل تیرے غم کا ھدف ھو

مجھے اب زندگی لگتی ھی بھاری
مزار اس میرے مولا کی بتادو
یہ اپنا داغ دل اشکو سے دھوؤن
لے آئے قبر پر شہ کے پکڑ ھاتھ
گرا قبر ولیؔ اللہ اوپر
بجا لے آیا شرط جان نثاری
گرا ھا جا کو ولیؔ اللہ کے پاس
کہ بعد از موت پاوے سایہ ایسا
یہ مقصد مانگ لے پھر اس ولی سے
تو اس کی خاک در خاک نجف ھو

جو وہ شہزادے پھر گھر کو آئے
حسنؑ نے ابن ملجم کو بلایا
وہ بد طینت اسی تیغی کا مارا

نہایت شور ماتم کا اٹھائے
سر اسکے پر بھی ایک تیغا لگایا
نگون سر ھو جھنم کو سدھارا

فاتحہ مجلس کی اختتام مین

عزادارو نہین اب بانکا وقت
پڑھو تم فاتحہ روح نبیؐ پر
پڑھو صلوات بر شاہ ھدی تم
خداوندا بحق خون شبیرؑ
الٰہی واسطے انکے جو معصوم

یہ ھی ماتم کا اور صلوات کا وقت
علیؑ پر اور اولاد علیؑ پر
اٹھاؤ صدق سے دست دعا تم
کہ مارا ھی جسے بے جرم و تقصیر
گئے دنیا سے ھو مسموم و مظلوم

الٰہی واسطے ستر دو تن کے
رہین روشن چراغ دین والٓئین
سلامت رکھہ جو ہین سلطان اسلام
جو ختم الانبیا کی ہووین اُمّت
ہر ایکدم اُنکی ہو مُشکل کشائی
ہر ایک بیمار کو جلدی شفا ہو
مُسافر جو ہین وہ گھر بار پہنچین
ملے ہر ایک کو عز و جاہ و حشمت
جو حاضر ہونگے اس بزم بکا مین
ہین مؤمن جتنے حاضر اور غائب
جو ہی اس مجلس ماتم کا بانی
خصوصاً جو کہ ہی بانی تالیف
رہے اُسپر کرم شبیر خدا کا
دو عالم بیچ وہ مقصود پاوے
مُصنّف اُسکا ہو خالق کا منظور

الٰہی واسطے اُنکی محن کے
شتابی ہو خروج مہدی دین
رہین ہاتھہ اُنکے مین فرمان اسلام
اُنھونکی مغفرت ہو در قیامت
جو قیدی ہووین وین پاوین رہائی
ہو جسپر دین جلدی سے ادا ہو
سلامت حاج اور زوّار پہنچین
نصیب اُنکے مین ہو حج و زیارت
شہ بیکس کے جو ہونگے عزا مین
بر لاوین اُنکے مقصود و مطالب
وہ پاوے مُدعاء دو جہانی
ہُوا جسکے سبب یہ نسخہ تصنیف
ملے سایہ لوائے مُصطفیٰ کا
جو اُسکا مطلب دل ہو بر لاوے
رہے دونون جہانمین شاد و مسرور

مجلس چوتھی حضرت امام حسن علیہ السلام کی ولادت اور شہادت کے بیانمین

چہارم مجلس آئی جبکہ غم کی
کیا تھی چاک دل سوز و محن نے
نہ ضبط گریہ سے دلکو ہوا سود

چھری دلپر چلی دردوالم کی
کلیجے مین لگا آلماس چھن نے
ہوا ہر اشک اب پھر زہر آلود

لگا الماس غمسے سینہ جلنے
کلیجے کے لگے ٹکڑے نکلنے
غرض دلمین عجب نشتر زنی ھی
جو انسو ھی سو ھیرے کی کنی ھی
جگر کو کیون نہ اتنی تاب و تب ھو
نہ دلکو کسطرح رنج و تعب ھو
یہ مجلس تو ھی اس صاحب محن کی
مثل ھی جسکی اخلاق حسن کی
ھوئی تھی دشمن جان پیاس جسکو
پلایا سودۂ الماس جسکو
مدینے مین سیوم از سال ہجرت
ھوئی اسکی ولادت باسعادت
ھوا پیدا جو وہ لعل بدخشان
تھا دن منگل کا نصف ماہ رمضان
نبیؐ کے پاس تب جبرئیل ائے
جناب حقکا یہ پیغام لائے
علیؑ نبیؐ سے ھے یک جسم و یک خون
علیؑ ھے تجھکو جون موسی کو ھارون
شبر تھا نام ھارون کے پسر کا
یھی نام اب رکھو اپنی جگر کا
نبیؐ بولے یہ عبرانی زبان ھے
ھمین لفظ عرب سے مشتق یہان ھے
یہ سن جبرئیل نے اس شاہ دین سے
کیا یون عرض ختم المرسلین سے
حسن رکھہ نام اس نور بصر کا
کہ ھی یہ ترجمہ لفظ شبر کا
غرض سنکر جناب حقکا پیغام
پیمبر نے رکھا انکا حسن نام
مناقب انکے ھین عالم مین مشھور
وفات انکے کا اب کرتا ھون مذکور
لکھا ھی راویون نے یون سا نکو
سنا ھی اسطرح اس داستا نکو
علیؑ کی ھو چکی جسوقت رحلت
حسنؑ سے کوفیون نے کرکے بیعت
لگے کرنیکو لاف دوستداری
لگے دکھلانے اپنی جان نثاری
بظاھر بر سر مھر و فا تھے
بباطن در پی مکر و دغا تھے

مقیم کوفہ وہ شاہِ زمن تھا ۔ گروہِ کوفیان پر مطمئن تھا
ہوا جسوقت یون اجماعِ اُمت ۔ خلافت مجتبیٰ کی پائی شہرت
تو والی شام کا ہو کر کے مُضطر ۔ چلا کوفے طرف لے اپنا لشکر
خبر لشکر کی جو پائی حسنؑ نے ۔ گئے کوفے سے کوچ اُس پاک تن نے
لی ساری فوج کو منزل بمنزل ۔ مدائن مین ہوئے آکر کے داخل
جو اہلِ کوفہ نے کر غور دیکھا ۔ وہان پر جنگ کا سب طور دیکھا
ہراسان دلمین ہوئے فوج جاہل ۔ پھری اُس شہ سے کر بیعت کو باطل
عدوِ جان ہوئی سب اُس ولی کے ۔ گرے خیمے اوپر ابنِ علی کے
نکالے دفعتاً بغض و عداوت ۔ کیا اسباب شاہِ دینکو غارت
متاع و مال وے گمراہ لے آئے ۔ یہان تک تا ردای شاہ لی آئے
رہے باقی جو انکی کئی موالی ۔ سو اُنکو ساتھ لے وہ شاہ عالی
جہان لشکر تھا وہان سے ہو کے بیدل ۔ چلا شہر مدائن کو وہ عادل
قضائے کار ایک نامرد گمراہ ۔ تھا بیٹھا شاہ کی باندھی ہوئی راہ
چلا ابن شہ مردان کے اوپر ۔ لگایا خنجر اُسکی ران اوپر
تو عبداللہؓ بن عباس نے وہان ۔ کیا اُسکو اُسی خنجر سے بیجان
مگر زخمی ہوئے سلطانِ عادل ۔ ہوئی آکر مدائن بیچ داخل
عجب احوال تھا اُس شاہِ دین پر ۔ ہیم رحمت ہو اُس دُرِّ ثمین پر
وہ گھر لٹنا وہ لشکر کی تباہی ۔ وہ دکھ وہ کوفیون کی بیوفائی
وہ لٹ کر کے اُترنا پھر وطن مین ۔ وہ زخمِ دردکاری کا بدن مین

ستم ھی جو امام انس وجان ھو
دراز اسپر یہ خنجر کی زبان ھو

جگھہ جس ذات کی دوش نبی ھو
وہ خون آلودہ از دست شقی ھو

وہ شہ بدر منیر فاطمہ تھا
نہ تھا وہ خون شیر فاطمہ تھا

یہ کیسا کوفیوں کے دلمین آیا
زمین پر خون زھرا کا گرایا

نہ یہ سمجھے وی اھل مکر وتزویر
یہ خون خون پیمبر سے ھے تخمیر

ھوا جب اسطرح لشکر کا انجام
کیا تب صلح کا اس شہ نے پیغام

برای مصلحت وہ صلح کرکر
مدائن مین تھا وہ سبط پیمبر

مگر وہ شاہ اس زخم ستم سے
نپٹ بیتاب تھا درد والم سے

ھوا پھر شب پہ یہ ظلم دوبارا
کہ شہ کے یاروں پر شبخون مارا

ھوا اس شبکو جو وھان پہ اسباب
موئی اس شاہ کے سبتیس اصحاب

یہ صورت دیکھکر وہ دین کا تھام
گیا خود وھان سے نزد والی شام

کھا احوال خنجر کا بہ تکرار
کیا شب خون کا سب حال اظہار

توجا کم شام کا بولا وھان پر
مجھے مطلق نہین یہ حال اظہر

سو وہ مہر نبوت کا نگینہ ؛
وھان سے اٹھ چلا سوی مدینہ

میان راہ اس شہ کا قضا را
ھوا اشہر موصل مین گذارا

تھا موصل کا جو حاکم عم مختار
وہ آیا پیشوا ھو کر کے تیار

حسنؑ کو اپنی گھر لایا بزاری
کیا اس شاہ کی خدمت گذاری

تھا ایک شخص اور اس بستی کے درمیان
بظاھر دوست باطن دشمن جان

کیا جو اسنے اظہار محبت
دھے جا اسکے گھر مین مہر امت

وہ ملعون روز و شب تھا مکر لاتا
مگر جب تک نہ انسانکی قضا ہو
نہوتا تھا شہ دین پر اثر کچھہ
ولیکن شہ وہان رنجور رہتا
نہین حاصل یہان وہ ذکر کرنا
کہ ہی پرحال ماتم کا سنانا

ملا کر زہر تھا شاہ کو کھلاتا
کسی کے زہر بھی دینے سے کیا ہو
نتھا وہ زہر ہرگز کارگر کچھہ
بہت بیمار اور دلچور رہتا
کہ ہی مشہور نامہ کا بگڑنا
کہ مطلب اپنا ہی رونا و رلانا

روایت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے بیمار ہونے اور حضرت علیؓ اور خاتون جنت اور حسنینؑ اور قنبر اور فضہ کا نذر اللہ تین روزے رکھنے اور شفا پانے مین صاحبزادونکے اور افطار کے وقت دروازے پر فرشتون کے بشکل مسکین و یتیم و اسیر آنے اور لانے مین درود و سورہ ہل اتی اور خوان مائدہ جنت کا طرف سے جناب کبریا کے بیان مین

سنو ای دوستدار ان نکو فال
اگرچہ اسمین چندان غم نہین ہی
نواسے اس نبیؐ کے ہین جو حسنینؑ
فقط کیا مصطفےؐ کے لاڑلے ہین
مناقب انکے لاحد و بیان ہین
جب ان معصومونکی جیتی تھی مادر
تو کیا ہوتا ہی اسرار خدائی
جو فرزندون کو دیکھا تپ مین مانے
علی سنکر لگے کہنے کو یہ بات

یہان پر اور لکھتا ہونمین احوال
مگر رونیکو یہ بھی کم نہین ہی
یہ ہین عرش خدا کی زیب اور زین
جناب کبریا کے لاڑلے ہین
یہ سید از جوانان جنان ہین
سلامت سر پہ تھے نانا پیمبر
کہین یک روز انکو تپ چڑھائی
تو اس نے تین روزے نذر مانے
یہ روزے بھی رکھونگا مین تبھی سات

سُنا حسنینؑ نے روزونکا جب حال
لگے فرمانے یون زہرا کے وے لال

الٰہی ہم شفا پا جب اُٹھینگے
یہ روزے نذر کے ہم بھی رکھینگے

کہا فضہ نے مین بھی نذر دونگی
نیاز اللہ بھی روزے رکھونگی

جو مانی اُن سبھو نے نذر یکبار
کیا قنبر نے بھی روزونکا اِقرار

کہون کیا آگے مین اسکا فسانہ
جوان خاصانِ حقنے نذر مانا

قبول اُن سبکی خالق نے دُعا کی
شفاءِ کامل اُنکے تئین عطا کی

رکھے روزے نیازِ ربِ کونین
علیؑ و فاطمہ فضہ و حسنینؑ

شریک اُن روزے دارونمین تھا قنبر
علیؑ و مرتضیٰ کا عبد چاکر

نتھا اِفطار کو لیکن میسر
خُدا کے لوگ شاکر تھی خُدا پر

علی تب یک صحابی پاس آئے
لگے کہنے مجھے کچھہ قرض تو دے

علی سے یون کہا اُسنے کہ حیدر
تجھے ہے قرض لینے سے بہت ڈر

مگر تون دُکھہ جو اپنا ھی سُناتا
تو مین ایک مصلحت ہونگا بتاتا

میری گھر مین ھی تھوڑا صوف حاضر
رکھا ہون مین اُسے رسی کے خاطر

مُجھے اُس صوف کی بٹ دی تو ڈوری
مین دیتا ہون تجھے اسکی مزوری

رواکر اُس سے اپنی قوتنکا کار
نہ لے گردن پہ اپنے قرض کا بار

یہ سُن اُسکی زبانی اُس ولی نے
کہا یون اُس صحابی سے علی نے

خُدا تجھکو جزاءِ خیر دے یار
اُتارا میرے سِر سے قرض کا بار

یہہ کہکر آپ غالب کُلّ غالب
بٹے اُس صوف کو تا وقت مغرب

چلے گھر شام کو وے شاہِ کرّار
ملے مزدوری مین جو ایک آثار

کیا تب شکر کا سجدہ خدا کو — وہ جو لا کر دیئے خیر النساؓ کو
تو وے جو پیسکر زہرا نے اُس آن — پکائی اپنے ہاتھون سے ہین چھ نان
کہ جس دم وقت افطار یکا آیا — تو اُس بی بی نے دسترخوان بچھایا
وہ روٹی اُس جگہ فضہ لے آئی — جمع ہو بیٹھے سب نورِ الٰہی
ہوا تب حکم باری یک ملک کو — کہ اسدم چھوڑ ایوانِ فلک کو
علی کے در پہ جا تو بن کے مسکین — ذرا دیکھ اُس ولی کا رسم و آئین
کہ ظاہر ہو تمہین ہمت علیؑ کی — کھلے تمپر سخاوت اُس سخی کی
فرشتے نے جو امر حق یہ پایا — خدا کے شیر کی ڈیوڑھی پہ آیا
اُنھون نے پانی سے روزہ تھا کھولا — فرشتہ اتنے مین باہر سے بولا
کہ یا آلِ نبیؐ غمگین ہون مین — بہت بھوکھا ہون اور مسکین ہون مین
بہت لاچار ہون مین بھی غم اندوز — مجھے فاقے سے اب گذرے ہین دو روز
نہین کھتا ہون مجھکو زر دلاؤ — بسا بھوکھا ہون کچھ کھانا کھلاؤ
صدا مسکین کی جو کانو مین آئی — اُٹھا دستر سے وہ شیرِ الٰہی
جو اپنے حصّے کی روٹی تھی حاضر — اُٹھا کر لیچلا مسکین کے خاطر
کہا زہرا نے ای شاہِ ولایت — یہ روٹی بھی کرو اُسکو عنایت
یہ سُن حسنین بھی بولے خوشی ہو — شہا یہ روٹیان بھی دو اُسی کو
کہا فضہ نے تب ای شاہزادو — میرے حصّے کی بھی روٹی لیجادو
کہا قنبر نے ای شاہِ کرامت — میرا حصہ بھی ہو اُسکو عنایت
غرض وہ روٹیان جب اُسنے پایا — سر اُنکے آستانے پر جھکایا

پکارا کیون نه هو ای آلِ امجاد
رهے قایم نبوت کا گھرانا
غرض اُس شب کی کے کیا کھون بات
اثر ظاہر هوا جو نهین شفق کا
رہا پھر شام تک محنت مین مصروف
جو وقت افطار کا پھر سر په آیا
وه جو لے فاطمهؑ نے تب پسائے
هوا پھر یک ملک کو حق کا ارشاد
کیا تب اُس ملک نے آ کے آواز
هون آیا سُنکے اس گھر کی کو یہی
سُن اُسکا حال وے الله کے نور
رهے فاقے سے پھر وے نور باری
سحر هوتی هی پھر شاهِ دلاور
اُسی دستور سے روٹی پکائے
فرشتے کو هوا پھر امر باری
ملک پھر اُس ولی کے در په آیا
پکارا السلام ای آلِ یاسین
نهین کچھ چار دن سے مین نے کھایا
سُنی جسدم علیؑ نے اُسکی آواز

خدا یه گھر رکھے تا حشر آباد
جهان هم بیکسونکا هی ٹھکانا
خدا کی بندگی مین کاٹے وه رات
چلا مزدوریکو پھر شیر حق کا
بنا از پنجهٔ خیبر کُشا صوف
وهی یک سیر جو پھر گھر مین لایا
پکا روٹی و دسترخوان بچھائے
که کو در پر علیؑ کے جا کے فریاد
که مین هون بس یتیم ای شاهِ مَنّان
میرے اوپر نهایت هی سقیمی
دئے پھر روٹیان لا کر بدستور
تها صبر و شکر اور طاعت گذاری
گیا مزدوریکو اُس شخص کے گھر
جمع هو بیٹھے دسترخوان بچھائے
که پھر جا گھر علیؑ کے ایک باری
خدا کے شیر کے وه گھر په آیا
مین آیا هون اسیر ای خسرو دین
نقاهت سے هی جی هونٹو نپه آیا
کئے اُس روز پھر اُسکو سر افراز

لیجانے مین ملائکونکے اعمال خلائق طرف جناب کبریا کے اور عرض کرنے مین اہل بیت کے اعمال نیک کے بیان مین

قضا انہین دن سے بھی پیمبر ۔ نہ آئے تھے بتولؑ پاک کے گھر
ملک اس روز جو در پیش خالق ۔ گئے ہین لے کے اعمال خلائق
تعجب ہو کہے حیدر کے اعمال ۔ سنائے عترۃ اطہر کے اعمال
لگے کہنے کہ ای خلاق اکبر ۔ عجب احوال ہی آل نبیؐ پر
بہت بیتاب ہین درد و محن سے ۔ نہین کھانیکو کھائے چار دن سے
بڑی محنت سے ان خاصان ربکو ۔ میسر کچھ اگر ہوتا ہی شب کو
تو وہ ہوتا ہی تیری راہ مین صرف ۔ وہ کھانا سب رہ اللہ مین صرف
جو یون حق کے فرشتون نے سنایا ۔ تو اسکا بحر رحمت جوش کھایا
ہوا یون امر باری تب بہ جبرئیل ۔ کہ سورہ ہل اتی کا لے بہ تعجیل
اور ایک خوان عدن بھی اپنے ساتھ ۔ رسولؐ اللہ کو دیکر یہ کہ بات
یہ کھانا لے علیؑ کے گھر کو جاؤ ۔ ہمارے روزہ دارونکو کھلاؤ
پڑھو تم سامھنے انکے یہ آیا ۔ طعام حبہ جس مین یہ آیا
وہین خوان عدن تب لیکے جبرئیل ۔ رسول اللہ کے پاس آئے بہ تعجیل
نہایت شاد ہو حقکے پیمبرؐ ۔ گئے اٹھکر بتول پاک کے گھر
تو کیا عین دیکھتے ختم الرسالت ۔ نہین باقی کسی مین تاب و طاقت
نہایت ضعف سے سب نیم جان ہین ۔ نحیف و زار بیتاب و توان ہین
پڑے ہین غش مین انکی قرۃ العین ۔ ہین بیطاقت علیؑ سے تا بہ حسنینؑ
وہان روح الامین وہ خوان لائے ۔ نبیؐ کی آل نے کھانیکو کھائے

پکڑکے

پکڑکے ہاتھہ اُس شبیر خدا کا
نبیؐ اور اُس نبی کے آلِ امجاد
گئی اُس بھوکھہ کی اُنسے تباہی
ذرہ ای حاضران انصاف کرنا
اُٹھی تھی جنکی بیمار یسے یہ دھوم
نبیؐ کی آل پر تھا حقکو یہ پیار
ذرہ جو بھوکھہ کا دِن اُنپہ آیا
اُنھین کِس دُکھہ سے اعدا نے کھپایا
عزا یزان طول ہینگی یہ روایت

پڑھے احمد نے سورہ ھل اتیٰ کا
عنایاتِ الٰھی پر ہوئے شاد
کئے شکر عنایات الٰھی
ٹک اپنی گوش دِل ایدھر کو دھرنا
اُنھین مارا ھی کر مسموم ومظلوم
کہ بھوکھا دیکھہ نھین سکتا تھا نہار
عدن سے خوانِ نعمت کا بھجایا
کہ پانی بھی نھین انکو دلایا
بیان کرتا ہون اب حال شہادت

حضرت امام حسن المجتبےٰ علیہ السلام کا موصل سے مدینہ منورہ مین جانے اور وہان انکو زہر دینے کے بیان مین

نتھا موصل مین جو اُس شہ کو آرام
تو موصل سے نکل وہ شاہِ عادل
تھی مروانکو مدینے کی حکومت
مگر تھا ڈھونڈتا کچہ ایسے فن کو
وھان تھی ایک عورت زشت انجام
وہ زن غارت گرِ ھر خانمان تھی
اسے مروان نے پاس اپنے بلایا
کہ جا جعدہ سے اب توکر محبت
یزید اوپر اُسے تو مبتلا کر

تھے رہتے درپئے جان قوم ناکام
ہوئے آکر مدینے بیچ داخِل
لگا ظاہر مین وہ کرنے محبت
کسی تدبیر سے مارے حسنؑ کو
تھا اُس بدبخت کا ابسونیہ نام
نہ زن خانہ براندازِ جہان تھی
طمع دے مالکی اسکو سکھایا
حسنؑ سے قطع کر تو اسکی اُلفت
جو چاہے مال وزر اسکو عطا کر

اُس عورت نے جو یہ اُمید پائی
وہان سے اُٹھ حسنکے گھر کو آئی

کئے دِن دِلکو جعدہ کے لبھائی
حسنؑ سے اسکے دلکو وہ پھرائی

لبھا جعدہ کو پھر کہتے تھی یہ بات
کہ اِس گھر سے تیرے کیا آویگا ہاتھ

یہان حاصل نہین کچھ جز فقیری
وہان تو بیٹھ بر تختِ امیری

غرض جعدہ اُس عورت کے سخن پر
ہوئی جب مستعد قتلِ حسنؑ پر

تو پایا سونیہ نے جعدہ کا دِل
دیا مروان سے لاکر زہر قاتل

جو وہ ملعونہ اُس سے زہر پائی
محبّت شاہ کی دل سے بھلائی

مٹائی دِل سے وہ اللہ کا ڈر
ملائی شہد مین پھر قاتل زہر

کیا ایمان کو اپنے مبدّل
کھلایا شہ کو وہ زہر ہلاہل

حسن نے جسگھڑی وہ شہد کھائے
جگر مین اُسنے یک آتش لگائی

تڑپتا درد سے وہ ماہ وش تھا
ہر ایک دم قی پہ قی اور غش پہ غش تھا

تو اُٹھکر گھر سے وہ زہرا کے جائے
رسولؐ اللہ کے روضے پہ آئے

سر اپنا رکھ ضریح پاک اوپر
گرے قبرِ شہِ لولاک اوپر

نپٹ غم سے سنائے حال اپنا
دکھائے جد کو وہ احوال اپنا

لگا چھاتی سے قبر شاہِ لولاک
ملے سینے پہ اُس درگاہ کی خاک

وہین وے شاہ نے آرام پائے
وہان سے اُٹھکے اپنے گھر کو آئے

یہ جعدہ کی عداوت شہ نے پہچان
کیا کر اُس کا آنا گھر مین اُس آن

قضارا بعد چندین جو وہ سرور
کہین آنکلے اُس ملعونہ کے گھر

تو کی جعدہ نے اُن باتونکا انکار
لگی کرنے محبّت اپنی اظہار

مدارا کر کے یہ اُنکو سُنایا / ہی خرما آج نخلستان سے آیا

کئی ٹھو رہے رطب پھر لا کے موجود / کئی دانے تھے لیکن زہرآلود

کھی باشاہ مت شک دلمین لاؤ / کہ مین بھی کھاتی ہون اور تم بھی کھاؤ

تھی وہ تو اپنے مکر و فنکی بانی / کئی تھی اُسنے خرمے بے نشانی

جو اچھے تھے سو اُسنے آپ کھائی / جو زہرآلودہ تھے شہکو کھلائی

جو خُرما حلق سے شہنے اُتارے / کلیجا تمام کریک آہ مارے

اثر کرنے لگا وہ زہر کاری / لگی ہونے زیادہ بیقراری

زیادہ حد سے جو مضطر ہوے ہین / تو جد کے روضہ اوپر پھر گئے ہین

پھر اُس خاکِ شفا پر سر جھکایا / کلیجا قبر کے اوپر لگایا

پُکارے رو کے وے فریاد نانا / میرے سر پر یہ ہی بیداد نانا

مُجھی دشمن نہین دیتے ہین آرام / دکھاتے ہین مجھے دکھ صبح اور شام

ای نانا کیا کرون مین دکھ کا مارا / پھنسا ہُون دشمنون مین مین دکھیارا

میرے دلکو الم سے تاب و تب ہی / ہمیشہ غم سے میرا جان بلب ہی

زمانے مین نہین آرام مجھکو / کٹے ہین غم مین صبح و شام مجھکو

کھے جب اِسطرح اُس پاک تن نے / شفا پھر اُس دفع پائی حسنؑ نے

مدینے سے غرض زہرا کے پیارے / کئی دن بعد موصل کو سدھارے

وھان تھا ایک نابینا بدافعال / وہ آ باشاہ کے خدمتمین فی الحال

لگا دکھلانیکو اپنا عقیدت / کیا اظہار احوالِ ارادت

بھی کرتے شاہ جب وعظ و نصیحت / نو روتا مکر سے وہ بد عقیدت

نتھا ہرگز کسی سے وان کھٹنا
جو ایکدن شاہ دین مسجد کے در پر
جو اسمین کو ر بھی اُسجا پر آیا
مُصافحہ کے لئے نزدیک آیا
انی تھی اُسکی زہر اندر بجھی ہوئی
سبھون نے مار اندھیکو گِرایا
کہا جانے دو یہ جائے امان ہے
جو سرور زخمکا صدمہ اُٹھائے
عداوت جعدہ کی دکھکو نظر مین
حفاظت پر ہوے سب لوگ مصروف
دیا مروان نے تب جعدہ کو پیغام
پھر اُس عورت کو اُسکے پاس بھیجا
بھیجا یا کچہ جواہر اور اموال
جب اُسنے سودۂ الماس پایا
لگے کھنے اُسے جینے نہ دیجئے
بنی جسطرح سے حجرے مین جانا
کوئی جانیکو گو ہوے مزاحم
نھین میری مین اب تاب جدائی
چلی یہ کھکے حجرے مین حسنؓ کے

مگر تھا رات دن قابو مین رہتا
تھے بیٹھے پاؤن اوپر پاؤن دھر کر
کسی حیلی سے مجمع مین در آیا
عصا لے پانو مین شہکے گڑایا
حسنؓ کے پشت پا کے پار ہو گئی
مگر اُس شاہ نے اُسکو بچایا
یہ بے ایمان کو رد و جہان ہی
تو موصل سے مدینے مین پھر آئے
رہے جاما در قاسم کے گھر مین
کئے جعدہ کے گھر کا جانا موقوف
کہ کیون ہوتا نھین ہی تجھسے یہ کام
بنا کر سودۂ الماس بھیجا
کیا آگے بہت سا وعدۂ مال
اُسے پاس اپنے لیکر تب چھپایا
کسی ڈھب سے بھی اپنا کام کیجے
یہ زہر اُس شاہِ عالیکو کھلانا
تو اُسکو یون سُنانا تو نے اُسدم
مین اُنکے دیکھنے کو اب ہون آئی
سرھانے پہنچی اُس شاہِ زمن کے

تھے ختم الانبیاؐ کے جان درخواب
سرھانے پر دھرا تھا کوزہ آب

ذرہ حق نمک اسنے نہ جانا
وھیرا لیکے اس کوزے مین چھانا

کراس ملعونہ نے اس شاہ کا کام
پھر اپنے گھر کو آئی زشت انجام

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی بیانمین

هووے وہ شاہ جب بیدار از خواب
تھا مارے پیاس کے دل انکا بیتاب

اُٹھا کوزیکو شاہ با کرامت
جو دیکھے مُہر ہے اسکی سلامت

لگا منہ سے پیئے وہ پانی بھر پیاس
جگر مین انکے پہنچا جاکے الماس

وُنھین یک آہ مارا ایسا پکارا
ہوا میرا کلیجہ پارہ پارہ

کھے رو روکے پھر زینبؓ بہنکو
شتابی سے لے آؤ ایک لگن کو

لگن جب سامھنے سرور کے آیا
تب اسپر اس ولی نے منہ جھکایا

بھرے آثار امام نامور کے
اُگلنے لگ گئے ٹکڑے جگر کے

بلا قاسم کو تب بولے وہ دلگیر
کھان ہے دیکھو میرا بھائی شبیرؓ

یہ سن قاسم گئے روتے ہووے وھان
جھان تھے وہ رسول اللہؐ کی جان

لگے شبیر سے کھنے یہ قاسم
کہ ای عمو پڑا ھی گھر مین ماتم

مجھے بابا نے ھی تم پاس بھیجا
گرے ھی منہ سے اب انکا کلیجا

جو ھین سو کر رھے ھین آہ زاری
ھی میرے باپ او پدرم شماری

سخن کچھ نین وہ عالی ذات کرتا
اشارو نسے فقط ھے بات کرتا

یہ سنکر گھر مین جو شبیرؓ آئے
حسنؓ کو کھینچ چھاتی سے لگائے

حسینؓ نامور بولے یہ کیا ھے
ای بھائی جی یہ کیسا ماجرا ھے

کہے شبیر سے اسد محسنؑ نے امیر خلق پرور پاک تن نے
ابھی مجھکو یہ خواب آیا نظر ہے کہ جنت مین رسولؐ نامور ہے
پکڑ کر ہاتھ مین اپنے میرا ہاتھ ہین پھرتے باغ رضوان مین لئے ساتھ
تسلی کر یہ مجھکو ہے سناتا کہ تو بھی اب ہی میرے پاس آتا
بچیگا اب تو ظلم اہل فن سے خلاصی پاویگا درد و محن سے
ہوا بیدار جب مین دیکھکر خواب پیا کوزہ اٹھا کر جرعۂ آب
تو اس پانی نے بھائی مجھکو مارا کیا میرا کلیجہ پارہ پارہ
حسینؑ نامور نے سنکے یہ بات وہین دوڑائے کوزے کیطرف ہات
کہے کیونکر ہی اس پانیکا اب حال ذرا مین بھی تو دیکھون پیکے احوال
تو بھائی سے حسنؑ نے کوزہ لیکر اٹھا کر ہاتھ کو مارا زمین پر
جو وہ پانی زمین اوپر گرایا تو وہانکی خاک نے ایک جوش کھایا
کہے شبیر سے ای بھائی کیا ہے یہ پانی میری قسمت کا بدا ہے
میرے قسمت مین تھا یہ زہر پینا تمہارا پیاس سے جلتا ہی سینا
تمہین تو تشنہ لب ہی جان کھونا تمہین ہی کربلا مین ذبح ہونا
تمہین دشت شہادت مین ہی بسنا تمہین ہی بوند پانیکو ترسنا
تمہارا خاک و خون مین تن رلیگا تمہارے حلق پر خنجر چلیگا
تیرے خویش و پسر مارے پڑینگے تیرے لخت جگر مارے پڑینگے
تھی دونون کرکے غمکے بین روتے گلے مل مل کے وے حسنینؑ روتے
کہے شبیر سے تب یون حسنؑ نے مجھے تو مارا ان کے مکر و فن نے

ای بھائی مین هون اب دمکا مسافر | میرا یہ کر چکے هین کام آخر
میرے ماتم او پر تم صبر کرنا | جو کچھ گذرے خدا کا شکر کرنا
بُلا قاسم کو پاس اپنے بٹھائے | نہایت پیار سے چھاتی لگائے
اُنھین پھر اپنی چھاتی سے نکالے | کئے شبیر کے اُنکو حوالے
کہے بھائی تیرا فرزند هی یہ | نپٹ بجا سعادتمند هی یہ
میرے بعد از تسلی اِسکو دینا | اِسے تم اپنی فرزندیمین لینا
ای بھائی یہ جگر مجھہ باپکا هے | رکھو جسطرح یہ نام آپکا هے
جو پالوگے تمہارا دُکھہ سہیگا | تمہارے ایکدن کام آ رهیگا
اُسے تم اپنا سمجھو یار جانی | یهی هی جانو میری نشانی
اُسے بیٹی سے تم پابند کیجو | اِسے کبریٰ سے تم پیوند کیجو
یہ فرما کر لکھے پھر یک وصیّت | دئے قاسم کو وہ لکھکر بشفقت
کہ جب تیرے او پر کچھ وقت آوے | زمانہ صورتِ افتاد کھاوے
وہ صورت هوگی ظاهر آجکل مین | جو اسمین هو لکھا لانا عمل مین
یہ کہ تعویذ شاہ اُسکو بنائے | پسر کے آپ بازو پر بندھائے
یہ اُس کاغذ مین تھا مضمون یاران | کہ ای لختِ جگر ای راحتِ جان
مین اب هون چھوڑتا یہ دارفانی | مین اب کرتا هون قطعِ زندگانی
پدر اپنا سمجھہ اِس عمّوجان کو | سمجھیو میری جا اِس مہربان کو
تیرے عمّو او پر ایک دن پڑیگا | جو اُسکے ساتھہ هوگا وہ مریگا
مصیبت کے پہاڑ اُسپر گرینگے | رفیق و یار سب مارے پڑینگے

زمانه میرے سے گریون نه کرتا
نواسے کے سامھنے مین آپ مرتا

ای بیٹا جبکه وه دن اسپه آوے
اسے جسدم وه آفت منهه دکھاوے

قدم میدان سے مت اسدم ہٹانا
چچا کے آگے اپنا سر کٹانا

تجھے ہرچند مانع ہووے صفدر
نه کہنا مانیو تو ای غضنفر

سبھون سے پہلے اپنی جان کھونا
چچا کے سامھنے قربان ہونا

یه کہه شبیرؑ سے بولا بزاری
ای بھائی یه جو ہین بہنین تمھاری

ای بھائی یه نپٹ دکھیاریان ہین
یه دونون فاطمهؑ کی پیاریان ہین

تسلی دیجیو ان غمزدون کو
نه غمگین ہونے دیجو خواہرون کو

یه کہتے تھے جو چھٹکا زہر تن مین
نیلاہٹ چھا گئی سارے بدن مین

اور انکی روح بھی تن سے سدھاری
ہوا اہلِ حرم مین شور زاری

اٹھا شیونکا غل دارجہان مین
پڑا ماتم زمین و اسمان مین

تڑپنے کو لگے اہلِ مصیبت
مدینے مین اٹھا شور قیامت

فلک اوپر الم کا ابر چھایا
زمانے نے سر اوپر خاک اڑایا

جو اس شه نے جہان سے منهه کو موڑا
قضا نے بازوئے شبیر توڑا

شہادت جب ہوی اس نامور کی
جمعه انتیسوین ۲۹ تھی تب صفر کی

فاتحهٔ اختتام مجلس مین

عزادارو نہین اب باتکا وقت
یه ہی ماتم کا اور صلوٰت کا وقت

پڑھو تم فاتحه روح نبیؐ پر
علیؑ پر اور اولاد علیؑ پر

پڑھو صلوات بر شاهِ ہدیٰ تم
اٹھاؤ صدق سے دست دعا تم

خداوندا بحق خون شبیر — کہ مارا ہی جسے بی جرم و تقصیر

الٰہی واسطے اُنکے جو معصوم — گئے دنیا سے ہو مسموم و مظلوم

الٰہی واسطے ستر دو تن کے — الٰہی واسطے اُنکے محن کے

رہے روشن چراغ دین و آئین — شتابی ہو خروج مہدیٔ دین

سلامت رکھہ جو ہین سلطان اسلام — رہے ہاتھہ اُنکے مین فرمان اسلام

جو ختم الانبیا کی ہووین اُمت — اُنھونکی مغفرت ہو در قیامت

ہر ایکدم اُنکی ہو مُشکل کشائی — جو قیدی ہوین وے پاوین رہائی

ہر ایک بیمار کو جلدی شفا ہو — ہو جسپر دین جلد اسے ادا ہو

مسافر جو ہین وہ گھر بار پہنچین — سلامت حاج اور زوار پہنچین

ملے ہر ایک کو عز و جاہ و حشمت — نصیب اُنکے مین ہو حج و زیارت

جو حاضر ہونگے اِس بزم بکا مین — شہ بیکس کے جو ہونگے عزا مین

ہین مومن جتنے حاضر اور غائب — بر آوین اُنکے مقصود و مطالب

جو ہے اِس مجلس ماتم کا بانی — وہ پاوے مُدعاء دو جہانی

خصوصاً جو کہ ہی بانی تالیف — ہُوا جسکے سبب یہ نسخہ تصنیف

رہے اُسپر کرم شبیر خدا کا — ملے سایہ لواء مُصطفیٰ کا

دو عالم بیچ وہ مقصود پاوے — جو اُسکا مطلب دل ہو بر آوے

مُصنّف اُسکا ہو خالق کا منظور — رہے دونون جہان مین شاد و مسرور

مجلس پانچوین حضرت امام ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی تولّد کے بیان مین

کرون ہون مجلس پنجم کو تحریر — نئے سر سے ہون کرتا غم کی تقریر

یہ غم اسکا ھی جو مجور رضا ھے | ضیائے چشم ختم الانبیا ھے
ولادت کا کرون کیا حال مسطور | ھی وہ نور خدا کے نور کا نور
تھا چوتھا سال ھجرت کا بعالم | سہ شنبہ اور شعبان کی چہارم
کب اسکا وصف ھو از نوع انسان | ھی اھل اسمان پر اسکا احسان
در رحمت اسی کا استان ھی | یہ گھر مہر نجات عاصیان ھی
گنہ سے یہان جو مالامال اوے | تو رحمت اسکے استقبال اوے
اگر ھو راندۂ درگاہ باری | تو پاوے یہانپہ اکے رستگاری
ملک بہر شفاعت یہانپہ اتے | یہان مغضوب رب ھین بخشے جاتے
ولادت جب ھوئی اس شاہ دین کی | جناب مرتضی کے جانشین کی
تو لیکر تہنیت از جانب عرش | چلے جبرئیل سوئے خطۂ فرش
تو اس پیک الٰہی کا قضا را | ھوا ھی ایک جزیرمین گذارا
یہ دیکھا اسنے وھان پر یک ملک ھے | پریشان حال وحائل فلک ھے
پڑا ھی خاک او پر خستہ احوال | گرے ھین اس فرشتے کے پروبال
ھی فطرس نام اس غمگین ملک کا | فرشتہ ھیگا وہ سیوم فلک کا
جو دیکھا اسنے جبرئیل امین کو | یہ بولا پیک رب العلمین کو
عقاب حق سے یہ میرا ھوا حال | ھین گذرے چار ھزار اسجا مجھے سال
کہا جبرئیل نے ای نیک سیرت | مین حق کی لیکے جاتا ھون رسالت
محمد ھی رسول رب معبود | ھوا ھی اسکے گھر مین اج مولود
سو اب درگاہ مین اس مقتدا کے | چلا ھون تہنیت لیکر خدا کی

یہ سنکر پھر کہے فطرس نے یہ بات
کہ ای روح الامین مجھکو بھی لے ساتھ

یقین ہی یہ دعا سے اُس ہُدا کی
میرے اوپر عنایت ہو خدا کی

یہ سُن جبرئیلؑ نے اُسکو اُٹھا کر
چلا ہے وہان سے رکھہ اپنے پرونپر

اُسے لیکر نبیؐ کے در پہ آیا
رسولؐ ایزدی کے گھر پہ آیا

ادا کر تہنیت از شاہِ اُمت
کئے اظہار فطرس کی حقیقت

نبیؐ نے تھام کر بازوے فطرس
کئے لیکر تنِ شبیر سے مس

تو اُس مولود کی برکت سے فی الحال
نکالے اُس فرشتے نے پروبال

کیا پرواز اپنے آشیان پر
گیا اروے زمین سے آسمان پر

فرشتو نمین یہ کہتا تہا ہو دلشاد
کہ مین سبطِ پیمبر کا ہون آزاد

فرشتو کون اب ہمتا ہی میرا
کہ فرزندِ نبیؐ مولا ہی میرا

روایت ہی کہ جب سبطِ پیمبر
ہوئے مذبوح خاکِ کربلا پر

خبر یہ سنتے ہی فطرس نے ہو زار
کیا آکر جناب حقمین اظہار

کہ ای خالق مجھے گر ہو اجازت
تو فوج شام کو کر دیتون غارت

رفیقون کو میرے مین لیکے جاؤن
جہان سے شامیونکو اب اٹھاؤن

صدا یون آئی از خلاقِ اکبر
کہ انکو رہنے دو قہر خدا پر

پرای فطرس فرشتے لیکے ہمراہ
لے قبرِ سید الشہدا کی تو راہ

قیامت تک وہان تو ذکرِ رب کر
عزادارونکی آمرزش طلب کر

غرض فوج ملایک لیکے ہمراہ
وہین فطرس گیا بر مرقدِ شاہ

قیامت تک زمین کربلا مین
عزادارونکی خاطر ہی دُعا مین

خوشا حال اُسکا جو اُس غمسے روئے
الم مین شہ کے ٹک محزون ہوئے

نہین یہ غم سبب ہی مغفرت کا
وسیلہ ہی یہ روزِ اخرت کا

حضرت امام حسین علیہ السلام کے جدِ امجد اور مادرِ مطہر و برادرِ اکبر علیہم السلام کی قبرِ شریف سے رخصت ہوکر مکہ معظمہ کے طرف متوجہ ہونے کے بیان مین

عزیزو روؤ یہ وقت بکا ہی
کہ غمگین اج روحِ مصطفیٰؐ ہی

دو عالم غمسے بس دلگیر ہی اج
نبیؐ سے رخصتِ شبیرؑ ہی اج

مدینہ اج ہوتا ہی یہ خالی
چلا ہی اب بنی ہاشم کا والی

فلک روے زمین پر ٹوٹتا ہے
وطن سبطِ نبیؐ سے چھوٹتا ہے

لکھی ہے راوی یون احوال جانسوز
سنی ہین یون حکایاتِ غم اندوز

کہ بعد از معویہ در کشورِ شام
ہُوا حاکم یزید زشت انجام

ولیدِ عتبہ تھا یثرب کا حاکم
اُسے صادر کیا یون حکم ظالم

کہ ہی وہان پر حسینِ ابن حیدر
میری بیعت او پر راضی اسے کر

کرے اس امر مین گروہ کچھ انکار
نہ جیتا چھوڑیو تو اسکو زنہار

ولید عتبہ نے پھر بس یہ احکام
دیا سبطِ پیمبر کو یہ پیغام

کہ میرے پاس ٹک تشریف لانا
کچھ یک پیغام حاکم ہی سنانا

سنا اس شخص کا جب شہنے اظہار
یہ فرمانے لگے فرزند کرار

کہ سن ای شخص تجھکو بھی خبر ہی
ہی اہلِ بیت کا طورِ دگر ہی

ہم الِ مصطفیٰ ہین اہلِ عترت
چراغِ خانہ علمِ نبوت

کھلے ہین ہمپہ سب رازِ الٰہی
کہ ہم ہین واقفِ امر و مناہی

هین سارے علم و حکمت همپه ظاهر — کتاب الله سے اب هم هین ماهر
سُنا هی همنے از ختمُ الرّسالت — حرام هی آل سُفیان پر خلافت
نبی نے جسکے حقمین یون کها هی — تو بیعت اُسکی همکو کب روا هی
ولیدِ عُتبه نے جسدم سُنا یون — یزید روسیه کے تین لکها یون
کیا ابن علیؑ سے مین نے حجّت — نهین کرتا هی وه اِقبال بیعت
لکها تب اُس شقی نے پهر به تکرار — که مت چهوڑ اُسکو تو زنهار زنهار
اگر بیعت سے منکر هو تو مارو — به تیغ ظلم سر اُسکا اتارو
ولید عُتبه نے پهر وه کتابت — کیا اُس شه سے پهر پیغامِ بیعت
هوئی جب گفتگو حد سے زیاده — کیا اُس شه نے کعبے کا اراده
جو اسباب سفر تها وهان منگائے — نبیؐ کی قبر پر رخصت کو آئے
لگے کهنے که ای نانا پیمبر — مجھے یهان رهنے نی دیتے ستمگر
نپٹ هین میرے تین ظالم ستاتے — تیرا روضه هین مر لیسے چهڑاتے
مُرخّص هوتا هون ای جد مین درپیش — سفر مشکل کا هی پر مجهکو درپیش
هی جانا دور کا اور سخت هی راه — هین چهوٹے چهوٹے بچے میرے همراه
مین راهی هوتا هون راهِ رضا کا — سفر پهلا هی یه مجهه مبتلا کا
میرے حقمین ذرا اتنی دعا هو — که حاصل هو جو میرا مدّعا هو
نه مُنه موڑون مین اعدا کی جفا سے — نه گهبراؤن مصیبت اور بلا سے
تمامی شب رهے وه شاه بیدار — هوئی جب صبح اُس جا پر نمودار
نظر آیا اُسی جا پر هی یهه خواب — که هی روح پیمبرؐ سخت بیتاب

ہی ایک فوج ملایک اُسکے ہمراہ وہ سب روتے ہین کرکے نالہ و آہ
نبیؐ شبیر کو چھاتی لگا کر یہ فرماتے ہین وہان آنسو بہا کر
کہ ای فرزند منکر دلمین وسواس بہت جلدی تو آتا ہی میرے پاس
کرینگے بیوفائی تجھسے اُمت بدی ہی تیری قسمت مین شہادت
نہ دینگے ایک قطرہ نیر تجھکو کرینگے تشنہ لب تکبیر تجھکو
بدن سے تیرے سرکو کاٹ لینگے اُسے نوک سنان اوپر رکھینگے
غرض وہ ابن حیدر دین کے سالار ہوے اس خواب سے جسوقت بیدار
نبیؐ کے روضے سے اُٹھ گھر کو آئے یہ خواب اہل حرم کو تب سنائے
ہر ایک نے چشم سے آنسو بہایا الم سے شور ماتم کا اُٹھایا
شب دویم شہ تخت امامت گئے بر روضۂ خاتون جنت
لپٹ کر قبر سے کر نالہ و آہ سنائے اپنا تب احوال جانکاہ
وہان سے پھر گئے قبر حسنؑ پر جھکائے سر ضریح پاک تن پر
کہا ای بھائی اب ہجرن ہی میری مدینے سے تو اب رخصت ہے میری
نہ کرتا بھائی مین یہ اضطرابی مگر تقدیر کرتی ہی شتابی
غرض رخصت ہو زہراؑ اور حسنؑ سے چلے روتے ہوئے درد و محن سے
نبیٹ محزون ہو گھر اپنے مین آئے تمام اسباب اونٹون پر لدائے

حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کے اپنی بیٹی فاطمہ صغراؑ سے رخصت ہونیکے بیان مین

مسلمانو یہ رونیکا مکان ہی اُجڑتا مصطفیٰؐ کا خاندان ہی
علیؑ کا خاندان ہی غم سے روتا نبیکا گھر ہے بن وارث کا ہوتا

قیامت آج صغرا پر ہے آئی　　پدر سے ہوتی ہے اسکی جدائی

سُنی ہے اسطرح سے یہ روایت　　چلے کعبے کو جب وہ میں اُمّت

تھی اُنکی ایک بیٹی نیک فرجام　　کہ وہ بنت پیمبر کی تھی ہمنام

لقب صغرا تھا اس گلشن کا مشہور　　ذرہ وہ اندنون رہتی تھی رنجور

اُسے شبیر نے چھاتی لگا کے　　گئے لے اُمّ سلمہؓ کے حوالے

جو صغراؓ پر ہوئی معلوم یہ بات　　کہ سب کا کوچ ہے اس شاہ کے سات

ہین سب اسباب اُونٹون پر لداتے　　اور مجھکو خالی گھر مین چھوڑ جاتے

پکڑ کے باپکا دامن ہو مُضطر　　لگین کہنے کہ شاہ خلق پرور

چلے ہین آپ کعبے کی سفر کو　　لئے ہو ساتھ سارے گھر کے گھر کو

میری کیون آسرا سدم توڑتے ہو　　مجھے کیون خالی گھر مین چھوڑتے ہو

سکینہؓ کبریٰؓ جو ہین تیری پیاری　　کھڑی ہے واسطے اُنکی سواری

اگر انکو لئے اُلفت سے ہمراہ　　تو مجھ بیکس کو لو خد منکو ہمراہ

کہے شہ نے کہ ای صغرا نکوزار　　ہوا ہے گرم وہانکی تو ہے بیمار

مین لاچار یسے ہوتا ہون مُسافر　　تو ہو دادے کے روضیکی مجاور

جو کچھ ہووے تیرا احوال لکھیو　　مجھے ہر روز اپنا حال لکھیو

علیؓ اکبر کے تئین بھیجواؤنگا مین　　وہان جاکر تجھے بلواونگا مین

ہمیشہ جد کے روضے پر تو جانا　　دُعا سے مجھکو مت ہرگز بھلانا

یہ باتین سُنکے وہ صُغراؓ بچاری　　علیؓ عباس سے بولی بہ زاری

چچا تم بھی مجھے جائے پدر ہو　　تم اب نامِ خدا جاتے سفر ہو

ای عمو تم مجھے جلدی بلانا
وھان جاکر نہ مجھکو بھول جانا

کھا قاسم سے ای بھائی پچیرے
تم اکبر سے بہت پیارے ھو میرے

بھلانا یاد مت مجھ خستہ تن کی
خبر لینا ذرہ بیکس بھنکی

کھا اکبر سے پھر ای پیارے بھائی
قیامت کی نہ ھووے یہ جدائی

پدر کو یاد میری تم دلانا
بھنکے لینکو تم آپ آنا

کھا پھپیون سے پھر اسنے بزاری
کہ مین بھی تو بھتیجی ھون تمھاری

اگرچہ اب نھین لیتے مجھے سات
رھی منظور میری یہ تمھین بات

کہ جا پردیس مین مجھکو بلاؤ
میرے لینے کو اکبر کو بھجادو

کھا بانو سے پھر ای بی بی مادر
مین بیکس ھونگی اور اجڑا ھوا گھر

نھین دم کا بھروسا زندگی مین
نپٹ لاچار گی ھی بندگی مین

یھان مھمان ھی جو انسان ھیگا
جو بخشو دود تو احسان ھیگا

غرض وہ شہ ھوے کعبے کو راھی
رھے صغرا پہ آفات تباھی

پدر کی یاد مین حیران تھین وہ
مصیبت بیچ سرگردان تھین وہ

نہ انکو اپنی بیماریکا تھا ھوش
پدر کے یاد مین رھتی تھین بیھوش

حضرت امام حسین علیہ السلام کا مکہ معظمہ مین پھنچنے کے بیانمین

جو پھنچا کعبے کو وہ مہبر امت
گئے اوھان کے لوگون نے اطاعت

سنے جو اھل کوفہ نے یہ اخبار
کہ آئے کعبے مین فرزند کرار

لگے اظھار کرنیکو عقیدت
لگے لکھنے کتابت پر کتابت

حضرت مسلم علیہ السلام کا مکہ معظمہ سے طرف کوفے جانے اور شہید ھونیکے بیانمین

لکھون کن

لکھون کیا آگے مین احوال جانکاہ ‎ ‎ قلم نے وادی غربت کی لی راہ
بھر اشک آنکھونمین رخصت کے خاطر ‎ ‎ چلا دل شہر غم کا ہو مسافر
ہوئے آنکھون سے طفل اشک راہی ‎ ‎ پڑے جا کر وہ در خاک تباہی
جگر کو لشکر ماتم نے گھیرا ‎ ‎ اُتارا دل نے شہر غم مین ڈیرا
لوای غم ہوا آ ایستادہ ‎ ‎ یورش کی فوج لی اشکون نے پیادہ
عزیزو کیا کرونمین تمسے ظاہر ‎ ‎ جہانمین جو کہ تھا ایسا مسافر
جگربند و نمین تھا وہ مصطفیٰ کے ‎ ‎ قرینمین تھا وہ خیر النسا کی
تھا مسلم نام اُس حق کے ولی کا ‎ ‎ ہر اول تھا حسینؑ ابن علیؑ کا
برادر زادہ تھا شیر خدا کا ‎ ‎ بنی عم تھا وہ سبط مصطفیٰ کا
سُنی ہے اسطرح سے یہ روایت ‎ ‎ کہ جب ابن علیؑ سالار اُمت
نبیؐ کے روضے پر رہنے نہ پائے ‎ ‎ مدینے سے نکل کعبے مین آئے
لکھے تب اہل کوفہ نے کتابت ‎ ‎ کیئے اُس شہ سے اظہار ارادت
لکھے اُنکے نہ شہ کے دلمین آئے ‎ ‎ انھون نے تب وکیل اپنے بھجائے
جوائے تھے وکالت کے ہو بانی ‎ ‎ تھی عبد اللہ ہمدانی و ہانی
سو دونون اُولی اللہ کے پاس ‎ ‎ کیئے یون عرض مطلب شاہ کے پاس
کہ چلنا آپکا کوفی مین لائق ‎ ‎ تیری خدمتکی ہی سب خلق شایق
کرینگے آپ کی خدمت گذاری ‎ ‎ دکھاوینگے سب اپنی جان نثاری
ہی ابن معویہ سے اُنکو انکار ‎ ‎ رفاقت کو تمھارے ہین وے تیار
جو دیکھے شہ نے اُن لوگون کا اصرار ‎ ‎ تو یون کہنے لگے اُمت کے سالار

کہ اہلِ کوفہ سارے بیوفا ہین — سبھی مشہور در مکر و دغا ہین
میرا جانا نہین ہرگز مناسب — مگر مسلمؑ کو مین ہون بھیجتا اب
اگر مسلمؑ سے وے کرتے ہین بیعت — بجا لے آتے ہین شرطِ عقیدت
تو مسلم وہان سے لکھہ بھیجیگا احوال — کرونگا کوچ اپنا مین بھی فی الحال
یہ کہہ مسلمؑ کو تب شہ نے بلائے — جواب اُس نامہ کا بھی پڑھہ سنائے
کئے مسلم کو انکے ساتھہ رخصت — لگے پھر کہنے کو شاہِ فتوت
کہا ای بھائی خدا حافظ تمہارا — علیؑ و مصطفےٰ حافظ تمہارا
عزیزو ساتھہ تھے مسلمؑ کے دو لال — برس سات آٹھہ کے تھے دونو اطفال
پدر اپنے کے وہ لختِ جگر تھے — سپہر دین کے شمس و قمر تھے
ہلے تھے باپ سے وہ قرۃ العین — بغیر انکے نہ تھا یکدم انہین چین
سو ان بچون کو مسلمؑ لیکے ہمراہ — چلے اُس جا سے ہین کوفہ کی راہ
سوادِ شہر سے نکلے جو باہر — تو کیا ہین دیکھتے وہان وہ مسافر
ہرن آتا ہی یک جنگل سے مضطر — ہی یک صیاد بھی اسکے برابر
وہین صیاد نے وہ صید مارا — چھری لیسے اسکے گردنکو اتارا
سمجھ مسلمؑ نے اس آہو کی بدفال — پھر آئے شاہ کے خدمت مین فی الحال
سر اپنا انکی خدمت مین جھکا کر — کئے احوال اس آہو کا ظاہر
کہی شہ نے نہ دل مین خوف لاؤ — رہ صبر و رضا مین سر جھکاؤ
مگر کہتا ہون تمکو مین بہ دل ریش — سفر مشکل کا یہ ہی تمکو درپیش
ای بھائی تم نہ لو اطفال ہمراہ — نہ لو یہ اپنے چھوٹے لال ہمراہ

محبت انکی تم اس دم بھلاؤ
خدا کے اوپر انکو چھوڑ جاؤ

انھین ہر وضع سے سمجھاؤ نگامین
انھین ہر طرح سے بہلاؤ نگامین

دکھو نگا انکو اکبرؑ کے برابر
انھین سمجھونگا اصغرؑ کے برابر

ای بھائی قوم کوفی بیوفا ہین
کہ بے ایمان پر از مکر و دغا ہین

اگر تم پر فلک کچھ وقت ڈالے
کروگے انکو پھر کسکے حوالے

کہے مسلمؑ ای شاہ عالم افروز
خدا نہ خواستہ گر آیا وہ روز

تصدق ہے تیرے پر جان مسلمؑ
فدا تجھ پر ہین فرزندان مسلمؑ

یہ کہکر وہان سے پھر مسلم نے لی راہ
کہے اس شاہ نے نصرٌ مِّنَ اللہ

غرض طے کرکے آفات و منازل
ہوئے ہین جاکے کوفے بیچ داخل

سکونت جاکے کی مختار کے گھر
خوشی سے بیٹھے جا اس یار کے گھر

وہان اعیان کوفیکو بلوائے
حسینؑ ابن علیؑ کا خط سنائے

تو آکر پیش مسلم با عقیدت
لگے کرنیکو اہل کوفہ بیعت

لگے اظہار کرنے دوستداری
کئے ہر ایک نے خدمت گذاری

جو مسلمؑ لے چلے لوگوں سے بیعت
لکھے ابن علیؑ کو یون کتابت

کہ اہل کوفہ پر مہر و وفا ہین
تمھارے نام کے اوپر فدا ہین

صلاح وقت ہی اب یہان نکا آنا
ہی بہتر آپکا تشریف لانا

رقم کر خط مین یہ سارا فسانہ
کئے قاصد کو مکے مین روانہ

تھا کوفیکا جو حاکم زشت انجام
اس اہل ظلم کا تھا قامعہ نام

یزید بیحیا کو لکھہ کتابت
ہی بھیجا اس لعین نے بھی بسرعت

لکھا مسلمؑ کی اُنکا سب احوال
وہانکی خلق کے جانیکا پھر حال

کہ اہلِ کوفہ ہینگے پر شرارت
کئے ہین سب نے مسلمؑ ساتھ بیعت

تیرے فرمانے سے ہین منہ پھرائے
حسین ابن علی کو ہین بلائے

اگر منظور ہی یہان کی حکومت
تو لشکر کو روانہ کر بسرعت

جو خط بھیجا یزید بیحیا پاس
ہوا اُس روسیہ کو سخت وسواس

یہ بعد از مشورت ٹھرایا آخر
ہی بصرے مین عبید اللہ کافر

اُسی سے ہوگا بند و بست یہ کام
اُسی سے ہوویگا اُسکا سرانجام

یزید روسیہ نے تب بسرعت
عبید اللہ کو بھیجا کتابت

کہ اپنی فوج کو تو لیکے ہمراہ
شتابی وہان سے لے کوفے طرف راہ

وہان ہی ایلچی ابن علیؑ کا
لے آیا ہی وہ نامہ اُس ولی کا

نو جیتا چھوڑ مت زنہار اُسکو
کسی تدبیر سے بھی مارا اُسکو

غرض ابن زیاد اُسجا سے دوڑا
کئی دن بعد کوفے آکے پہنچا

لباس اپنا سیہ اُسنی بنایا
بوقتِ شام کوفے بیچ آیا

ہو جسمین امن اُس عقبی تبہ کو
نہ پہچانے کوئی اُس روسیہ کو

جو آیا شہر کے اندر وہ مکار
تھی خلقت شہر کی سب غافل از کار

ہر ایک یون اپنے دلمین شبہ لایا
کہ شاید سبطِ پیغمبرؐ ہے آیا

پکارے شہر مین سب آ کے اکثر
سلام علیک ای سبطِ پیمبرؐ

گذر بازار سے آخر وہ جاہل
ہوا دار الامارت بیچ داخل

سیہ جامی کو تن پر سے اُتارا
دکھا شکلِ زبون پھر یون پکارا

نہین ابن علیؑ خونخوار ہون مین
یہ سُنکر تفرقہ کہائی جماعت
پراگندہ ہوئے سب دستہ دستہ
سحر کو آکے مسجد مین وہ غدار
چڑھا منبر پہ ہوا آماج لعنت
طمع دولت کی اُن سبکو دلایا
کہا جو کوئی مُسلم سے ملیگا
نہ دیکھیگا وہ اپنے تن او پر سر
سُنا مُسلمؑ نے جو نہین اِسخبر کو
وہ گہر والا محبّ باصفا تہا
بہت تہا پیر بوڑھا تہا وہ سن کا
کیا مُسلمؑ نے اپنا حال اِظہار
علاقہ بند ہو نمین مُصطفیٰ کا
مین تنہا اِس نگر مین ہون بیگانا
ٹُک اِسدم تو پناہِ بیکسان ہو
نہین کوئی دوست میرا اِس نگر مین
نہ ضایع ہوویگا یہ کام تیرا
سُنی جو ہانیِ عروہ نے یہ بات
بجالایا سب دستور خدمت

نہین سبطِ نبیؐ سردار ہون مین
ہوئی ہرایک کو بیحد خجالت
لیا ہریک نے اپنے گہر کا رستہ
بُلایا کوفیکے اعیان و سردار
سُنایا اپنا فرمانِ اِمارت
ہرایک کو قہر حاکم سے ڈرایا
جو کوئی اُس سے جا بیعت کریگا
گہر اُسکا خاک کے ہوگا برابر
تو آئے راتکو ہانیکے گہر کو
ز اصحابانِ ختم الانبیاؐ تہا
٨٩
تہا سنمین نو اُوپر اسی برس کا
کہا اُس سے کہ اے مردِ نکوکار
فرستادہ ہون ابنِ مرتضیٰ کا
کہین مِلتا نہین مُجھکو ٹہکانا
کر ایسا جسمین میرے تین امان ہو
مُجھے اِسدم جگہہ دے اپنے گہر مین
رہیگا عاقبت مین نام تیرا
لے آیا گہر مین مُسلمؑکا پکڑ ہات
لگا اُس شاہ کی کرنے حفاظت

جو پائے دوستون نے اس خبر کو
لگے چھپ چھپکے پھر کرنیکو بیعت
عبیداللہ نے بھت پیرا ڈھونڈا یا
غلام اسکا تھا معقل نام ناپاک
خریطہ زر کا لے مسجد مین ایا
لگا کرنیکو اظہار محبت
نشان اسوقت گر مسلمؓ کا پاؤن
غرض یک دوست اسکا لیکے ایا
دیا ملعون نے لا کر کیسۂ زر
بمکر وحیلہ رکھہ قران پرھا تھہ
ہوئی جب صبح اسنے گھر کی لی راہ
خبر یہ سن لعین غصے مین ایا
کنایہ کے سخن پہلے سنا کر
لگا کھنے کہ مسلمؓ کو بلا تو
کھا ھانی مین کب ھونگا مزاحم
کھا کافر نے کیا تجھکو نھین ڈر
تب اس ملعون کو ھانی نے سنایا
نہ تھی جا اسکو فی کے نگر مین
مین کلمے گو ھون اس گھر کا کھاتا

توسب انے لگے ھانی کے گھر کو
لگے دکھلانے پھر پچھلی عقیدت
پتا مسلمؓ کا کچھہ ھرگز نہ پایا
عبیداللہ کے کھنے سے وہ سفاک
کسی مومن کو وھان پھچان پایا
کھا مین بھی ھون از اھل مؤدت
تو یہ زر اس تلک مین لیکے جاؤن
جھان مسلمؓ تھے وہ جا کہ بتایا
گرا رو روکے پھر ان کے قدم پر
کیا بیعت ولیِّ اللہ کے ساتھہ
کیا جا کر عبیداللہ کو اگاہ
کچھری بیچ ھانی کو بلایا
پھر اسکو سامھنے اپنے بدکر
نہ اسکے ساتھہ اپنا جی گنوا تو
جھان ھووین بلا لے انکو ظالم
یقین ھے مجھکو مسلمؓ ھین تیرے گھر
نھین کچھہ اسکتین مین نے بلایا
پناہ اسنے لئی امیرے گھر مین
رسولؐ اللہ سے ھے اسکو ناتا

نبیؐ کا خوف مین کیون کر بھلاؤن — مین اُس سے کسطرح پر مُنھ چھپاؤن
مین ہونگا اُس اُپر سو بار صدقے — مین صدقے اور میرا گھر بار صدقے
تجھے مُسلمؓ کو دون یہ کیا ہی مذکور — حمیّت سے عرب کے ہی بہت دور
یہ سُن غُصہ جو اُس ملعون کو آیا — تو اُس اصحاب کے مشکین بندھایا
کہا ہانی نے ظالم ہاتھ اُٹھا تو — میرے رُتبے کو مت دِل سے بھلا تو
سُن ای ظالم مین اصحاب نبیؐ ہون — ز احبابِ رسولِ ہاشمی ہُون
رہا ہون مین محمدؐ مُصطفی ساتھ — لگے ہین اُنکے ہاتھون سے میرے ہاتھ
یہ اصحابِ نبیؐ کرتے تھے زاری — نہ لایا دلمین وہ تو اُنکی زاری
کہی تھا جلد مُسلم کو منگا دے — گر اپنا تو بھلا چاہے تو لا دے
وہ بولے ای لعین کہتا تو کیا ہی — بھلے سے اُنکے میرا بھی بھلا ہی
غرض بہتیرا وہ بد خواہ بولا — یہ جب بولا تو لا واللہ بولا
کہے مین اب یہانپر ذبح ہونگا — مگر مُسلمؓ کو تو ہرگز نہ دونگا
اگر اِس دوستی مین جی تلف ہو — نبیؐ کے سامھنی مجھکو شرف ہو
یہ کہکر پھر سوزِ دل سے نعرہ مارا — طرف یثرب کے مُنہ کر یون پکارا
رہو شاہد تم ای حقکے پیمبرؐ — تمھاری راہ مین دیتا ہو مین سر
تمھارے نام پر سر ہون کٹاتا — تمھاری آل کے ہون کام آتا
الم اپنا یہ کہتے تھے وہ اصحاب — نتھی کچھ اُنمین باقی طاقت و تاب
جو ظالم نے منگا کر تازیانہ — بنایا ظلم کا اُن کو نشانہ
غرض ایسا تو اُس مؤمن کو مارا — کہ وہ مقبول جنت کو سدھارا

خبر ہانی کی جو مسلمؓ نے پائی
نہایت اُنکی غیرت جوش کھائی

سلاح اپنے بدن اوپر لگائے
کئے بچون کو قاضی کے حوالے

چلے جب وہان سے بس وہ ہوکے تیار
جمع ہوائے سب اعیان وانصار

جو حاضر تھے وہان بیگانہ وخویش
اٹھارہ تھی ہزار اُسدم کم و بیش

ہوئین جسوقت یہ فوجین مقابل
گئے مسلمؓ کے لوگ اُس فوج مین مل

بہت سے خاک کے اوپر گرائے
بہت سے قعر دوزخ کو بھجائے

وہ کافر تاب لڑنے کی نہ لاکر
چھپے دار الامارت بیچ جا کر

ادا کر گفتگوئے چند در چند
کیا آخر کو دروازے کے تین بند

کیا اس فوج نے چو گرد پھیرا
جو تھا دار الامارت اسکو گھیرا

ہزیمت کھا چکی تھی فوج غدار
ہوئی تھی فتح مسلمؓ کی نمودار

عبید اللہ وہان تب فن لے آیا
یہ تازہ مکر کافر نے اُٹھایا

کئی کوفیکی اعیان واکابر
جو تھی کافر کے پاس اُسوقت حاضر

کہا اُسنے کہ تم کو ٹک یہ جاؤ
ذرہ حاکم کا اُنکو ڈر بتاؤ

سوا شعث اور شمر نحس اُٹھ کر
چڑھے جلدی سے پشت بام اوپر

اور بولے شور کر وہ زشت انجام
یہ دیکھو آکے پہنچا لشکر شام

یہ کہکر فوج مسلمؓ کو پکارے
ہر ایک کو نام لے لے ہانک مارے

کہ ای کوفی عبث مت ہو و غارت
نہ ڈالو اپنے کو یون در ہلاکت

اگر کچھ تمکو پیاری اپنی جان ہی
امیر اب بھی تمہین دیتا امان ہی

کوئی دم مین ہی آتا لشکر شام
بہت بد ہو گا تم لوگون کا انجام

تمھارا مال و زر غارت کرینگے — تمھارا گھر کا گھر غارت کرینگے
سنی لشکر نے مسلمؑ کی جو یہ بات — ہراسان ہو گئے فوراً وہ بدذات
ہوئے سارے فراری دستہ دستہ — رہے تنہا وہ شاہ دل شکستہ
رہے تیس۳۰ آدمی کل انکے ہمراہ — انھون نے وہان سے مسجد کی لی راہ
ادا کرتے تھے وہ تکبیر و قامت — اور پڑھتے تھے نماز باجماعت
ادا کو حق کی اس غازی نے طاعت — جو دیکھے پھیر منہ سوئے جماعت
بنایا ایک کو جتنے تھے وہان سات — وہ مسجد تھی و یا اللہ کی ذات
تامل کرکے تب وہ نیک فرجام — ذرہ یک گوشہ مین بیٹھا باآرام

روایت تعزیہ کی مجلس کے بیان مین

مسلمانو یہی ہی وقت زاری — یہ لازم ہی کرو ٹک اشکباری
کہ مسلمؑ پر یہ وقت بیکسی ہی — نہایت اس ولی پر بیکسی ہی
یہ مت جانو یہ رونا رایگان ہی — یہ تمکو دولت ہر دو جہان ہی
جو رویا آج کل وہ سرخرو ہی — نہین رونا یہ بلکہ آبرو ہی
حسینؑ اوپر کریگا جو کہ زاری — نہ دیکھیگا قیامت کی وہ خواری
جہان با دیدۂ گریان اٹھے گا — یہ ماتمدار وہان خندان اٹھے گا
یہ بزم غم ہی قدر اسکی پہچانو — جو دکھ گذرے غنیمت یہان پہ جانو
یہان حاضر ہین ارواح مطہر — نبیؐ و فاطمہؑ حسنینؑ و حیدر
تم انکے واسطے ہوگے عزا مین — تمھارے واسطے وے ہین دعا مین
یہان حاضر ہین وہ اللہ کے نور — رہو یک لحظ تم خدمت مین مامور

کروان روحون کی مہمان داری
اگرچہ تم مین یہ قدرت نہین ھی
بجا رسم عزاداری لے آؤ
مگر یک شرط ھی منظور ان کو
گلاب ایسا نہو جو ھو کشیدہ
دلیل اُسکی مین ھون تمکو بتاتا
لکھے ھین راویون نے یون باخبار
جناب عابدینؑ کے پاس آیا
کہ ای حامی دین سالار اُمت
ضیافت کا سُنا جو نام اُسنے
کہ سُن ای شخص مین اسمین ھون لاچار
جو کھانا پانی لاتے ھین یہ مجھ پاس
یہ روتا ھون مین اب مظلوم غمخوار
مجھے کھانے سے کچھ اُلفت نہین ھے
مگر یک شکل ھی کہ اُسکو تصدیق
تو ایکدن مجلس ماتم بنا کر
جو سب بیٹھینگے آکر وھان بزاری
یہ سُن وہ دوست اپنے گھر مین آیا
ہوا مجلس کا جب اسلوب تیار

کرو آنکھون سے نت خدمت گذاری
کچھ اُنکے لائق خدمت نہین ھی
گلاب اُنکے لئے تھوڑا منگاؤ
ادا کرو وہ کرو مسرور ان کو
پسند ھی یہان گلاب آب دیدہ
یہان پر یک روایت ھون سُناتا
کہ ایکدن موالی نیک کردار
ادب سے دست بستہ ھو سُنایا
قبول آج تم میری ضیافت
کھا اپنا کلیجا تھاما اُسنے
ندے تکلیف تو یہ مجھکو زنہار
ھی یاد آتی پدر کی بھوک اور پیاس
کہ مجھکو زندگی ھوتے ھی دشوار
مجھے پانی مین بھی لذت نہین ھے
اگر تجھکو خدا نے دی ھی توفیق
عزاداری شاہ کربلا کر
کرونگا مین بھی آ خدمت گذاری
عزادارونکو اُسنے وھان بلایا
گئے سجاد بھی باچشم خونبار

وہ شاہِ دوجہان مجلس مین جاکر — لگا یہ کہنے لوگون کو سُنا کر
کہ ای یارو پڑھو کوئی روایت — کرو کچھ شاہ کا ذکرِ شہادت
وہان پر ایک مومن باصفا تھا — وہ مدّاح شہِ ہر دوسرا تھا
سُنایا مرثیہ اِس شاہِ دین کا — جگر ٹکڑے ہوا سب مومنین کا
سبھون نے شورِ ماتم کا اُٹھایا — ہر ایک نے چشم سے آنسو بہایا
جو تھے اس مجلسِ ماتم مین آئے — وہ شہ نے پیشِ دست اُنکو بٹھائے
یہان تک وہ مکین ازدامنِ عرش — گیا ہی ہٹتے ہٹتے تالبِ فرش
جو دیکھا صاحبِ خانہ نے اُس آن — نہین سجاد اُس مجلس کے درمیان
لب فرش آکے وہ جانے پیمبرؐ — ہر ایک کے کفش رکھتا ہی برابر
وہین گھبرا کے عابدؑ پاس آیا — سرِ اپنا اُنکے قدمون پر جھکایا
کہا ای فاطمہؓ زہرا کے پیارے — مُعذّب کیون مجھے کرتے ہو یارے
کہے سجّاد نے اُس سے کہ ای یار — نہین اِس بھید سے واقف تو زنہار
یہان حاضر ہی ارواحِ پیمبرؐ — یہان حاضر ہی روحِ پاکِ حیدرؓ
میری دادی جو پیغمبرؐ کی جان ہی — وہ اِس جا پر کھڑی زاری کنان ہین
تمھاری اشک نہین وہ گرنے دیتین — ہین اپنے گوشہ دامان مین لیتین
نبیؐ کی روح یہان غمگین کھڑی ہے — دُعائے خیر تمکو دے رہی ہی
جہان میرے بزرگونکا ہو یہ کام — مین بیٹھون کسطرح وہان پر باآرام
ہوئی جو اُنکو یہ خاطر تمھاری — قبولا مین نے یہ خدمت گذاری
عزادارو یہ رتبہ ہے تمھارا — نہ بھولو مرتبہ اپنا خدارا

جہان تک ہو سکے اس غم سے رو لو — اور اپنا نامۂ اعمال دھو لو
صفا رہنے دے یہ تقریر غم کی — بیان کر بات مسلمؑ کے الم کی

بیان جناب حضرت مسلمؑ کے تشریف لیجانے مین محمدؐ کثیر کے مکان مین

جو کچھ مسلمؑ نے وہان دیکھی مصیبت — تو اٹھ مسجد سے وہ سالار امت
سوار اسپ ہو وہ شاہزادہ — کیا باہر کے جانیکا ارادہ
پھرا کوچو مین حیران ساعت چند — تو دیکھا شہر کا دروازہ ہی بند
ملا اتنے مین سعد ابن خلف وہان — لگا کہنے کہ ای شاہ غریبان
محمدؐ بن کثیر ہے مؤمن پاک — محبت رکھتا ہی با شاہ لولاک
یہ کہکر اس ولی نامور کو — محمدؐ کے وہین لے آیا گھر کو
محمدؐ نے جو یون مسلمؑ کو پایا — کر استقبال گھر اندر لے آیا
عبید اللہ کا تھا اسکو وہان ڈر — کیا تہخانہ رہنیکو مقرر
چھپا تہخانہ مین وہ ماہ کنعان — ہوا وہ کلبہ رشک ماہ کنعان

شہادت محمدؐ کثیر کی محفل مین عبید اللہ بن زیاد کے

عبید اللہ کو جو پہنچی یہ اخبار — کہ ہی گھر مین محمد کے وہ سردار
پکڑ اونہین محمد کو بلایا — بہت اس صاحب دین کو ڈرایا
کہا مت اپنے اوپر لے تو آفات — بتا مسلمؑ کو یا جیسے اٹھا ہات
کہا سنکے کہ مسلمؑ کا نہ لے نام — کہان تو اور کہان وہ دینکا امام
مین کیا ہون چیز اور کیا مرا جان — ہین اسپر ایسے لاکھون جان قربان
تجھے گر بغض ہے مجھ ناتوان سے — تو مین حاضر ہون میرے خاندان سے

دوات بیک تھی کھین رکھی وھانپر   تو گافر نے اُسے مارا اُٹھا کر
محمّد کی چلا پیشانی سے خون   ھُوا اُس خوبرو کا چہرہ گلگون
لگا کھنے کہ سُن ای بے حمیت   نھین سر پھوٹنے سے مجھکو دھشت
اگرچہ آج مین غرقِ لھو ھون   مگر دونون جہانمین سرخرو ھون
یہ کہ اُسنے چلایا تیغ پر ھاتھہ   تو اسکو آکے لپٹے قوم بدذات
غلام بیک وھان عبیداللہ کا تھا   کہ معقل نام جس گمراہ کا تھا
محمّد نے پکڑ معقل کی شمشیر   گرا اُن کافرون پر جسطرح شیر
پھنچکے جسکے سر اوپر لگائے   نگون سر کر کی دوزخکو بھیجائے
کہ ناگہ ھوکے وے ملعون مُضطر   گرے چارون طرفسے اسکے اوپر
مُوا ٹکڑے ھوا سجا بروہ نامی   ھوا فردوس کا جا کر مقامی

شہادت محمّد کثیر کے فرزند کی مجلس مین عبیداللہ بن زیاد کے

محمّد کا پسر تھا وھانپہ حاضر   جو دیکھا ہے پدر کا کام آخر
پکڑ اسوقت اس غازی نے تلوار   جھنّم کو بھیجائے تیئس سردار
گرے تب آ سپر آکر قوم غدّار   شہید آخر ھوا وہ نیک کردار
محمّد کے قبائل تھے جو باھر   جمع ھوائے سب اُس جاکے اوپر
کئے سب نے حصارِ کوفہ محصور   کھے ھمکو ھی تمسے جنگ منظور
محمّد کو ونھین باھر بھیجا دو   ھماری قوم کے چھتر کولا دو
وے سمجھے تھے محمّد نین مُوا ھی   عبیداللہ نے قید اسکو کیا ھی
غرض ھونے لگا دو طرفسے جنگ   ھوا عرصہ عبیداللہ پر تنگ

ہوا جب اسطرح کا بلوہٴ عام — نپٹ گھبرا گیا وہ زشت انجام
تو یکجا جمع ہو کر سارے کفّار — یہ بولے مصلحت کر آخر کار
قبائلمین نہین کوئی اِنکا سالار — محمدؐ اور پسر تھا اسکا سردار
سرِ اُن دونونکے کٹوا کر منگا دو — فصیل قلعے سے نیچے گرا دو
تب اسکی قوم مل کر دستِ افسوس — پھرے گئے اسجگہ سے ہوکے مایوس
کئے پھر اسطرح سے سارے کفّار — گرائے اُن سرونکو نیچے یکبار
خبر یہ سُن کے مُسلِمؑ پر ہوا غم — کہے اب مجھکو بھی مرنا ہی لازم
پکڑ نیزہ حمائل کر کے شمشیر — ہوا سوار اسپ نکلا گھر سے وہ شیر
تمامی شب پھرے کوفیمین وہ شاہ — جدھر جاتے تھے کوچے تھے سرراہ
طلاوہ پھرتا تھا قوم لعین کا — تحیّر کا تھا عالم شاہِ دینکا
کہ اسمین آگیا ابنِ کنانہ — اور اُسنے اِس بہادر کو پہچانا
کیا جا کر عبید اللہ کو آگاہ — کہ یہ مُسلِمؑ کھڑا ہی بر سرِ راہ
عبید اللہ نے نعمان کو بھجایا — وہ کافر فوج لے مُسلِمؑ پہ آیا
یہان مُسلِمؑ ہو گھوڑے سے پیادہ — چلے تھے ایک طرفکا کر ارادہ
چلے جو راہ تھوڑی ہو کے خورسند — تو دیکھے راستہ اودھر سے ہی بند
ہوئے ششدر وہ مردِ کبریائی — جو ایک مسجد وہان پر دی دکھائی
گئے مسجد کے اندر وہ نمازی — وہان حیرتمین تھے بیٹھے وہ غازی
کہے ای بھائی کہان مین تمکو پاؤن — یہ اپنا حال دل کیونکر سناؤن
ای بھائی دیکھہ مجھہ بیکس کا احوال — کیا ہے کوفیون نے میرا یہ حال

نکالی سُن پہر میر بیسے کینا
ای بهائی اب مجهے مُشکل هی جینا

نه کوئی یاور نه کوئی آشنا هی
فقط الله کا اب آسرا هی

غرض دن بهر تو مسجد مین رهے وه
جو آئی شام وهاں سے اُٹهه چلے وه

تو یک رستے مین دیکھے یون بہ تصریح
که ایک عورت هے بیٹهی پڑهتی تسبیح

کبهی وه نام لیتی هی خُدا کا
کبهی پڑهتی هی کلمه مُصطفیٰؐ کا

کها مُسلمؑ نے ای پاکیزه طینت
تو شاید هینگے از اهلِ محبّت

هُوا چاهی اگر کوثر سے سیراب
تو دے اِسدم مجهے یک جرعهٔ آب

یه کهتے هی وه جا پانی لے آئی
نپٹ شفقت سے مُسلمؑ کو پلائی

لگی کهنے که ای مردِ حق آگاه
یه بستی بد هی اپنے گهر کی لے راه

کها مُسلمؑ نے نہین مجهکو ٹهکانه
مین بیکس هون نگر هی یه بگانه

وه بولی ای جوان نیک فرجام
تو هی کس قوم کا کیا هی تیرا نام

کها مُسلمؑ نے مین یهان اجنبی هون
ستمکش نائب سبطِ نبیؐ هون

هون رشتے دار ختم الانبیاؐ کا
برادرزاده هون شیرِ خُدا کا

جگه مجهکو اگر تو آج دے گی
تجهے فردوس مین جاگه ملیگی

جو اُس زن نے پیمبرؐ کا سُنا نام
لگی رو نیکو مُسلمؑ کے قدم تهام

بهت شفقت سے اپنے گهر لے آئی
اور اُسکو ایک حجره مین چهپائی

هوئی جو شب پسر اُسکا گهر آیا
سُراغ اُسنے وهان مُسلمؑ کا پایا

تو اُسنے پیرزن سے یون کهی بات
که هیگا کون یه مهمان نکوذات

کها اُسنے یه شاهِ حق نما هے
یه نور دیدهٔ شیرِ خُدا هے

بنی هاشم کا یک سر دار هی یه
هی مسلم رضہ نام اِس خستہ جگر کا
کیا عورت کے بیٹے نے جو معلوم
گیا صبح عبید اللہ کے پاس
کہ تو هی کس لئے خوف و خطر مین
لعین نے یہ حقیقت سن جو پایا
سوار اُسکے دے پھر پانچ سو سا تھہ
گئی عورت کے گھر جب فوج بد ذات
وہ غازی سنتے هی گھوڑوں کی آواز
پہنچکر وار جس اوپر لگایا
یہان تک وهان لڑے وو میر اُمّت
عبید اللہ نے تب بھیجوایا پیغام
عجب مجھکو هی تیری مردمی سے
نہ مارا جائے تجھسے گروہ صفدر
یہ سنکر ابن اشعث یون پکارا
کہ ای مسلم رضہ تجھے اب امن جان هی
کہا مسلم رضہ نے تم اهل دغا هو
تمهارے قول کا کسکو یقین هی
یہ کھکر جا گرے اس فوج اوپر

رسول اللہ صلعم کا ناتے دار هی یه
یہ نائب هی پیمبر صلعم کے پسر کا
کہ هی مسلم رضہ یہی لاچار مغموم
کیا اظہار اس گمراہ کے پاس
هی مسلم رضہ شب سے بیٹھا میرے گھر مین
شتابی ابن اشعث کو بلایا
کہا هو جسطرح مسلم رضہ کو کر هاتھہ
هوئی مسلم رضہ اوپر اظہار یہ بات
پکڑ هتھیار نکلا در کو کر باز
نگون سر کرکے اسفل کو بھیجایا
کہ پائی ابن اشعث نے هزیمت
کہ نہین هوتا هی اتنا تیرسے کام
کہ بڑا تا نہین ایک هاشمی سے
تو مجھہ تک لا امان جان دیکر
طرف مسلم رضہ کے یون یک هانک مارا
تجھے حاکم نے بھی بخشا امان هی
ای اهل کوفہ تم سب بیوفا هو
مجھے اِس من کی خواهش نہین هی
جسے مارے دو حصے تھا برابر

جو دیکھے کوفیون نے اِنکی قوت
چڑھے جا پشت بام او پر وہ بے ننگ
وہ پیشانی جو تھی آئینۂ نور
پھر اسمین یک لعین نے سنگ چھوڑا
تھی ازبس جفائے قوم بے ننگ
وہ بیکس ہوکے لوہو بیچ سرشار
ہُوا جو پیاس سے دِل اُنکا بیتاب
یہ سُنکر ایک ضعیفہ نیک ایمان
لے آئے پیالا جو لب تک وہ بیتاب
کٹورہ مین گرے مُنہ سے بھی دندان
کہے بس ہوچکی اب زندگانی
عقب سے اسمین ایک مردود آیا
جو وہ نیزہ لگا اُس شاہِ دین پر
جو بن اشعب نے یون مُسلم کو پایا
لگا کہنے کو وہ مردود کافر
گر ابن معویہ سے کرتا بیعت
کہا مُسلم نے ای ملعون بدکار
کب اُس ملعون کی بیعت روا ہی
لگا کہنے وُہ کافر سُن کے یہ بات
وہ شیری وہ دلیری وُہ شجاعت
لگے چارون طرف سے مارنے سنگ
ہوئی از صدمۂ سنگِ جفا چور
لبِ لعل اُنکا اُس پتھر نے توڑا
وہ جسمِ پاک تھا اور بارش سنگ
ہو غشمین جا کے بیٹھے زیر دیوار
پکارا ای خدا یک جرعۂ آب
لے آئی پانی اُنکے واسطے وھان
ہُوا خون سے مُلبّب کاسۂ آب
نِکالا موتیون نے رنگِ مرجان
نہین قسمت مین میرے اب یہ پانی
اور اُنکی پشت مین نیزہ لگایا
گِرے غش کھا کے وہ روی زمین پر
عبیداللہ کے نزدیک لایا
کہ ای مُسلمؑ سزا پائے نہ آخر
تو کاہیکو تیری ہوتی یہ نوبت
سخن ایسا نہ کہیو پھر تو زِنہار
اِمام خلق سبطِ مُصطفےٰ ہی
کوئی لیجاؤ مُسلمؑ کا پکڑ ھات

فصیل قلعه پر لے اُسکو مارو
کہا مسلمؓ نے ای ملعون بد ذات
که یک دم بھی مجھی جینے نه دیگا
مگر یک بات مین کہتا ہون تجھکو
کہ ہو ٹک صاحب عدل و دیانت
یه جب مسلمؓ نے اُسکو کہہ سُنایا
لگا کہنے که یه ہیگا قریشی
جو کچھ ہو راز مت اس سے بیان کر
تو ابن سعد کو مسلمؓ بلا کر
سلاح و اسپ کو میرے بکا کر
دویم کوفی مجھے جس وقت مارین
کرم تو اتنا مجھ بیکس په کیجیو
سیوم مین نے لکھا ھی شاہ کو خط
نوشتے پر میرے وہ شاہزادہ
اُنھین لکھ بھیجیو ٹک میرا غم تو
مسافر تھا جو تیرا بھائی پیارا
عبیداللہ نے یه تقریر سُنکر
بکر ابن حمیرا تھا جو بد ذات
گیا لیکر کے پشت بام اوپر

شتابی اُسکی گردن کو اُتارو
یقین ھی مجھے تیرے سے یه بات
جفا جو کچھ ھی سو مجھ پر کریگا
مقرر کر دے ایسا شخص مجھکو
جو مین اُس سے کرون اپنی وصیت
تو عمر سعد کو اُس نے بلایا
بھی کہتا ھی یه اُن لوگون سے خویشی
وصیت جو کہ ہو اُس سے بیان کر
کہے اتنا تو میرا مدعا کر
جو کچھ ہو قرض مجھ پر سو ادا کر
بدن سے میری گردنکو اُتارین
کہ میری لاش کو لے مٹی دیجیو
حسینؓ ابن رسولؐ اللہ کو خط
کریگا یہانکے اُنکا ارادہ
یه کیجو پشت نامے پر رقم تو
تو اُسنے بوجھ منزل لیا اُتارا
دیا قتل اُسکے کو حکم مُقرر
چلا وہان سے وہ مسلمؓ کا پکڑ ہات
چلا وہ سگ جو اُس ضرغام اوپر

اٹھایا جونہین اُسنے تیغ کا ہاتھہ
تو اُس ملعون کا خشک ہو گیا ہاتھہ

اُٹھا پھر تیغ لے ایک اور قاتل
یہ چاہا جو کرے مُسلم کو بسمل

نظر آئی اُسے شکل پیمبرؐ
جگر پھٹ کر گرا روئے زمین پر

کھڑے تھے وہانپہ سلطانِ امامت
کلام اللہ کی کرتے تلاوت

عبیداللہ نے سُن اس بیان کو
بھیجا یا بکر نامی بِک جوانکو

سو اس کافر نے اکروا رمارا
سرِ اقدس کو تن پر سے اُتارا

بدنکو بامِ کوشک سے گرایا
سرِ اُنکا شام کے جانب بھیجایا

ملایک مین اُٹھا ایک شور ماتم
الم سے پشت گردون ہو گئی خم

مچا شور قیامت قدسیان مین
پڑا ماتم کا غل کروبیانمین

کیا اعدا نے جب یہ ظلم جانسوز
مہ ذیحجکا تھا وہ تیسرا روز

فاتحہ مجلس کے اختتام مین

عزادارو نہین اب باتکا وقت
یہ ہی ماتم کا اور صلوات کا وقت

پڑھو تم فاتحہ روحِ نبیؐ پر
علیؑ پر اور اولادِ علیؑ پر

پڑھو صلوات بر شاہ ھُدا تم
اُٹھاؤ صدق سے دستِ دعا تم

خداوندا بحق خون شبیرؑ
کہ مارا ہی جسے بے جرم و تقصیر

الٰہی واسطے اُنکے جو معصوم
گئے دنیا سے ہو مسموم و مظلوم

الٰہی واسطے ستر دو تن کے
الٰہی واسطے اُنکے محن کے

رہے روشن چراغ دین وآئین
شتابی ہو خروج مہدئے دین

سلامت رکھہ جو ہین سلطان اسلام
رہی ہاتھہ انکے مین فرمان اسلام

جو ختم الانبیاؑ کی ہوویں اُمّت
اُنھونکی مغفرت ہو در قیامت

ہر یکدم اُنکی ہو مُشکل کشائی
جو قیدی ہوویں وے پاویں رہائی

ہر ایک بیمار کو جلدی شفا ہو
ہو جسپر دین جلدی سے ادا ہو

مُسافر جو ہین وہ گھر بار پہنچین
سلامت حاج اور زوّار پہنچین

ملے ہر یک کو عزّ و جاہ و حشمت
نصیب اُنکے مین ہو حج و زیارت

جو حاضر ہُونگے اِس بزم بکا مین
شریک سب کے جو ہونگے عزا مین

ہوین ہین جتنے حاضر اور غائب
بر آوین اُنکے مقصود و مطالب

جو ہے اِس مجلسِ ماتم کا بانی
وہ پاوے مدعاء دوجہانی

خصوصاً جو کہ ہی بانی تالیف
ہوا جسکے سبب یہ نسخہ تصنیف

رہی اُسپر کرم شیر خُدا کا
ملے سایہ لواءِ مُصطفیٰؐ کا

دو عالم بیچ وہ مقصود پاوے
جو اُسکا مطلب دل ہو بر آوے

مُصنّف اُسکا ہو خالق کا منظور
رہے دونون جہانمین شاد و مسرور

مجلس چھٹی حضرت مسلمؑ کے فرزندونکی شہادتکے بیانمین

بیان جو مجلس ششم کا آیا
غم فرزند وہ آ سینے مین چھایا

ہُوا پھر خون دل آنکھون سے جاری
جگر کرنے لگا پھر دم شُماری

مُجھے اِس غم مین کب تاب بیان ہی
قلم با دو زبان قطع اللسان ہی

قیامت پر قیامت پھر کھڑی ہی
مُصیبت پر مصیبت آپڑی ہے

الم پر ہی الم نے مُنہ دکھایا
جگر نے داغ پر ہی داغ کھایا

ذرہ ای حاضران وقت مدد ہی
حدیث من بکا تمکو سند ہی

اگر چاہو تم اپنی رستگاری
کرو آنکھون سے تم ٹک اشکباری

سقیمون کی سقیمی کو کرو یاد
یتیمون کی یتیمی کو کرو یاد

اگر یہ ماجرا لکھون بہ تفصیل
تو ہوتا ہے قلم صور سرافیل

یہ حال انکا ہے جو حیدر کی جان تھے
یتیم و بیکس و بی خانمان تھے

اُٹھا طفلی مین سایہ جنکے سر کا
پڑا پردیس مین ماتم پدر کا

پسر مسلمؑ کے تھے وہ نیک فرجام
محمدؑ اور ابراہیمؑ تھا نام

عبیداللہ نے جب مسلمؑ کو مارا
سر اُس مظلوم کا تن سے اُتارا

کہا جا کر کسی نے اُس سے اُس آن
کہ یہان مسلمؑ کے دو بچے ہین پنہان

جو ملعونون نے یہ اخبار جا دی
کیا یہ اُسنے کوفے مین منادی

کہ جسکے گھر مین ہون مسلمؑ کے اطفال
کرے حاضر یہان لا کر وہ فی الحال

وگرنہ جسکے پاس اُنکو سنونگا
اُسے گھر بار سے غارت کرونگا

لکھا ہے راویون نے یون یہ احوال
کہ تھے جس شخص کے گھر مین وہ اطفال

تھا قاضی کوفے کا وہ نیک فرجام
شریح اُس مرد با ایمان کا تھا نام

برس سات آٹھ کے تھے دونون مظلوم
نتھا مرنا پدر کا اُن کو معلوم

جو قاضی اُس دن اُنکے پاس آیا
نہایت پیار سے چھاتی لگایا

پھرا تا تھا اُنھون پر دست شفقت
گلے سے تھا لگاتا از محبت

خیال اُنکی یتیمی کا جو آیا
تو اشک آنکھون مین قاضی کے بھر آیا

کہا اُن بچون نے ای شخص مقبول
یہ رونا کیا ہے تیرا غیر معمول

کرے ہے آج کچھ ایسی شفقت
یتیمون سے کرے ہین جون محبت

مگر ہم پر ھوئی غم کی سقیمی — پڑی شاید ہمارے پر یتیمی
یہ سن آنسو ھوئے قاضی کے جاری — لگا کرنیکو وہ فریاد زاری
کہا مسلم ہوا جنت کا راہی — پڑی تم پر یتیمی کی تباہی
پدر کا حال سنکر ہو کے مغموم — لگے فریاد کرنے دونون مظلوم
گلے مل مل کے روئے دونون بھائی — پیمبر کی لگے دینے دوھائی
یہ کہتے تھے کہ ای چرخ ستمگر — روا کب ھی یہ ظلم و جور ہم پر
کہان کا یہ نکالا تو نے کینہ — چھڑایا ہم سے کیون شہر مدینہ
اٹھایا سایہ ہم بچون کے سر کا — کیا پردیس مین لا بے پدر کا
جو دیکھا قاضی نے بچونکی فریاد — لگا کہنے کرو مت داد بیداد
تمہاری کھوج مین ھین قوم اشرار — کہین پہنچین نہ ان لوگون کو اخبار
یہ سن کر ان یتیمون کے اڑے ہوش — رہے حیرت زدہ وے ہو کے خاموش
ھوئی جب شب تو وہ قاضی دیندار — دیا ھر ایک کو تب پنجاہ دینار
اسد تھا اسکا ایک فرزند دلخواہ — کیا اسکے تین بچون کے ہمراہ
کہا ایک قافلہ اوترا ھی باہر — مدینے کے طرف وہ ھی مسافر
تو انکو لیکے جا سردار کو سونپ — وھان کے کاروان سالار کو سونپ
اسد نے لیکے ان دونون کو ھمراہ — وھان سے شہر کے باھر کی لی راہ
ھوا تھا قافلہ اس جا سے راھی — نظر پڑتی تھی دور اسکی سیاھی
اسد کہنے لگا ای شاہزادو — وہ دیکھو قافلہ ھی ای خوزادو
قدم جلدی اٹھاؤ ھی یہی راہ — شتاب اس قافلے کے ھو لو ھمراہ

دعا کر اُسکو تب وے برگزیدہ چلے اودھر کو ہوکر آبدیدہ
ہوئے جب وہان سے تھوڑی دور راہی نظر سے تب ہوئی غائب سیاہی
قضا تھا بنے تھے تار عمر کوتاہ جدھر جاتے اودھر ملتی نتھی راہ
ہوا اِتنے مین اُس جا پر قضارا عُبید اللہ کے لوگونکا گذارا
یتیم اُن لوگون کے جو ہاتھ آئے عُبید اللہ کے نزدیک لائے
اُسے رحم اُن غریبون پر نہ آیا وہین لیکر وہ زندانمین بھیجا یا
تھا زندان خانے اوپر جو کہ معمور تھا اُس مرد خدا کا نام مشکور
وہ اہل دل نہایت با خدا تھا مُحب اہل بیت مُصطفیٰ تھا
کیا غُربت پر اُنکی اشکباری نپٹ کرنے لگا خدمت گذاری
ہوی جو شب تو وہ مرد نکوذات چلا کوفیکے باہر اُنکو لے سات
گیا میدانمین لیکر انکو ہمراہ بتائی قادسیہ کی انھین راہ
کرا اُنکے حال پر یون جان فشانی دئی انگشتری اپنی نشانی
کہا تم قادسیہ مین جو جاؤ نشانی میری بھائیکو دکھاؤ
دل و جان سے تصدق جائیگا وہ مدینے تک تمھین پہنچائیگا وہ
دُعا کرکے اُسے دونون برادر چلے اُس راستے پر شاد ہُوکر
قضا نے پھر انھین رستہ بھلایا نصیبہ پھر اُسی جاگہ پہ لایا
سحر اُسمین ہوئی وہان پر ہویدا ہوئے آثار روز ظلم پیدا
جو دیکھا اُن یتیمون نے نظر بھر ابھی ہینگے اُسی جاگہ کے اُوپر
تو وہ مظلوم کرتے نالہ و آہ چلے ہین وہان سے یک جانبکی راہ

تھا مارے پیاس کے دل اُنکا بیتاب
وہ پانی لیکے ہاتھونمین وے مظلوم
پدر کی تشنگی اسمین پڑی یاد
کبھی تھے باپ کی فرقت مین روتے
جو اس چشمہ سے نکلے دونو بھائی
یہ بیکس تھے جو دلمین خوف کھائے
وہ اس جا مثلِ زکریّا تھے بیٹھے
غریبی اپنی پر کرتے تھے زاری
کبھی تھے مارتے چھاتی اُپر ہات
کہ گویا اس گھڑی بے خانمان ہین
ہے اسدم تجھمین ہمنے سر چھپایا
اگر تو آج ہی ہمکو چھپاتا
جہان مین تو پھلا پھولا رہیگا
یہ کہتے تھے وہان وے دونو بھائی
نظر آئین جو شکلین اُنکی در آب
لگی کہنے کہ ای خلاق اکبر
یہ دونو درج قدرت کے گہر ہین
یہ کہکر آنکھ جو اوپر اٹھائی
لگی کہنے وہ عورت نیک فرجام

نظر اُنکو پڑا ایک چشمۂ آب
لے آئی تھے ابھی مُنہ تک وہ مغموم
گرا پانی لگے کرنے کو فریاد
کبھی تھے اپنے دُکھہ مین جان کھوتے
دیا ایک پیڑ خالی وہان دکھائی
درخت کہنہ کے اندر در آئے
شجر مین مالک طوبیٰ تھے بیٹھے
پدر کے یاد مین آنسو تھے جاری
شجر سے رو رو کہتے تھے کبھی بات
مگر ہم مالکِ نار و جنان ہین
ترا سایہ ہی یا اللہ کا سایہ
ہمین ہے شر اعدا سے بچاتا
عدنکا حشر مین طوبیٰ بنیگا
جو پانی کو کنیزک وہان پہ آئی
ہوی وہ نیک زن حیرت سے بیتاب
یہ کیسے عکس ہین پانی کے اندر
کہ پانی مین چھپے شمس و قمر ہین
نظر آئے اُسے یہ دونون بھائی
کہ تم یہان کون ہو کیا رکھتے ہو نام

یہان پر کس لئے تم نوحہ گر ہو ملک ہو آسمانکے یا بشر ہو
تمھاری شکل و صورت زرد کیون ہے جمی منہ پر تمھارے گرد کیون ہے
تمھاری مان نہین جو گھر بٹھاوے تمھاری منہ سے مٹی کو دھلاوے
وہ بولے ای زن پاکیزہ طینت تجھے ہم کیا کہین اپنی مصیبت
غریب و بیکس و بے یار ہین ہم رسول اللہ کے ناتے دار ہین ہم
ہمین اعدا نے ہی گھر سے نکالا ہمارے باپ کو بھی مار ڈالا
کہا تب جاریہ نے ای خوزادو نہ بیٹھو اس جگہ ای شاہزادو
میری بی بی نہایت باخدا ہے تمھارے نام کے اوپر فدا ہے
اٹھو یہان سے نہ لاؤ جیمین وسواس تمھین لے چلتے ہون مین مومنہ پاس
تمھارے دکھ وہ اپنے سر پہ لیگی تمھارے بدلے اپنی جان دیگی
وہ شفقت مثل خواہر کے کریگی حمایت مثل مادر کے کریگی
غرض جب وہ کنیز نیک اوقات گئی گھر اپنے ان دونون کو لے سات
یہ کہہ در پر سے بی بی کو پکاری کہ ای بی بی زہی قسمت تمھاری
تمھارے گھر مین ہین شہزادے آئے یہ دیکھو دینکے صاحب زادے آئی
ای بی بی عاقبت اپنی بناؤ اس آفت بیچ انکے کام آؤ
یہ سنتے ہی وہ بی بی غمکی ماری برہنہ سر سے دوڑی کرتی زاری
یتیمون کو لے آئی گھر کے اندر لگی رونے دکھ انکے پاؤ بر سر
کھلا کھانا انھین حجرہ مین لائی بہت شفقت سے دونو کو سلائی
پھر اس دروازہ کو باہر سے کر بند تھے بیٹھے سوچ مین وہ غمکی پابند

خدا سے بس یہ کرتی تھی مناجات
کہ میری آبرو اب ہی تیرے ہات

نپٹ ہی ظلم کوفے کے نگر مین
یہ ہین مظلوم مجھ بیکس کے گھر مین

گھر اپنے مین نے ہی انکو چھپایا
سر انکا ساتھ اُنکے ہی لگایا

الٰہی اسمین میری ابرو رکھہ
نبیؐ کے آگے مجھکو سرخرو رکھہ

یہ زن کہتی تھی پھر وہ نیک فرجام
جو گذرا روز آئی سر او پر شام

تھا شوہر اُسکا حارث نام مشہور
سو گھر آیا نپٹ محنت مین ہو چور

یہ اُس بی بی سے وہ بولا ہی ناپاک
کہ مین تھا آج سارا روز غمناک

بچے مُسلمؓ کے بیکس ڈھونڈتا تھا
تلاش انکی مین سارا دن پھرا تھا

بہت ڈھونڈھا نہ آئے میرے وہان
مُوا گھوڑا میرا ہیہات ہیہات

کہا عورت نے ای مردود ناکام
تجھے مُسلمؓ کے فرزندون سے کیا کام

مُقرب ہین وے بنتِ مُصطفیٰؐ کے
یگانہ ہین علیؓ مُرتضیٰؓ کے

تو جنکا کلمہ گو اب ہی کھاتا
ہی انکا اُس نبی اللہ سے ناتا

یہ باتین کہی تھی اُس سے وہ بیتاب
جو سویا وہ لعین بر بستر خواب

وہ عورت رو رو کرتی تھی مناجات
کرای میرے خدا رکھلی میری بات

مجھے انجام بد ہوتا ہی معلوم
کہ ہین یک گھر مین ظالم اور مظلوم

یہ رو رو کہتی تھی وہ بی بی بیتاب
یتیمون نے جو دیکھا اسمین یہ خواب

کہ جنت مین نبیؐ و مرتضیٰؓ ہین
ہین زہراؓ اور حسنؓ المجتبیٰ ہین

اُنھونکے مُسلمِؓ بیکس بھی ہی سات
ہی کہتا ان یتیمون سے یہی بات

کرای بچو کرو مت آہ و زاری
ہے تم پر آج کا دن اور بھاری

یہ دو دن غم کی بھی گذرے ہین جاتے
جہانمین ہوں وہان تم بھی ہو آتے
اُٹھا اُس خواب سے چھوٹا جو بھائی
پدر کی غم مین اُسنی دھوم اُٹھائی
کہا بھائی بڑے سے اپنا وہ خواب
تو اس سے وہ لگا کھنے ہو بیتاب
ای بھائی مین نے بھی دیکھا یہی ھے
مجھے بھی خواب مین گذرا یہی ھے
یہ کھکر پھر لگے یکبار رونے
لگے با دیدۂ خون بار رونے
یہ غوغا سُنتے ہی چونکا وہ خونخوار
گیا حجرے مین وہ ملعون غدار
نظر اسکی پڑی جب اُنکے اوپر
کہا تم کون ہو حجرے کے اندر
وہ بولے فاطمہؑ کی جان ہین ہم
تیرے گھر رات سے مہمان ہین ہم
یہ سُن حارث کتین غصہ جو آیا
اُنھین حجرے کے باہر کھینچ لایا
وہ عورت غم سے بس تھی دنگ بیٹھی
تحیر سی تھی مثل سنگ بیٹھی
جو دیکھا بیکسونکا اُسنے یہ حال
گری حارث کے جا قدمو نپہ فی الحال
لگی کھنے کہ سُن ای دشمن دین
یہ کیا ایمان ہی تیرا کیا ہی آئین
نہ چھو اُنکو نبیؐ کے لال ہین یے
نپٹ اسدم پریشان حال ہین یے
نہ چھو اُنکو یہ مجھ بیکس کی جان ہین
یتیم و بیکس و بے خانمان ہین
نہ چھو زہراؑ کے گھر کے پالے ہین یہ
قیامتمین چھڑانیوالے ہین یہ
نہ چھو مجھ دل جلی کی جان ہین یہ
نہ جان بلکہ میرے ایمان ہین یہ
اِنہین تھا مین نے اپنے گھر بلایا
اِنھین تھا مین نے حجرے مین سلایا
نکر شرمندہ مجھکو مصطفیٰؐ سے
نکر نادم مجھے خیر النساؑ سے
نہ دے اِنکے تئین آزار ظالم
عوض اِنکے تو مجھکو مار ظالم

غرض وہ بی بی بھتیرا پکاری — نہ اُسکے دلمین اُسکی آئی زاری
پکڑ کر اُنکے زلفین کھینچتا وہ — فرات اوپر وہاں سے لے گیا وہ
لئے اُنکو چلا جاتا تھا بدخواہ — وہ عورت پیٹتی جاتی تھی ہمراہ
لب دریا لیجا اُنکو وہ کافر — چلائے تیغ اُنکے قتل اوپر
یہ اس عورت نے جی سے ہاتھ اُٹھایا — لے اپنے کو یتیمون پر گرایا
جو زخم آتا تھا اپنے پر تھی لیتی — عوض اُنکے تھی اپنی جان دیتی
غرض یہانتک ہوی زخمی کہ مرگئی — جو اُس بی بی نے ٹھانی تھی سو کرگئی
حمایت والی اُنکی جب گئی مر — تھا اُسکا ایک بیٹا نیک اختر
تو حارث نے بلا کر اُس پسر کو — دیا شمشیر اُس نور البصر کو
لگا کھنے کہ ای فرزند جاکر — سِر اُن دونون یتیمون کے جدا کر
جو اُس فرزند نے وہ تیغ پائی — اُسی کافر اوپر پھر کر لگائی
لعین نے تب کیا ظلم دوبارا — وہ تیغہ لیکے بیٹے کو بھی مارا
عزیزو دیکھو ٹک اِس جایہ ہیہات — عجب مومن تھی وہ بی بی نکو ذات
بیان کیا کیجیئے کیا نیک دم تھی — تھی عورت پر عجب ثابت قدم تھی
خدا جسکو ہی کرتا نیک انجام — تو اُس بندے سے وہ لیتا ہی یہ کام
وہ جس بندے اوپر کرتا ہی شفقت — رکھے ہے اُسکے دلمین یہ محبت
محبت جسکو ہی اُس خدا سے — غنی ہی وہ متاع دوجہان سے

رابعہ کی حکایت مین

مسلمانو ذرہ دو ساتھ میرا — ٹک اُس غم مین نہ چھوڑو ہاتھ میرا

ذرہ تم ساتھ دو مجھہ مبتلا کا
کہ ہی اب عزم میرا کربلا کا

حضوری مین ہون اب تمکو لیجاتا
ضریح پاک ہون تمکو دکھاتا

مصیبت سے مگر گھبرائیو مت
ذرہ رونے سے تم اُکتائیو مت

سمجھہ تو جسکو دعوی ولا ہی
مقام اُسکا بیابان بلا ہی

بلا اسواسطے بادوستان ہی
کہ زر کو آتش سخت امتحان ہی

روایت ہی کہ یک بی بی نکو ذات
تھی جاتی کربلا کو کاروان سات

تھا اُس بی بی کا شوہر وہان پہ ہمراہ
اور ایک فرزند بھی تھا اُسکا دلخواہ

جو آئی ایک جنگل مین قضارا
ہوا اس قافلے کا وہان گذارا

ہُوا ایسا زمانے کا وہان پھیر
کہ اُسکے طفل کو آلے گیا شیر

جب اُسکے ہو گئے یون گود خالی
لگے یون کہنے وہ فرزند والی

ای بیٹا مجھکو نہین کچھہ غم تمہارا
تمھین اصغر کے اوپر مین نے وارا

مجھے یاد آویگی جب تیری اُلفت
کرونگی یاد بانو کی مُصیبت

میرے دلکو جو یون بھی تو نے بھولا
کرونگی یاد مین اصغرؑ کا جھولا

تھا اُسکتین ابھی فرزند کا غم
دکھایا جو فلک نے پھر نیا غم

کہ پھر یک شیر اُس جنگل کے آکے
اوٹھا کر لے گیا شوہر کو اُسکے

ہوا شوہر بھی اُسکا جب کہ فانی
لگے یون کہنے وہ بی بی نمانی

کیا فرزند کو اصغرؑ پہ صدقے
کیا تیرے تئین اکبرؑ پہ صدقے

نہ غم شوہر کا تھا نی یاد فرزند
تھی اپنی آرزو مین آرزومند

چلے جاتے تھے در حال تباہی
نہ کچھہ کہتے تھے جز شُکر الٰہی

اگر سایہ کسی جا پر تھے پاتے
تو یک لحظہ وہان تھے بیٹھہ جاتے

جب اُس پر پیاس کی ہوتی تھی بیداد
کرے تھی تشنگی شبّیر کی یاد

تھی یک تو آگے ہی اُس پر یہ آفت
کیا پھر رہزنون نے اُسکو غارت

لُٹی اسطرح سے وہ نیک فرجام
نہ کچھہ باقی تھا جز اللہ کا نام

ہوئی جب اُس بچاری کی یہ نوبت
کئی برگ شجر لے ستر عورت

اجل ٹھانی دل غمناک اوپر
اُوسی جنگل مین بیٹھے خاک اوپر

نہ کھانا تھا نہ پانی تھا نہ سونا
فلک تھا اوڑھنا مٹی بچھونا

جو آدھی رات اُس میدان مین آئی
تو کیا ہوتا ہی اسرار خدائی

وہان پر آئی یک بی بی نکو ذات
لگی کہنے ضعیفہ کا پکڑ ہات

پڑا ہی گو کہ یہ غم تیرے اُوپر
پڑا ہی ثابت قدم مت ہونا مضطر

اُٹا کر اُسکے سر اپنے ردا کو
چلی پھر سونپ کر اُسکو خدا کو

کھلے اُس مومنہ کے چشم باطن
ہوا اسطرح سے دل اُسکا روشن

کہ اس نے جو قدم آگے اُٹھایا
نظر وہان روضۂ شبّیر آیا

کھلی جو آنکھہ اُسکے ایک باری
نظر آئی وہان شہ کی سواری

تو اُسنے اشک آنکھون سے بہایا
رکاب شاہ پر جا سر جھکایا

کہا تب شاہ نے ای غم رسیدہ
ہوا اسطرح سے یون آب دیدہ

تو کیون اس جا پر اتنی جلد آئی
مین خود کرتا تھا تیری پیشوائی

ابھی اُس شاہ کے قدمون اوپر تھی
رکاب اُسکے پہ رکھی چشم تر تھی

جو حور جنّت کی آ وہانپہ پکاری
کہ کوئی ہی یہان زہرا دُکھاری

کہ اسکے دیکھنے کو اس جگھہ پر — عدن سے آئی ہین بنت پیمبر
ضعیفہ نے جو زہراؑ کا سنا نام — لئے جا دوڑ کے اسکے قدم تھام
کہا زہراؑ نے سن ای نیک ایمان — ہے تیرا مجھ نبی زادی پر احسان
یہ فرما کر کہی پھر اس سے یہ بات — کہ سن ای مؤمنہ پاکیزہ اوقات
جو کوئی کرتا ہی کچھ احسان ہم پر — لٹا دیتا ہی مال و جان ہم پر
نہین ہم دیکھہ سکتے اسکو ناشاد — مشقت اسکی نہین کرتے ہین برباد
جو دنیا چاہے تو دنیا ہین دیتے — جو عقبیٰ چاہے تو عقبےٰ ہین دیتے
یہ کہکر اسکا وہ فرزند و شوہر — منگایا اس نبی زادی نے وہان پر
کرم سے پھر کیا اسکو عنایت — کہی مین نے کئے انکی حمایت
انہین جنگل مین تھا جب لے چلا شیر — وہان پہنچا تھا وہ اللہ کا شیر
انہین اس شیر سے وہان پر چھڑایا — حمایت کرکے دونون کو بچایا
کیا جب دہرون نے تجھکو غارت — پڑی جب تیرے سر اوپر یہ آفت
عبادت کو تیرے زینب تھی آئی — ردا مین نے تجھے اپنی بھجائی
عزیزو اس مصیبت کا یہہ پھل ہی — ہر ایک آفت کو یہان نعم البدل ہی
جو کوئی اس غم سے رویا یا رولایا — ہی اسپر چادر زہراؑ کا سایا
صفا رہنے دے یہ مذکور فی الحال — یتیمونکا ابھی باقی ہی احوال

حضرت مسلمؑ کے فرزندونکے شہادتکی بیان مبین

جب اس حارث نے بیٹے کو جو مارا — غلام اپنے کو وہان آ کر پکارا
برہنہ ہاتھہ مین دے اسکے شمشیر — کہا مار ان یتیمون کو نکر دیر

جواس بندے نے وہ شمشیر پایا ۔ تھا اُس عورت نے شیر اُسکو پلایا
اُٹھا جب دل سے اُسکے شیر کا جوش ۔ گرا ھی کے حارث پر وہ باہوش
تواُس ملعون نے لیکر اُسکی تلوار ۔ غلام باوفا اوپر کیا وار
بدن اُسکے پر ایسا زخم مارا ۔ کہ وہ مظلوم جنّت کو سدھارا
چلا تب وہ لعین زشت کردار ۔ یتیمون کے اوپر خود لیکے تلوار
جو چھوٹا تھا اُسے آگے بُلایا ۔ گلے پر اُسکے تیغ کو اُٹھایا
بڑا بھائی پکارا ہاے غدار ۔ میرے آگے نہ چھوٹے بھائی کو مار
میرے جیتے نہ تو اس پر ستم کر ۔ یہ پہلے سر میرا تن سے قلم کر
یہ سُن حارث اُٹھا کر چھوٹے سے ہات ۔ بڑے بھائی او پر دوڑا وہ بدذات
تو چھوٹا بولا ای ملعون بدکار ۔ میرے جیتے بڑے بھائیکو مت مار
غرض کہنا نہ اُس کافر نے مانا ۔ مصمّم قتل اُنکا دل مین ٹھانا
تو بیٹھے خاک پر وے دونون بھائی ۔ ھر ایک نے سجدے کو گردن جھکائی
وہ بولا مین تمہین فرصت نہ دونگا ۔ تمہین سجدے کی مین مہلت نہ دونگا
یہ کہکر جا بڑے بھائی کو مارا ۔ سر اُس بیکس کا گردن سے اُتارا
تو چھوٹے بھائی نے وہ سر اُٹھایا ۔ لپیٹ اپنے کلیجے سے لگایا
کہا ای بھائی مت اُلفت کو توڑو ۔ مجھے تنہا نہ اِن لوگون مین چھوڑو
یہ کہکر بولا حارث سے وہ مظلوم ۔ کہ اب مت دیر کر اے مرتد شوم
فلک آفت کا مجھپر ٹوٹتا ہے ۔ جنم کا ساتھ میرا چھوٹتا ہے
کیا تب اُسنے یہ ظلم آشکارا ۔ کہ اس بیکس کے بھی سر کو اُتارا

تون کو اُنکے دریا مین بہایا | سرونکو لیکے حاکم پاس آیا
سرونکو دیکھه عبیداللہ پُکارا | کرہی کافر عبث کیون انکو مارا
ذرہ رحم ان یتیمون پر نہ آیا | جوانن کے حلق پر تیغہ چلایا
اُٹھا کیونکر یہ ای ظالم تیرا ہاتھہ | نہ اُسدم خشک تیرا ہوگیا ہاتھ
نہین ان بیکسون کو تونے مارا | کیا تونے قیامت آشکارا
نہین مارا انھین ای وای کوفی | کیا شمس و قمر تونے کسوفی
یہ ظلم اس پر ہوا جب ناگوارا | کیا مجلس مین بے یک کو اشارا
کہ حارث کو لیجا دریا پہ مارے | بدن سے اُسکے بھی گردن اُتارے
یتیمونکی سرون کو لیکے جاوے | طرح لاشونکے انکو بھی بہاوے
عزیزو کیسے کافر تھے وہ گمراہ | جو رحم آیا تو یہ سُبحان اللہ
نہ لاشونکو گڑانیکا دیا حُکم | سرونکو بھی بہانیکا دیا حُکم
غرض اُسنے سرونکو جو اُٹھایا | تو دونون لاش نے گردن نکالا
کٹے ان گردنون سے مل گئے سر | وُہین پھر ڈوب گئے پانی کے اندر
غرض سر دی چکا دریا مین جو ڈال | ہوا اس کام سے وہ فارغ البال
تب اُسنے حارث بیدینکو مارا | چُھرے لے بند بند اُسکا اُتارا
اُسے بھی پانی کے اندر دیا پھینک | تب اُسکو موج نے باہر دیا پھینک
یتیمون کو ملی جنت کی شاہی | ہوا قاتل رہ دوزخ کا راہی

فاتحہ اختتام مجلس مین

عزادرو نہین اب بات کا وقت | یہ ہی ماتم کا اور صلوات کا وقت

پڑھو تم فاتحہ روح نبی پر — علیؑ پر اور اولاد علیؑ پر
پڑھو صلوات بر شاہِ ہُدا تم — اُٹھاؤ صدق سے دست دُعا تم
خُداوندا بحق خون شبیرؑ — کہ مارا ہی جسے بے جرم و تقصیر
الٰہی واسطے اُنکے جو معصوم — گئے دنیا سے ہو مسموم و مظلوم
الٰہی واسطے ستّر دو تن کے — الٰہی واسطے اُنکے محسن کے
رہے روشن چراغ دین و آئین — شتابی ہو خروج مہدی دین
سلامت رکھ جو ہین سُلطان اسلام — رہے ہاتھ اُنکے مین فرمانِ اسلام
جو ختم الانبیاؐ کی ہووین اُمّت — اُنھونکی مغفرت ہو در قیامت
ہر ایک دم اُنکی ہو مُشکل کشائی — جو قیدین ہوویں وے پاوین رہائی
ہر ایک بیمار کو جلدی شفا ہو — ہُو جسپر دین جلد ہی سے ادا ہو
مُسافر جو ہین وہ گھر بار پہنچین — سلامت حاج اور زوّار پہنچین
ملے ہر ایک کو عزّ و جاہ و حشمت — نصیب اُنکے مین ہو حج و زیارت
جو حاضر ہونگے اس بزمِ بُکا مین — شہ بیکس کے جو ہینگے عزا مین
ہووین ہین جتنے حاضر او رغائب — بر آوین اُنکے مقصود و مطالب
جو ہی اس مجلس ماتم کا بانی — وہ پاوے مدعاء دوجہانی
خُصوصاً جو کہ ہی بانی تالیف — ہُوا جسکے سبب یہ نسخہ تصنیف
رہا سپر کرم شبر خُدا کا — ملے سایہ لوائے مُصطفےٰ کا
دو عالم بیچ وہ مقصود پاوے — جو اُسکا مطلب دل ہو بر آوے
مُصنف اس کا ہو خالق کا منظور — رہے دونون جہانین شاد و مسرور

مجلس ساتوین حضرت امام حسین علیہ السلام کے روانہ ہونیکی مکہ معظمہ سے طرف ملک عراق کے اور شہادت حر بن ریاحی اور انکے موالیون کی اور بعضے راہ کے سرگذشت کے بیان مین

کیا جب مجلس ہفتم کو تحریر — مصیبت کی اٹھائی دل نے تقریر
عزادارو میرے ٹک آؤ ہمراہ — کہ مین لیتا ہون بیت اللہ کی راہ
جسے ہو خواہش حج و زیارت — کرے وہ اسگھڑی میری رفاقت
جہانمین لے چلا ہون آج تمکو — حضوری وہان کی ہے معراج تمکو
ذرہ دیکھو تو کس کا تمکو دم ہی — تمہارا اس جگہ اسدم قدم ہی
بدانسان سیر چمن یہان کا سفر ہی — کہ یہان باغ عدن مد نظر ہی
ملے ہی دین دنیا کا یہان راج — یہان یک پتھر مین ملتے ہین دو کاج
مگر آنکھون سے ٹک آنسو بہاؤ — ذرہ یہان آبرو سے ساتھ آؤ
ہی آخر طوف کعبہ یہان عزامین — ثواب حج اکبر ہی بکا مین
نہ مین حج و زیارت کو ہون جاتا — شہ بیکس کے رخصت کو ہون جاتا
بنا کر بیت معنی کو سیہ پوش — غم و ماتم لے ہمراہ دوش بر دوش
رقم کرنے کو حال رخصت شاہ — لیا خامے نے بیت اللہ کی راہ
رقم کرنے لگا جو غم کا نامہ — بہا خون سیہ از چشم خامہ
جو تھین یہ نقشۂ تحریر دیکھا — پلک دل نے سوئے تقدیر دیکھا
بجا ہی گو جگر ہی خون بہاتا — امام الناس ہی کعبہ سے جاتا
لکھا ہی راویون نے یون یہ مذکور — کہ تھا کعبے مین وہ اللہ کا نور
وہین مسلم رض کا خط کوفے سے آیا — شہ بیکس کو تھا اسمین بلایا

نوشتہ پڑھتے ھی وہ شاہ زادہ
کہا لوگون نے تب ای شاہ عالی
یہان پر محنت و غم و رہو تم
شرف یہانکا ھی تجہ حق کے امین سے
پدر تیرے کا یہان نام و نشان ھی
تیرے جانے سے ھم بے سر کے ہونگے
ھمین یہان راہ حق دکھلائیگا کون
نجا کعبے سے جای حیدر کے ثانی
تیری فرقت مین ھم کیونکر نہ روین
یہ سن اظہار ان لوگونکا وہ شاہ
تمہین ظاہر ھی یہ معنی روشن
نظر اتی ھی اب مجھکو یہ صورت
شہادت ھی میری نزدیک ائی
فلک اب مجھکو ھی افت دکھاتا
مین اب صابر ہون بر امر الٰھی
شہادت کی جسے اب ارزو ھو
کرو نہین گرچہ کعبہ مین سکونت
جوائی فوج یہان اھل ستمکی
یہ فرما کر وہ بس نور الٰھی

کیا کوفے کے جانب کا ارادہ
خدا کے گھر کو کیون کرتے ھو خالی
یہ گھر جسکا ھی اسکے نور ھو تم
مکانکے زیب و زینت ھی مکین سے
کہ یہ انکی ولادت کا مکان ھی
ھم اھل کعبہ بے رھبر کے ہونگے
ھمین احکام دین بتلائیگا کون
رسول اللہ کی تو ھی نشانی
نشانی مصطفیٰ کی کیونکہ کھووین
یہ فرمانے لگے با نالہ و اہ
کہ موت ھر شخص کا ھی طوق گردن
کہ مجھکو موت نہین دیویگی مہلت
مرینگے میرے یہ فرزند و بھائی
مجھے دشت بلا مین ھی لیجاتا
خدا کی راہ کا ہوتا ہون راھی
رفاقت سے میرے وہ سرخرو ھو
کرینگے ظلم یہ اھل رعونت
ھتک ہوگی عبث بیت الحرم کی
ھوے کعبے سے پھر کوفے کو راھی

غرض رونے لگے حضار کعبہ — چلے کعبہ سے وہ سالار کعبہ
سیوم ذی حج کی تھی وہ شاہ والا — طرف کوفے کے خیمے کو نکالا
اسی تاریخ کو یارو قضارا — تھا اہل کوفے نے مسلمؓ کو مارا
گیا جب قصر کے منزل مین لشکر — ملا یک وھان پہ کوفے کا مسافر
جناب شاہ مین آ اسنے فی الحال — کیا اظہار سب مسلمؓ کا احوال
تو ھو کر شاہ دین مسلمؓ سے مایوس — لگے ملنے کو باہم دست افسوس
کہا تب شہ سے ای والامناقب — سفر کوفے کا نھین ھرگز مناسب
وھانکے لوگ سارے بےوفا ھین — وے سب مشہور از مکر و دغا ھین
کئے جیسے کہ مسلمؓ سے برائی — کرینگے آپ سے بھی بیوفائی
کہے شاہ نے جو کچھ حق کی رضا ھے — مین راضی ھون جو مرضی خدا ھے
انھون نے اسطرح سے ھی بلایا — نوشتہ پر نوشتہ ھی بھیجا یا
اگر جانے مین مین کرتا ھون مھلت — تو رھتی ھی مجھے محشر مین خجلت
کیا ھی مین نے اب تکیہ خدا پر — عنان عزم چھوڑا ھی قضا پر
اگر تجھکو ھی دعوائے صداقت — تو دے اسوقت مین میری رفاقت
کہا اسنے کہ ای کونین کے شاہ — میرا چلنا نھین ھوسکتا ھمراہ
بدے بخت سے ھوتا ھون قاصر — مگر ھے اسپ اور شمشیر حاضر
یہ سن کہنے لگا وہ دین کا سالار — رفاقت سے میرے ہے تجھکو انکار
جو کوی جان اپنا ھمسے ھی چھپاتا — ھمین پھر مال اسکا کب خوش آتا
جب اسنے شاہ کا کھنا نمانا — ھوا ابن علیؓ وھانسے روانہ

رفاقت ظہیر کی ساتھہ حضرت امام حسینؑ کے بیانمین

عزیزو یہ جہان جاے گذر ہے
مسافر اس جگہ ہر ایک بشر ہے
جو گھر سمجھے ہو تم سو گھر نہین ہے
جسے زر سمجھے ہو وہ زر نہین ہے
کرو اس وقت کچھ ایسی کمائی
کہ جسمین عاقبت کی ہو بھلائی
نوایسا تو عمل کوئی نہین ہی
اگر ہی تو عزائے شاہِ دین ہی
اگر دل دیکے کرتے ہو سماعت
سناتا ہو نمین ایک غمکی روایت
کہ جسمین حال ہی ایک نوجوان کا
غریب و بیکس و بے خانمان کا
کھون کیا کون تھا وہ مرد صابر
تھا رستہ جانیوالا ایک مسافر
مسافر کیا اسی دن کا بنا تھا
ابھی کنگنا عروسی کا بندھا تھا
سفر مین اُسنے اپنا گھر لوٹایا
پیاسا راہِ حق مین کام آیا
رہِ تسلیم سے مُنہ کو نہ موڑا
ہوا اُسکا کفن شادیکا جوڑا
دُلھن کو اپنے وہ بیوہ بنایا
نبیؐ کے دین پر سر کو کٹایا
روایت ہی کہ جب سُلطان عادل
ہوے جا کر کے ایک منزل مین داخل
مُسافر ایک تھا لشکر کے ہمراہ
ہُوا کعبے سے اُس رہبر کے ہمراہ
نئی شادی کئے آتا تھا مسرور
ظہیر اُس شخص کا تھا نام مشہور
اُترنا دور تھا وہ بامُروت
نہو جسمین اُسے واجب رفاقت
ظہیر اُسدن جو اُس منزل پہ آیا
اُسے سبط نبیؐ نے دیکھہ پایا
تھا وہ مقبول خوشدل وہانپر بیٹھا
معہ عورت تھا دسترخوانپر بیٹھا
ابھی تھا ہاتھہ مین لقمہ اُٹھایا
جو شہ کے آدمی نے جا بُلایا

یہ صدمہ گذرا تب اس پاک تن پر — کہ دہشت سے پڑا رعشہ بدن پر
کہا عورت نے اسکی بھر دم سرد — کہ لرزہ کا سبب کیا ای جوان مرد
تجھے سبط پیمبرؐ ھی بلاتا — تعجب ہے جو تو ھی منھہ چھپاتا
کہا تب اسنے سن ای پاک طینت — مجھے تھی اس سبب سے اپنی حیرت
کہ اسدم درمیانِ جنت و نار — کیا تھا مین نے دِل اپنے کو مختار
سو میرا دِل رہِ حق کو نہ بھولا — رفاقت شاہ دینکی وہ قبولا
یہ کہکر وہان سے پھر خیمہ اکھاڑا — کیا اشہ کے ڈیرے پاس ڈیرا
کہا بی بی کو اپنے صبر کر تو — دِل غمدیدہ پر اب جبر کر تو
کہ تا بالخیر تیرا خاتمہ ھو — تیرے حامی جناب فاطمہؑ ھو
کہی تب اس سے پھر عورت نے یہ بات — کہ سن تو اے جوان نیک اوقات
مین اسدم اپنے پر ھون دکھہ اٹھاتی — خدا کی راہ مین ھون گھر لٹاتی
تو کام آتا ھی آلِ مصطفیٰ کے — تصدق ھوتا ھی شاہ ھدیٰ کے
قیامت مین ملیگا تجھکو پایہ — لوائے شاہ کا پاویگا سایہ
مجھے مت اس گھڑی دِل سے بھلانا — طپِ خورشید سے یکدم بچانا
نہ بھولونگی مین الفت الا تیری — صِراط اوپر دیکھونگی راہ تیری
غرض ھوکر کے اس عورت سے رخصت — کیا اسنے شہِ دینکی رفاقت
ھوا پھر جسطرح سے وہ نکو فال — رقم ھو ویگا مقتل مین وہ احوال
چلے پھر اس جگہ سے شاہِ عادل — ھوئی ھی قطقطانا بیچ منزل
وہان اس شہ نے لشکر کو جمایا — ھر ایک کو سامھنے اپنے بلایا

کھے ای دوستان باصداقت
پڑھی مجھ پر اب روز مصیبت

یقین ھی مین نھین بچنے کا یھان سے
جفا دیکھونگا دستِ کوفیان سے

جسے جانا ھو سو اس جا سے جاوے
جسے مرنا ھو میرے ساتھ آوے

مجھے نھین چھوڑتے یہ اھل بیداد
نہ میرے واسطے تم ھوؤ برباد

یہ سُنکر وھان اکثر نے لئی راہ
رھے تھوڑے سے لوگ اُس شہ کے ھمراہ

تھے جتنے دوستانِ با صداقت
لگے کھنے کہ ای سالارِ اُمت

تجھے ھم چھوڑ کے کس طرح جاوین
کھان جا کر کے ھم سر کو چھپاوین

غرض جب تک ھمارے دم مین دم ھے
ھمارا سر ھی اور تیرا قدم ھی

پسینہ جس جگھہ تیرا گرے گا
ھمارا خون اُس جا پر پڑیگا

حُر بن ریاحی کا کوفے سے روانہ ھونے کے بیان مین

عبیداللہ کو پھنچی یہ جو اخبار
کہ کعبے سے چلے فرزندِ کرار رضؓ

تو اُس نے حُر کو پاس اپنے بلایا
اُسے دے فوج آگے کو بھجایا

کھا ای حُر تو ھی شخص نمودار
بھادر نامدار و تجربہ کار

حُسینؑ ابنِ علیؓ آتا ھی ایدھر
شتابی اُسکا سدِّ رہ ھو جا کر

اُسے روک اُس جگہ کر ظلم رانی
بناوے وہ جھان پر دانہ پانی

یہ سُنکے حُر ھوا اودھر کو راھی
جدھر آیا تھا وہ نورِ الٰھی

مگر جو ھوا ازل سے نیک انجام
کب اُس مقبول سے سرزد ھو بد کام

یہ دیکھو یار اُسکی ابتدا پر
کرو ٹک غور اُسکی اِنتھا پر

بنا ھی اُس بشر سے کام کیسا
ھوا اُس شخص کا انجام کیسا

تصدق ہو گیا ابن علیؑ پر — ہوا قربان اولادِ نبیؐ پر
ولاءِ شہ مین اپنا سر کٹایا — امامِ انس و جان کے کام آیا
لکھون انجام کا اُسکے مین کیا حال — کفن جسکو ملا زہراؑ کا رومال
جو نکلا کوفے سے وہ حُر بہادر — چلا سالار دینکے دشمنی پر
گذرتا تھا وہ جس جس رہگذر سے — سُنے تھا تہنیت سنگ و شجر سے
قدم رکھتا تھا جو وہ نیک طینت — فلک دیتا تھا جنّت کی بشارت
زمین و آسمان سے آفرین تھی — صدائے فادخلوھا خالدین تھی
یہ سن سنکر صدائے آسمانی — خجالت سے ہوا جاتا تھا پانی
یہ کہتا تھا کہ ای دانائے اسرار — نہین کھلتا میرے پر بھید زنہار
مین جاتا ہون بجنگ میر اُمّت — کہان مین اور کہان ایسی بشارت
غرض اُس سوچ مین وہ دِل شکستہ — چلا اودھر جہان تھا شہ کا رستہ
چلا جاتا تھا امیدا مین وہ بیتاب — تھی گرمی دھوپ کی اور دشت بے آب
جو گرمی نے نپٹ ہوش اُسکا کھویا — اُتر گھوڑیکے سایہ مین وہ سویا
نظر آیا اُسے یون اُس جگہ خواب — کہ باپ اُسکا کھڑا ھی سخت بیتاب
یہ کہتا ھی وہ انگلی دانت مین تھام — کہ ای فرزند کیا تونے کیا کام
کیا ھی تونے جسپر یہ ارادہ — وہ ھی کون و مکان کا شاہزادہ
خلف وہ دو جہان کے شاہ کا ھی — نواسہ وہ رسول اللہؐ کا ھے
خدا کے واسطے ای میرے فرزند — نہو اس جرم کا زنہار پابند
مجھے نادم نکر شبیرؑ خدا سے — نکر شرمندگی روحِ مصطفیٰؐ سے

اگرای شخص تو میرا ھی دلبند | نورہ اُسکے قدمکا آرزومند
اگر اُس شاہ پر کچھ وقت آوے | زمانہ گر اُسے آفت دیکھاوے
تو ویسے وقت مین مت منھ پھرانا | جو سر کام آوے تو سر بھی کٹانا
رضا اُنکی عبادت ھی خدا کی | اطاعت اُنکی طاعت ھی خدا کی
نھونا منحرف تو اُس ولی سے | نرہ تو سرخرو ھونا نبیؐ سے
ھُوا گر خیر سے انجام تیرا | رھیگا تا قیامت نام تیرا
جو حُر اس جا ھُوا یکبار بیدار | ھوا با طالع بیدار بیدار
بجا لایا وُھین شکر الٰھی | ھُوا اُس جا سے اٹھہ آگے کو راھی
پدر کی بات جب دلمین تھا لاتا | نتھا شادی سے اپنے مین سماتا
قدم رکھتا تھا جو روے زمین پر | کُلاہ کا گوشہ تھا چرخ ھفتمین پر
چلا منزل بمنزل جو وہ سردار | ملا جو اسمین یک صحرائے خونخوار
جھان دھشت سے تڑفے زھرۂ شیر | نتھا پانی وھان جز آب شمشیر
وھین آپھنچا لشکر شاہِ دین کا | علیؑ مرتضیٰ کے جانشین کا
دیا جب لشکر حُر وھان دکھائی | خبر اُسکی وُھین شہ نے منگائی
کہ کسکی فوج آئی روبرو ھی | کمک ھی دوست کی یا کوئی عدو ھے
غرض آگے جناب شاہ مظلوم | خبر آخر ھوئی اسطرح معلوم
کہ حُر آتا ھی اس لشکر کا سردار | یھان آیا ھی کوفے سے ھوشیار
یہ سُنتے ھی کھڑے وہ شاہ عادل | جو فوج حُر ھوئی آکر مقابل
کھے تب شہ نے ای حُر دلاور | کھڑا ھی یون جو تون لشکر کو لیکر

ہمارا دوست ہی تو یا عدو ہے ۔ کمک منظور ہی یا جنگ جو ہے
کہا حرؑ نے کہ ای سبط پیمبرؐ ۔ مین آیا تھا کہ روکون تمکو یہان پر
پڑی نور جناب کبریائی ۔ نہوگی مجھسے ہرگز بیوفائی
یہ سن کہنے لگے امت کے سالار ۔ کہ ہی وقت نماز ای مرد دیندار
اب اپنی اپنی لیکرکے جماعت ۔ نماز ظہر سے کرلو فراغت
کہا تب حرؑ نے یہ کسکی ہی قدرت ۔ تیرے ہوتے کرے جو وہ امامت
اگر ہم چھوڑین تجھسے مقتدا ہے کو ۔ یہ سجدہ کب خوش آویگا خدا کو
غرض دونون جماعت لیکے ہمراہ ۔ ادا کرکے نماز ظہر وہ شاہ
کھڑا ہو درمیان دو جماعت ۔ پڑھا خطبہ نہایت با فصاحت
کہا ای کوفیو یہ کیا جفا ہے ۔ یہ کیا ایمان ہی کیسا دغا ہے
مجھے یون کعبے سے لکھکر بلایا ۔ یہ ظلم و جور آخر کو دکھایا
کئی ہی جیسے تم نے بیوفائی ۔ نہ دیکھوگے دعالم مین بھلائی
یہ کہ لشکر کو یک جانب کو پھیرا ۔ کیا ایک کوہ کے دامن مین ڈیرا
مگر سن شامیون کی ظلم رانی ۔ لیا تھا ساتھ شاہ دین نے پانی
نہ فوج حرؑ مین تھا یک قطرہ آب ۔ سپاہ و اسپ و اشتر سب تھے بیتاب
یہ سن اس شاہ نے پانی دلایا ۔ عطش سے ان سبھونکا جی بچایا
یقین ہی جو کہ دے دشمن کو پانی ۔ کرے گا دوست پر سو مہربانی
چھڑاویگا قیامت کے عطش سے ۔ بچالیویگا سورج کے طپش سے
اٹھاویگا جہان سے ثابت ایمان ۔ سوال قبر کو دیویگا آسان

نہ دکھلاویگا دوزخ کی اسیری ؎ صراط اوپر کریگا دستگیری
ہوئی جب شام اُس جا پر نمودار ؎ کیا حُر نے جناب شہ مین اظہار
کہ بہتر ہی یہان سے کوچ کرنا ؎ کہین نزدیک چل کر کے اُترنا
مگر یہ عرض ہو خدمتمین منظور ؎ حرم کو لیکے اب اوترین ذرہ دُور
جو ہووے نصف شب تو کوچ کیجئے ؎ کسی جانب کی یہان سے راہ لیجئے
جواب اسکا مین حاکم پاس دونگا ؎ جو کچھ گذریگی میرے سر پہ لونگا
غرض وہان سے چلے وے دونون لشکر ؎ کہین جا اُترے تھوڑی دور اوپر
جو آئی نصف شب وہ دین کے شاہ ؎ چلے اُس جا سے ایک جانب کی لی راہ
کوون کیا شب کی تاریکی کا مذکور ؎ تھی کالی رات اور اللہ کا نُور
زبس تھا تابع تقدیر وہ شاہ ؎ نپایا خضر نے ظلمات مین راہ
وگرنہ عقل کب اُسکو قبولے ؎ کہ رہبر دوجہان کا راہ بھولے
غرض جسوقت وہ رستہ ہُوا گم ؎ جما وہانکی زمین پر اسپ کا سُم
کہے تب شاہ عادل نے کہ خدام ؎ کہ اس صحرائے وحشت کا ہی کیا نام
کہا تب ایک شتربان نے بمذکور ؎ ہی دشت ماریہ نام اُسکا مشہور
تو یون کہنے لگے وہ شاہ والا ؎ کہ کوئی اور بہی ہی نام اُسکا
تو وہ بولا کہ ہان یون بہی سُنا ہے ؎ کہ اسکا نام دشت کربلا ہے
یہ سُن کر بولا وہ امت کا سالار ؎ کہ بس آگے بجاؤ کہول دو بار
جہاز زندگی ساحل کو پہنچا ؎ ہمارا بار اب منزل کو پہنچا
اگر نام اِس زمین کا کربلا ہے ؎ میری قسمت مین یہان رنج و بلا ہے

یہ سُنکے اہلِ عصمت پر ہوا غم ‏ ‏ گرا بر شیشۂ دل سنگِ ماتم
جو شب آخر ہوئی آیا سویرا ‏ ‏ کیا شہ نے لب دریا پہ ڈیرا
زمین پر جبکہ اوترا شاہ غمناک ‏ ‏ ہوا تغییر رنگِ مرکز خاک
غبار ایسا اُٹھا اسجا سے جیون دود ‏ ‏ ہوئی گیسوئے والا گرد آلود
کہی تب حضرت زینبؑ نے ہوزار ‏ ‏ کہ ای بھائی جی ہیگا کیا یہ اسرار
کہا شہ نے کہ ای مظلوم خواہر ‏ ‏ نظر آئی جو تمکو گرد یہان پر
کرینگے ذبح مجھکو یہان پہ سفاک ‏ ‏ میری مُشتاق تھی اس دشت کی خاک
ہُوا جسدم عبیداللہ کو اظہار ‏ ‏ کہ اترا کربلا مین شاہ ابرار
عمر بن سعد کے دے ساتھ لشکر ‏ ‏ بھیجا یا اُس ولی کے جنگ اوپر
جو پہنچا کربلا مین او جاہل ‏ ‏ کیا ڈیرا شہ دینکے مقابل
لب دریا کو اُس کافر نے گھیرا ‏ ‏ کیا اُس شاہ نے میدان مین ڈیرا

بند ہونا پانیکا اور جاری ہونا چشمے کا اعجاز سے حضرت امام حُسین علیہ السلام کے بیان مین

ہوئی ہفتم مین پھر یہ ظلم رانی ‏ ‏ کیا بند اس شہ والا کا پانی
وحوش و طیر تک وہان پر تھے سیراب ‏ ‏ مگر آل نبیؐ پر بند تھا آب
سبھی مور و ملخ پیتے تھے پانی ‏ ‏ نبیؐ کے گھر اوپر تھی ظلم رانی
ہوئے جب تشنگی سے سخت بیتاب ‏ ‏ تو بولے شہ سے یون اعیان و اصحاب
پدر تیرے کو ہی کوثر کی شاہی ‏ ‏ پڑی ہی پیاس کی ہم پر تباہی
یہ سن کر شاہ چلے پشت خیم پر ‏ ‏ عقب خیمے کے جا کر یک قدم پر
زمین خشک مین نیزہ گڑائے ‏ ‏ ذرہ سے خاک اس جا سے ہٹائے

وهین از برکت اعجاز والا ❊ زمین خشک نے پانی نکالا
جو پانی پی چکے اصحاب واحباب ❊ هوا گم اس جگهه پر چشمهٔ آب
خدا هی جانتے یه راز نهانی ❊ کهان وه شه کهان یه قحط پانی
جهان اس شاهِ دین کا هونٹ هلتا ❊ زمین کیا سنگ بهی پانی اُبلتا
غرض اُسدن پیا سبنے وه پانی ❊ تهی شبکو پهر وهی تشنه دهانی
هر یك کا بهوکهه سے سینه تها جلتا ❊ جگر تها پیاس سے منه تك اچهلتا
کهان تك لکهے هی یه طول احوال ❊ تها گذرا آٹهوین تك اسطرح حال
نهم کو پهر جناب شاهزاده ❊ هوئی تکلیف جو حد سے زیاده
میان لشکرِ سلطانِ عالی ❊ حبیب ابن اسد تها یك موالی
تو اُسنے دست بسته هو کے یکبار ❊ کیا آکر جناب شه مین اظهار
که میری قوم کا یك قریه یهان هی ❊ اقارب کا میرے اسمین مکان هی
کهو تو جا کرون آگاه اُنکو ❊ لے آؤن اپنے مین همراه اُنکو
یه کر رخصت هو وه مردِ بیگانه ❊ هوا اُس قریه کی جانب روانه
گیا اُس دم مین جب وه نیك انجام ❊ کیا قوم اپنے کو اسطرح اعلام
که یارو چاهو گر عقبی کی دولت ❊ تو هی سرگرم بازارِ سعادت
خزینه گنجِ عقبی کا کهلا هی ❊ ثواب دین و دنیا لٹ رها هی
پهنسا هی نرغے مین سبطِ پیمبر ❊ کهرا هی بلو مین فرزندِ حیدر
عجب دکهه مین هی وه زهرا کا جانی ❊ هی اسکی فوج اور بند پانی
کمك اُسکی اگر کرتے هو تم آج ❊ تو ملتا هی تمهین کونین کا راج

نہ یہ محنت کبھی برباد ہو گی   نبیؐ کی روح تمسے شاد ہو گی

کئے یک سن کئے ہین جان بازی   اُٹھے اُنمین سے نود مرد غازی

کمر کو باندھ کر اور ہو کے تیار   چلے در خدمت سلطانِ ابرار

اُسی قریہ سے ایک کافر نے فی الحال   کہا ابن سعد سے جا کر یہ حال

تو اُس کافر نے فوج اپنی بُلایا   اور ارزق شامی کو ہمراہ بھیجایا

تھے آتے شاہ والا کے جو انصار   گرے وہ فوج دشمن اُنپہ یکبار

فرات اوپر وہ قوم با سعادت   ہوئی واصل بدرجات شہادت

بچے اُنمین سے جو زخمی ہوئے پار   پھرے گھر کے طرف ہو کر کے لاچار

حبیب ابن اسد نے آ کے فی الحال   کہا شاہِ دو عالم سے یہ احوال

سنی ابن اسد کی جب حکایت   ہُوا اُس شاہ دین پر غم نہایت

تھا اُس ماتم مین وہ اُمت کے رہبر   حزین تھے غمسے سب آلِ پیمبرؐ

عمرو بن سعد کا نوین تاریخ کی شام کو لڑنے آنا اور اُس سے ایک شب کی مُہلت چاہنے کے بیان مین

بوقت عصر ابن سعد غدّار   برائے جنگ نکلا ہو کے تیّار

صدا نقارے کی جو رن سے آئی   کہے عباس کو شہ نے کہ بھائی

میرا پیغام اُنکو جا کے دو تم   لڑائی کل کے دن اوپر رکھو تم

تو عباسؑ علی جا کر بمیدان   عمر بن سعد سے یون بولے اُس آن

کہ ای کوفی ذرہ امیر اُمت   طلب کرتا ہی تم سے آج مُہلت

دن آخر ہی نہین اب جنگ کا وقت   نہین مبدا نکے آہنگ کا وقت

سوا اسکے ہی یہ تاسوعہ کی رات
نبیؐ اس شبکو کرتے تھے عبادات

سو مہلت مانگتا سبطِ نبیؐ ہی
کہ سمجھا ہے کہ یہ شب آخری ہی

ہی اتنا چاہتا وہ میر امت
کہ کرلے آج طاعت سے فراغت

یہ سنکر بولا ابن سعد مکار
کہ مہلت مین نہین دینے کا زنہار

نبی کے رشتہ داری پر نہ بھولو
کرو تم جنگ یا بیعت قبولو

یہ سن یک شخص از قوم جفاکار
لگا کہنے کہ حیف ای عمر مکار

اگرچہ اجنبی ہوتی یہ خلقت
یہ لازم تھا کہ دیتے آج مہلت

سو یہ تو اس نبیؐ کا خاندان ہے
تمہین جس سے شفاعت کا گمان ہے

غرض یہ سن پھرے وی اہل بدعت
ملا اس شاہ کو اس رات مہلت

رہا بیدار وہ زہرا کا پیارا
تمامی شب عبادت مین گذارا

لڑائی شروع ہونیکے بیانمین

دہم کے صبح کا تارا جو چمکا
اٹھا ارض و سما سے شور غمکا

ہوئی جو غیب سے ناگہ یہ آواز
کہ جلدی ہو سوار ای شاہ ممتاز

یہ سن خیمے سے نکلے شاہ عادل
ہوئی فوج لعین آکر مقابل

کہے فوج اپنے سے مت کیجو سبقت
رہے تا روز محشر ہمکو حجت

نکل کر فوج سے زہرا کا پیارا
یہ کہکر فوج ظالم کو پکارا

کہ ای اہل جفا یہ کیا دغا ہی
تمہین کچھ بھی نہ خوف خدا ہی

کھڑے ہو قتل پر آل نبیؐ کے
ہوئے ہو دشمن اولادِ علیؑ کے

ستاتے کیون ہو مجھ ابن علیؑ کو
بھلا کیا منہ دکھاؤ گے نبیؐ کو

جفا اپنے سے اب بھی باز آوے
ہماری دشمنی سے ہاتھ اُٹھاوے

یہ کہتا تھا کہ امید نہین وہ شیر
کہ مارا آ کے ابن سعد نے تیر

جو دیکھا ہوتی ہی یہان پر لڑائی
غضب سے غیرت حُر کی جوش کھائی

عمرو بن سعد کو آ کر پکارا
کہا کیا ظلم ہی ظالم خُدا را

تو ہی ابن علی سے جنگ کرتا
نہین اسلام کا کچھ ننگ کرتا

تو بولا وہ نہین مُختار ہون مین
عبیداللہ سے لاچار ہون مین

کہا حُر نے کہ ای مردود ناکام
کیا تو نے جہنّم کا سرانجام

یہ کہہ سُن فوج سے گھوڑا اُٹھایا
شہِ مظلوم کے لشکر مین آیا

جو وہان سے حُرّ عالی ذات نکلا
برادر اُسکا اُسکے ساتھ نِکلا

رکاب شاہ اوپر سر جھکا کر
لگا کہنے کہ ای سبطِ پیمبر

مین سمجھا تھا کہ ہوگی صُلح آخر
نہ سمجھا تھا لڑینگے تُمسے کافر

خطا جو کچھ ہو میری عفو کیجئے
گنہ میرا جو ہو سو بخش دیجئے

تمہاری فوج کو تھا مین نے گھیرا
کیا تھا ہو مقابل مین نے ڈیرا

تیری جانب سے مین نے آنکھ اُٹھائی
تیرے لشکر کو مین دہشت بتائی

خُصومت پر تیرے یہان سے چلا تھا
مقابل آ کے مین تیرے ہوا تھا

تُمہاری جد سے ہی مجھکو ندامت
نہ پوچھا جاؤن مین روز قیامت

گنہ پر کھینچ میرے خط بُطلان
بحل کر اب مجھے از لطف احسان

مجھے رخصت کرو تو مرنے جاؤن
تیرے گھوڑے کے آگے سر کٹاؤن

کہے تب شہ نے ای مرد خوش ایمان
تیری توبہ ہوئی مقبول یزدان

مگر میدان کی جو مانگی هی رخصت
تامل کی ذرہ ای نیک طینت

توهی اسوقت مجهه بیکس کا مهمان
تجهے کسطرح سے بهیجون بمیدان

ابهی توهین میرے یاور سلامت
ابهی هی میرا گهر کا گهر سلامت

ابهی رخصت کو مین سے تو مت بول
ذرہ ایک لحظه سایه مین کمر کهول

کهاتب حر نے ای حیدرؑ کے فرزند
مین اتنی بات کا هون آرزومند

کہ تیرے جنگ کو ای شاہ عادل
قدم مین نے رکها هی سب سے اول

کیا تها پیش قدمی دشمنی مین
اب آیا هون تمهاری دوستی مین

سو اب هون چاهتا مجرا دکهاؤن
سبهون سے پهلے اپنا سر کٹاؤن

یه سنکر شاہ نے اسکو دعا کی
رضا دی اسکو میدان بلا کی

اٹهاکر هاته مین نیزہ وہ غازی
گرا اعدا په کرکے جان بازی

بهت سے کافرون کو وهان کهپایا
بهت اعدا کو دوزخ مین بهیجایا

پهر اس ابن علیؑ کی پاس آیا
رکاب اسکے کے اوپر سر جهکایا

کها ای خاصۂ درگاہ معبود
هوی اب آپ کچهه میرے سے خوشنود

کها شهنے خدا تیرے سے خوش هے
رسولؐ اتقیا تیرے سے خوش هے

یه سن اس فوج پر پهر جا گرا حر
موا اسپ اور پیادہ هوگیا حر

پیادہ حر نظر جب شاہ کو آیا
تو اسپ خاص اسے شهنے بهیجایا

رکاب اوسکے کو حر نے بوسه دیکو
چڑها جلد اسپے اس گهوڑیکے اوپر

لگا کرنیکو پهر میدانمین جولان
کیا بهتونکو یک لحظے مین بیجان

جو اس شیر وغا کا نیزہ ٹوٹا
پکڑ شمشیر مثل شیر چهوٹا

کیا یک لحظے مین در عرصهٔ جنگ ‌ ‌ ‌ اُنهون پر عرصهٔ روئے زمین تنگ

وه خون دشمنان وه تیغ خوش آب ‌ ‌ ‌ دیکهاتے تهے بهار آتش و آب

غرض کر قتل یک هتر جوان کو ‌ ‌ ‌ طرف اُس شه کی پهیرا پهر عنان کو

که پهنچی یون ندائے غیب اُس آن ‌ ‌ ‌ هی رضوان منتظر مت چهوڑ میدان

جو اُسنے وهان سے اپنا گهوڑا پهیرا ‌ ‌ ‌ لعینون نے اُسے پهر آن گهیرا

وه دشمن جمع هو گئے ایکباری ‌ ‌ ‌ گرے پهر اُس جوان پر فوج ساری

نپٹ جب چور زخمون مین هوا وه ‌ ‌ ‌ تو غش کها گهوڑے کے نیچے گرا وه

کها اُسنے که ای سبطِ پیمبر ‌ ‌ ‌ خبر لینا میری ای ابن حیدرؑ

یه سن سبطِ نبیؐ اُسکا پر آئے ‌ ‌ ‌ اُٹها کر حُر کو فوج اپنی مین لائے

رکها سر اُسکا اپنے زانو اوپر ‌ ‌ ‌ تو حُرّ نامور نے چشم وا کر

کها یا شاه دین سلطان عالم ‌ ‌ ‌ میری خدمت سے کچه راضی هوئے تم

کهی شه نے که جیسا مین هون خوشنود ‌ ‌ ‌ تیر ایسے شاد هووے ربّ معبود

کها تب حُر نے ای سالار اُمّت ‌ ‌ ‌ اِمام دو جهان سردار اُمّت

ایک عورت سامهنے میرے کهڑی هے ‌ ‌ ‌ پیالا ایک مجهکو دے رهی هے

مین کهتا هون نهین پیونگا زنهار ‌ ‌ ‌ ابهی هی تشنه لب فرزند کرار

کهی شه نے که ای حُر نیکو نام ‌ ‌ ‌ تو پیلے هے تیری قسمت کا یه جام

پیاسا تو نے جو سر هی کٹایا ‌ ‌ ‌ علیؑ نے جام کوثر هی بهجا یا

یه سنکر کے هنسا وه مرد نامی ‌ ‌ ‌ هوئی روح اُسکی جنت مین مقامی

تها اُسکے سر اوپر ایک زخم منکر ‌ ‌ ‌ اُسے تها بنے تها وه سبطِ پیمبر

تردد کرتے تھے وہ شاہ ہرچند
لہو اُسکا ذرہ ہوتا نتھا بند
کہا ہاتف نے ای سلطان اکمل
شہید راہ حق ہیگا یہ اول
تبرک چاہیے ہی ای دین کے سردار
نہین تھمنے کا لہو یہ اسکا زنہار
یہ سُن سر اُسکی پر اُس شہ نے فی الحال
لپیٹا فاطمہ زہرا کا رومال
مرادِ دل کو پہنچا آرزومند
لہو انے سے فوراً ہو گیا بند

مُصعب برادر حُر کی شہادت کے بیانمین

تھا مصعب نام اُس غازیکا بھائی
ہوئی شاق اُسکو بھائیکی جدائی
مُرخص شہ سے ہو میدانمین آیا
کئے یک کوفیونکو وہان کھپایا
گرا ٹکڑے ہو آخر کو وہ نامی
ہوا فردوس اعلیٰ کا مُقامی

علی ابن حُر کی شہادت کے بیانمین

علی نامی پسر حُر کا جوان تھا
بہادر شیر افگن نامور تھا
کدا گھوڑیکو فوج شہ مین آیا
غلام اپنے کو بھی ہمراہ لایا
پدر کی لاش پر ہو کرکے گریان
ہوا آشاہ دین کے گرد قربان
کہا مین حُر نامی کا پسر ہون
تیرے فدوی کا مین لخت جگر ہون
مجھے بھی کہئے تو میدان کو جاؤن
اور اپنی جان نثاریکو دکھاؤن
یہ کہکر شاہ سے پھر ہوکے رُخصت
گیا میدان کو وہ نیک طلعت
ہُوا جو شخص آ اُسکے مقابل
مٹایا اُسنے مثل نقش باطل
سُخن جسنے کیا اُس نوجوان سے
جواب اُسکو دیا تیر و سنان سے
گرے یکبار سب اُس نوجوان پر
کئے سب حملہ اُس شیر ژیان پر

گرا ٹکڑے ہوا آخر وہ بیچارا | شہادت پا کے جنت کو سدھارا

انکے غلام نیک انجام کی شہادت کے بیان مین

غلام اسکا تھا جسکا غرہ تھا نام | جو اسنے دیکھا یون آقا کا انجام
اٹھا گھوڑیکو اپنی کھینچ شمشیر | گرا اس لشکر بیدین پہ جون شیر
مقابل اپنے اسنے جسکو پایا | وہین لے درک اسفل کو بھجایا
کیا سرگرم یون ہنگامۂ جنگ | کہ انپر عرصہ میدان ہوا تنگ
پھر اپنی فوج مین گھوڑا اٹھایا | جناب شاہ مین رخصت کو آیا
کہا شاہا مجھے بھی حکم دیجئے | مگر تقصیر میری عفو کیجئے
جو رخصت ہو تو پھر لڑنے چلو نمین | شہادت پا کے آقا سے ملو نمین
یہ سنکر شاہ نے اسکو دعا کی | لیا راہ اسنے میدان بلا کی
غرض لڑکر ہوا بیجان سپاہی | شہادت پا ہوا جنت کو راہی

دوستداران وجان نثاران جناب سید الشہدا علیہم السلام کی شہادت کے بیان مین

ذرہ ای چشم وقت یاوری ھی | کہ دلکو غمکے اسدم داوری ھی
حقیقت لکھتا ہون اب بیکسونکی | امام تشنہ لب کے یاورونکی
نہ جن لوگون نے مال و زر قبولا | گلوئی تشنہ پر خنجر قبولا
موے جب حرؑ کے فرزند و برادر | غلام باوفا کا بھی کٹا سر
کھڑا تھا یون تحیر بیچ وہ شاہ | صف آرا بزم انجم ہو وے جون ماہ
سوای اہلبیت شاہ عالی | تھے حاضر اس جگہہ تو ین حوالی

هر ایک فرمان شہ کے منتظر تھے — کھڑے میدان مین سب بستہ کمر تھے
نکل فوج اپنے سے ھادی اُمّت — چلا پھر از پئے اتمام حجّت
کھڑا ہو کرکے دو لشکر کے مابین — لگا کہنے نبیؐ کا قرۃ العین
کہ ٹک حق سے ڈرو ای لشکر شام — کرون چار کا مومنین سے یک کام
مجھے تم راہ دو یا ایھا النّاس — جو جاؤن یہان سے ابن معویہ پاس
کرونمین بحث تکرار اس سے جاکر — جو دیکھے خلق حق ہوتا ہی کیدھر
اگر وہ ہے خلافت کا سزاوار — نہین کرنیکا بیعت کا مین انکار
یہ سُنکر بولا یک ملعون ناکام — اگر ہم چھوڑین اب تجھکو سوے شام
کریگا جاکے حاکم سات تقریر — زبان سے تون کریگا اُسکو تسخیر
کہا تب شہ نے ای قوم ستمگر — مجھے جانے دو بر قبر پیمبر
مجاور رہو بقبرِ میرا اُمّت — کرونگا روز و شب حقکی عبادت
یہ سُن کہنے لگا یک اہلِ بدعت — اگر ہم تجھکو دین جانیکی رُخصت
عرب سے ملکے خون ریزی کریگا — دوبارا فتنہ انگیزی کریگا
کہا تب شاہ نے ای قوم بدکار — اگر تمکو ہی میرا قتل درکار
تو یون ہے پیاسا تم مجھکو کھپاؤ — میرے لشکر کو ٹک پانی دلاؤ
یہ سُن یک نے کہا از لشکر شام — نہ لے ای بوترابی پانیکا نام
نہین کرنیکا تو جب تک کے بیعت — زیادہ اُس سے بھی دیکھیگا شدت
اگر روئے زمین ہوویگا غرق آب — نہ دینگے ہم تجھے یک قطرۂ آب
یہ سُن بولا وہ دین کا شاہزادہ — اگر رکھتے ہو تم اب یہ ارادہ

تو ٹک مانو میرا تم یہ سخن نیک
لڑو میدانمین اکر ایک سے ایک

جو بولا یون وہ ابن شاہؐ مردان
تو نکلا سامحہ اُردی بمیدان

ہوا استادہ مابین دوانبوہ
مسلح غرق آہن صورت کوہ

ظہیر بن حسان رضی اللہ عنہ کی شہادت مین

جناب شاہ مین آکر کے اُس آن
لگا کہنے ظہیر ابن حسان

کہ یہ مردود شامی پیلتن ہی
بہادر کوہ پیکر صف شکن ہی

مجھے ہو حکم تو جا کر بمیدان
مٹاؤن لاف کافر کی مین اُس آن

یہ کہہ ہو کر شہ عالی سے رُخصت
گیا میدانمین وہ نیک طلعت

لگے میدانمین کرنے ترک تازی
بہم ہونے لگے وہان نیزہ بازی

لگا کہنے کو تب وہ بد عقیدت
ظہیر ابن حسان کو یہ نصیحت

کہ ای نیکو سیر تو کیون ہی بھولا
رفاقت اُسکی تونے کیون قبولا

کیا برباد اپنے گھر کے گھر کو
دیا ہاتھ اپنے سے سب مال و زر کو

ظہیر ابن حسان نے سُنکے یہ بات
دہن اُسکے پہ مارا نیزیکا ہات

لعین کے مونہ اُپر ایسا لگا وار
کہ نوک نیزہ گردن سے ہوے پار

کہا ای کافر نامسلمان
برائے مال چھوڑا تمنے ایمان

لیا ہی مین نے تج کر مال و دولت
محمدؐ کی نواسی کی رفاقت

یہ سُنکر کافرون نے جوش کھایا
مُبارز پر مبارز وہان آیا

ظہیر ابن حسان شیر مردان
کرے تنہا اُنکو نخچیر بیابان

گرے تب جمع ہو اُسپر وے کافر
لگے تب اُسکے نوّد زخم تن پر

گرا گھوڑے سے غش ہو بر سر خاک — اٹھا لائے اسے تب شاہ غمناک
ظہیر نیک نے جو سر اٹھایا — سرانے اپنے اسدم شہ کو پایا
تبسم کرکے دیکھا شاہ دین کو — دیا جان شاد ہو جان آفرین کو
گیا دار فنا سے مرد نامی — ہوا جا قصر جنت کا مقامی
رہے تن بن مین باقی یار اصحاب — تھے سب اس شاہ کے انصار و احباب
جنھون نے راہ حق مین گھر لٹایا — نبی کے دین اوپر سر کٹایا
نہ آیا جنکو حب جاہ پر دھیان — رہا دین رسول اللہ پر دھیان
ولائے شاہ کا جو بھرتے دم تھے — وفا کے راہ مین ثابت قدم تھے
وہ مرنا اپنا تخت و تاج سمجھے — رفاقت شاہ کی معراج سمجھے
کئی ھی جو انھون نے جانفشانی — رہے گی حشر تک باقی کہانی
لکھون مقتل مین گر ان سبکا احوال — زبان خامہ ہووے خون مین لال
لھذا پھیر خامی کے عنان کو — ہون لکھتا وھب کلبی کے بیانکو
کہ یہ قصہ نپٹ پر سوز و غم ھی — عجب افسانۂ درد و الم ھے

ایک ضعیفہ نیک ایمان کا لانا اپنے فرزند وھب کلبی کو واسطے فدا کرنے جناب امام حسین علیہ السلام کے بیانمین

جسے کہتے ہین یارو حب شبیر — وہ ہر مومن کی ھی طینت مین تخمیر
سن اس ماتم کو جو روتا بشر ھی — یہ رونا اس محبت کا اثر ھی
محبت اسکی کا جس دلمین ھی جوش — ہوا بالکل یہ دنیا سے فراموش
جگر کام آوے تو دیوے جگر کو — پسر کام آوے تو دیوے پسر کو

ولائے مومن کامل یہی ھی
ذرہ ای خامہ کر اب غمکی تحریر
پھنسا جب شاہ اس دشت جفا مین
وھان تھی ایک عورت نیک انجام
ھوئی تھی اُس جوان کی کدخدائی
سُنی اُس نیک عورت نے جو خبار
اُٹھا دینا و ما فیھا سے وہ اس
لگے کہنے جگر اپنے کتئین تھام
روا کب ہے کہ تو ھو گھر مین خورسند
مین تب بخشونگی تجھکو دودکی دھار
کہا اُسنے جزاک اللہ مادر
مگر مجھکو تو دے یکدم کی مُہلت
یہ کہہ اپنے نبی کے پاس آیا
کہا ای نیک زن پاکیزہ اوقات
نبیؐ کے گھر اوپر ھی بیکسی آج
سومین اب تجھکو بخشانے ھون آیا
کہی دُلھن کہ ای شخص نکونام
پر اتنی شرط ھون کرتے مین بے اس
مجھے دی سونپ اُس میر اُمم کو

طریق دین کی منزل یہی ھی
نئے سر سے اُٹھا ماتم کی تحریر
ھی یک قریہ نواح کربلا مین
اور اُسکا ایک بیٹا تھا وھب نام
نئی دلھن تھی گھر اُسکے مین آئی
کہ ھی نرغے مین پیغمبر کا دلدار
گئے روتے ھوئے اپنے پسر پاس
کہ ای دو دن بیاھی ای نکونام
ھو نرغی بیچ پیغمبر کا فرزند
تجھے جب خونمین دیکھونگی سرشار
ھوئی تو مجھکو راہِ دین کی راہ بر
کہ مین دلھن سے ٹک ھون لون جو رخصت
سُخن رخصت کا اُسکتئین سُنایا
مین تجھسے پوچھنے آیا ھون یہ بات
گھرا ھے نرغے مین ابن علیؑ آج
تیرے سے مہر بخشانے ھون آیا
قبولا مین نے سر آنکھو لسے یہ کام
کہ مجھکو بھی تو لیچل شاہ کے پاس
سفارش کر میری اھل حرم کو

دویم کر شاہ کے آگے یہ اقرار — کہ جب روز قیامت ہو نمودار
نہ میری یاد تو دل سے بھلاوے — میری بن قصر جنّت مین بٹھاوے
غرض رخصت ہوئی بی سے وہ دیندار — گیا مان پاس وہان سے باندھ ہتھیار
پسر کو اور بہو کو لے وہ مادر — گئی وہان تھا جہان سبطِ پیمبر
کہی ای نور ذاتِ کبریائی — مین تیرے واسطے فدیہ ہون لائی
پھرا میدان سے تیرے یاورون کو — تصدّق ہونے دے اس نوجوانکو
اُسے لے آئی ہون مین سر کٹانے — کمائی میری لگنے دے ٹھکانے
ترے آگے اگر یہ سرخرو ہو — تو مجھکو دو جہان مین آبرو ہو
زہے اُس نیک عورت کا کلیجا — پسر کو کیا ہی ثابت ہو کے بھیجا
دیا جب وہب کو شہ نے اجازت — چلا میدانکو وہ خوش ارادت
مبارز جو برابر اُسکے آیا — بیک ضربت زمین اوپر گرایا
نہ مُنہ سے بولتا تھا دشمنون سے — سخن کرتا تھا خنجر کی زبان سے
گرا تھا اُنکے اوپر مثلِ ضیغم — کیا یکدم مین ساری فوج درہم
غرض ہو چور زخمون سے وہ نوشاہ — پھر آیا رن سے وہ در حضرت شاہ
دے بوسہ بر رکاب اَفضَلُ النّاس — گیا لوہو مین لال اپنے دلھن پاس
ابھی کہتے تھے باہم دلکی یہ راز — مُبارز کے اُٹھے جو رن سے آواز
دلھن سے بات بھی کہنے نہ پایا — صدا سُنتے ہی پھر میدان کو آیا
گرے اُسکے اوپر سب فوج یکبار — یہ تنہا اور ہزارون تھے وہ غدار
لگے زخم اور بھی ہیہات اُسکے — اوڑے پیچھے سے دونون ہاتھ اُسکے

تو ابن سعد نے دیکھا اسکو لاچار ۔ دیا سر کاٹنے کا حکم یکبار
سر اسکا جب کہ کافر نے کٹایا ۔ مقابل لشکر دین کے پھنکایا
جو سر اسکے پہ دلھن کے نظر گئی ۔ مونہ اپنا اسکے مونہ پر دھر کے مر گئی
جو دیکھی اسکی مادر نے یہ صورت ۔ کہ ہوے بیٹے بھو کی اب یہ نوبت
پکڑ خیمے کی چوب اور دوڑائی ۔ صف اعدا پہ مثل شیر آئے
زن ثابت قدم نے چوب سے مار ۔ گئے تھے تین کافر وہان پہ فی النار
کہ اسمین شاہ نے اسکو پھرائے ۔ تسلی دیکے یون اسکو سنائے
کہ بس اب صبر کر اے نیک انجام ۔ جہاد و جنگ نہین عورات کا کام
رہی وہ نیک زن پاکیزہ ایمان ۔ کیا بیٹے کو یون للہ قربان
جگر اپنے کو ہاتھون سے کٹایا ۔ پسر کو اسطرح رن پر بھیجایا
کیا جو حق نے یہ انجام اسکا ۔ رہا تا روز محشر نام اسکا

فاتحہ مجلس کے اختتام کے بیان مین

عزادارو نہین اب بات کا وقت ۔ یہ ہی ماتم کا اور صلوات کا وقت
پڑھو تم فاتحہ روح نبیؐ پر ۔ علیؑ پر اور اولاد علیؑ پر
پڑھو صلوات بر شاہ ہدا تم ۔ اٹھاؤ صدق سے دست دعا تم
خداوندا بحق خون شبیر ۔ کہ مارا ہی جسے بے جرم و تقصیر
الٰہی واسطے انکے جو معصوم ۔ گئے دنیا سے ہو مسموم و مظلوم
الٰہی واسطے ستر دو تن کے ۔ الٰہی واسطے انکے محن کے
رہ روشن چراغ دین وآئین ۔ شتابی ہو خروج مہدی دین

سلامت رکھ جو ہین سلطان اسلام
رہے ہات انکے مین فرمان اسلام

جو ختم الانبیا کی ہی یہ امت
اونھونکی مغفرت ہو در قیامت

ہر ایک دم انکی ہو مشکل کشائی
جو قیدی ہووین وے پاوین رہائی

ہر ایک بیمار کو جلدی شفا ہو
ہو جسپر دین جلدی سے ادا ہو

مسافر جو ہین وے گھر بار پہنچین
سلامت حاج اور زوار پہنچین

ملے ہر ایک کو عز و جاہ و حشمت
نصیب انکے مین ہو حج و زیارت

جو حاضر ہووین اس بزم بکا مین
شریک اس کے جو ہینگے عزا مین

ہین جتنے مومنین حاضر و غائب
بر آوین انکے مقصود و مطالب

جو ہی اس مجلس ماتم کا بانی
وہ پاوے مدعائے دوجہانی

خصوصاً جو کہ ہی بانی تالیف
ہوا جسکے سبب یہ نسخہ تصنیف

رہے اسپر کرم شیر خدا کا
ملے سایہ لوائے مصطفی کا

دو عالم بیچ وہ مقصود پاوے
جو انکا مطلب دل ہو بر آوے

مصنف اسکا ہو خالق کا منظور
رہے دونون جہان مین شاد و مسرور

مجلس آٹھوین جناب حضرت امام حسین علیہ السلام کے بھائی برادرون اور خویشون علیہم السلام کی شہادت کے بیانمین

عزیزو مجلس ہشتم ہی آئی
گھٹا ماتم کی ہی عالم پہ چھائی

نہ سمجھو تم کہ یہ ہی سرسری وقت
نبی کے گھر پہ ہی پیغمبری وقت

عدن کو پہنچی یارونکی سواری
اب اہل بیت کی آئی ہی باری

اب اٹھتا ہی جہان مین شور محشر
گرے ہی بزم مین خون پیمبر

جنت عدن

شر ۱۷

شہِ مظلوم ہی بے یار ہوتا   امام دین بھی بے غم خوار ہوتا
اب آئی ہی جگر بندونکی نوبت   برادر اور فرزندونکی نوبت
موے جب شاہ دینکے یار و یاور   رہے تب خویش و فرزند و برادر
نظر کر اونپہ شاہ غم کشیدہ   تھا اپنے بیکسی پر آب دیدہ
جو دیکھے خویش و فرزندونے احوال   مؤدّب ہو گئے یون عرض فی الحال
شہا تم دل کو اپنے مت کڑھاؤ   ہمارے واسطے یون غم نہ کھاؤ
ہمین کچھہ مارے جانیکا نہین غم   ہمین کچھہ سر کٹانیکا نہین غم
اگر میدان سے اب ہم سر چھپاوین   گر ایسے وقت مین مرنے نجاوین
کہین بھی خلق مین دستور ہی یہ   ہمارے فدویت سے دور ہی یہ
تیرا دکھہ لیوینگے ہم اپنے سر پر   فدا ہووینگے ہم تجھہ نامور پر
تمھارے سامھنے ہم سب مرینگے   تمھارے نام کو روشن کرینگے
یہ باتین سنکے خویش و اقربا کے   شہِ مظلوم نے اُنکو دعا کی

حضرت عبدؓاللہ ابن مسلم علیہ السلام کی شہادت کے بیان مین

پسر مسلمؓ کا عبدؓاللہ مظلوم   لگا کھنے رکاب خاص کو چوم
کھڑے ہین سامھنے سب اہل بدعت   مجھے میدان کی اب دیجئے اجازت
جو تیرے سامنے مین سر کٹاؤن   پدر کو سرخرو ہو مونہہ دکھاؤن
کہا تب شاہ نے اسکو بزاری   تو ہی مسلم کی مجھکو یادگاری
ابھی مسلمؓ کا مجھکو تازہ غم ہی   ابھی اسکی مصیبت کا الم ہی
مصیبت اپنی مت مجھکو دکھاؤ   مجھے یون چھوڑ کر مرنے نجاؤ

تیری مان کو ابھی تازہ الم ہی
ذرہ اُس دُکھ مین دے تو ساتھ اُسکا
فقط میرے ہی دُشمن فوج ظالم
لے اپنے ماکو ای فرزند ہمراہ
کہا اُسنے کہ ای شاہ نکو ذات
تیرا اسان ہو تا چھوڑ جانا
محبت مین تمھارے ابن حیدر
کٹاؤ نگا مین پہلے اپنے سر کو
یہ سُنکر شاہ نے آنسو بہائے
تو عبداللہ نے کر گھوڑیکو جولان
کہ ای اعدا نجانو مین غمی ہون
مین ہون عبد المطلب کا کلیجا
عقیلؑ نامور کا مین جگر ہون
یہ کہکر جب گرا فوج لعین پر
صفو نکو چیرتا لڑتا کئی بار
عُمر نے دیکھا جب اُسکی شجاعت
کیا فوج اپنے سے تب اُسنے فریاد
صف میدان سے ہو کیون نکلے جاتے
یہ ابن سعد نے جب وہان سُنایا

فقط اب تیرے دم سے اُسکا دم ہی
ضعیفی مین پکڑ ٹک ہاتھ اُسکا
نہین ہو وینگے یہ تجھسے مزاحم
یہان سے لے مدینہ کے طرف راہ
یہ مجھسے آپ کیا فرماتے ہین بات
بھوتا گر نبیؐ کو مُنہ دیکھانا
پدر کا میرے پہلے ہی کٹا سر
نچھوڑونگا مین میراثِ پدر کو
دُعا کر اُسکو میدان پر بھیجائے
چلا میدان مین یون رجز گویان
جوان شیر افگن ہاشمی ہُون
شہ خیبر کشا کا ہون بھتیجا
شہِ دین کے حرم اول کا پسر ہُون
گرا قہرِ الٰہی اہلِ کین پر
گیا فوج لعین کے وار کے پار
حواس اُسکے ہوئی فی الفور غارت
کہ اہل شام یہ کیسی ہی بیداد
نہین یک ہاشمی کا تاب لاتے
قدامہ بن اسد میدان مین آیا

تو عبدؔاللہ نے لے اُسکو للکار
قدامہ نے وہین گھوڑا بھگایا
تھا عبداللہ کا گھوڑا سخت بیحال
پٹک کر نیزہ عبداللہ بارے
قدامہ پھر کے عبدؔاللہ پر آیا
کر عبدؔاللہ نے خالی نیزے کا وار
گرایا خاک پر اُسکو نگون سر
زمین سے پھر وہ نیزے کو اُٹھا کر
اُٹھا اتنے مین شوقِ اُلفتِ شاہ
پیادے آ ہوے رستے مین در پی
تو نوفل اور عمر ابن صبی وہان
لگے جور و جفا اُسکو دکھانے
تو عبداللہ اون نیزونکے مارے

کیا نیزہ کا اس مردود پر وار
صف میدان سے منہ پیچھے پھرایا
نتھا کچھ پیاس سے تک اسمین احوال
کھڑے جا کر ہوے وہان یک کنارے
اور اُسپر وار نیزہ کا لگایا
لگائے اُسکے یک کلّے پہ تلوار
چڑھا جا کر کے اُسکے اسپ اوپر
گرا غول سپاہ مدعی پر
وہان سے اپنے لشکر کی لئے راہ
کٹے اُس نامور کے گھوڑیکو پی
ہوے اُس نامور کے دشمن جان
لگے اُسکے اوپر نیزہ لگانے
شہادت پا کے جنّت کو سدھارے

حضرت جعفر ابن عقیل علیہما السّلام کی شہادت کے بیان مین

تھا جعفرؔ نام یک مُسلم کا بھائی
گیا فوج مخالف بیچ جیون شیر
گرے تب فوج ساری اُس جوان پر
وہ نامی قطع کر راہِ فنا کو

اِجازت شاہ سے تب اُسنے پائی
ڈبایا خون اعدا بیچ شمشیر
لگائے وار اُس تشنہ دہان پر
گیا دنیا سے بس مُلکِ بقا کو

حضرت عبدالرحمٰن بن عقیل علیہما السّلام کی شہادتکے بیانمین

تھا ایک جعفرؓ کا بھائی عبد رحمان — عقیل نامور کا قوت جان
جو دیکھی اُسنے بھائی کی یہ نوبت — لیا میدان کی تب اُسنے اجازت
مقابل اُسکے جو میدان مین ایا — جہنم کا اُسے رستہ دکھایا
کیا اُسنے میان دوست دُشمن — عقیلؑ محترم کا نام روشن
تھا عبد اللہ عروہ ایک جاھل — کمان لیکر ھوا اُسکے مقابل
اُسی ملعون کے تیرون کا مارا — ھوا جنت کا راھی وہ بچارا

حضرت عبد اللہ بن جعفر علیہما السلام کے فرزند جناب حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کے بھانجون کے شہادت کے بیانمین

کئے میدانمین جب مسلم کے بھائی — تو شہ کے بھانجونکی باری ائی
انہون نے تب کہا ای ماموں صاحب — ھمین اب دیجے رخصت ھی مناسب
اجازت ھو تو اب ھم سر کٹاوین — ھمارے جوھر ذاتی دکھاوین
یہ سُن کہنے لگا وہ شاہ زادہ — کرو مت رن کا تم ھرگز ارادہ
تمھاری ما پہ وقت بیکسی ھی — تمھارے دم سے اسکی زندگی ھی
تم اُسکے عمر بھر کی ھو کمائی — کلیجے اُسکے ھو تم دونو بھائی
یہ سن کر بھانجو کی دل بھر ائی — تو رخصت لینے ماکے پاس ائی
لگی زینبؑ سے تب کہنے یہ رو کر — کہ ای بی بی نبی زادیکی دختر
تمھارے بھائی پر افت ھی ائی — ھین مرنے جاتے اسکے پیارے بھائی
علی عباسؓ کی رن پر نظر ھی — علی اکبرؑ کھڑا کستا کمر ھی
تم ان بھائی بھتیجون کو کھپا کے — ھمین رکھتے ھو کس دن کو بچا کے

ذرہ تو آگے اُنکے جا مرین ھم
تمھارے نام کو روشن کرین ھم

یہ بھائی فاطمہؓ زہرا کی جان ھی
تمھارے جد کا یہ نام و نشان ھے

ھی اُسکے دم سے یہ عزت تمھاری
یہ شان و شوکت ھی گھر کی تمھاری

یہ بھائی سرو باغ فاطمہؓ ھی
یھی چشم و چراغ فاطمہؓ ھی

سواے صبر اب کچھہ دم نہ مارو
ھمین اس بھائی کے قدمون پہ وارو

گلے پہ لینے دو شمشیر ھمکو
رضا دو اور بخشو شیر ھمکو

کھا زینبؑ نے یہ سُنکر بزاری
ای بچو آفرین ھمت تمھاری

تمھین مین شیر بخشی جاؤ میدان
کرو مامون کے اوپر جان قربان

پر اتنا کھتی ھون تم سے بصد آہ
رضا تسلیم کی باریک ھی راہ

سنبھل کر بوجھکو سر پر اُٹھانا
نھایت صبر سے گردن کٹانا

غرض رخصت ھو ما سے وے خوش زادے
گئے مامون کے پاس ھمشیر زادے

کھا ھم رخصت اپنی ما سے لائے
اجازت کو ھین اب تم پاس آئے

نہ دیکھو یہ تن لاغر ھمارے
ذرہ تم دیکھو اب جوھر ھماری

مرخص اُس شہِ والا سے ھو کر
گئے میدان کو وے دونون برادر

تھے جون شمس و قمر وے نیک فرجام
محمدؓ اور تھا عون علیؑ نام

لگے میدان مین آکر نیکو جولان
بیان کرنے لگے نام و نسب وھان

کہ ھم دو جاھد راہ خدا ھین
ضیائے دیدۂ خیر النساؑ ھین

نبیرے جعفرؑ طیار کے ھین
نواسے حیدرؑ کرار کے ھین

نسب مین جعفری و ھاشمی ھین
حسب مین حیدری و فاطمی ھین

بڑے نے پھلے گھوڑے کو اٹھا کر
سپاہ شام کے اندر در آکر
کیا اس نامور نے ایسی تلوار
کہ صف کی صف ہوئی یکدم مین فی النار
گرا تب لشکر ملعون سارا
پھنسا کر اوسکو نرغے بیچ مارا

حضرت عونؓ بن عبداللہؓ جعفر علیہ السلام کے شہادت کے بیان مین

جو دیکھا عون نے بھائیکا یہ حال
اُٹھا یا اُسنے بھی گھوڑیکو فی الحال
کیا میدان مین اظہار شجاعت
پیا جا اُسنے بھی جام شہادت

حضرت عبداللہ بن حسنؓ علیہ السلام کی شہادت کے بیان مین

جو باری آئی عبداللہؓ حسنؓ کی
عجب حالت ہوئی شاہ زمن کی
کبھی اُسکو گلے سے تھے لگاتے
کبھی میدان مین تھے اُنکو مناتے
یہ کہتے تھے کہ مت مرنیکو جاتو
یہ داغ تازہ مت مُجھکو دکھاتو
کہا تب رو رو عبداللہؓ نے یہ بات
کہ ہی عزت ہماری آپکے سات
سو تم پر آکے اب آفت کھڑی ہی
ہماری جان کے تمکو پڑی ہی
نہ روکو شاہ عالی شان مجھکو
کرو اپنے اوپر قربان مُجھکو
کھڑی فوج مخالف دو بدو ہی
ہمین مرنے سے بیشک آبرو ہی
یہ کہکر شاہ دین سے ہوکے رخصت
گیا میدان کو وہ صاحب شجاعت
صف میدان مین جا کر وہ سرافراز
کیا اسطرح سے پھر رجز آغاز
کہ مین غمگین پسر ہون مُجتبیٰؑ کا
نبیرہ ہون علیؑ مرتضیٰ کا
مقابل ہو میرے ہی کسکی طاقت
کہ ہون مین شیر میدان شجاعت
یہ کہہ وہ نامور گھوڑا اُٹھا کر
گرا جا کر کے ابن سعد اوپر

کیا مقتول بھتون کو بخواری — عمر و لیکن ہوا وھان سے فراری
تب آیا بختری او رشیث کافر — ہزار اسوار لیکر اُس کے اوپر
اِدھر سے بھیجے تین اصحاب شبیر — محمدؓ اور اسدؓ احباب شبیر
تھا اونمین تیسرا فیروز نامی — جناب شہ مین تھی جسکو غلامی
وہ بندہ تھا امام دوسرا کا — نمک پروردہ تھا شاہ ھدیٰ کا
پڑا جیون شیر وہ فوج شقی پر — گرا جاکر گروہ بختری پر
بھگا کر انکو فیروز نکونام — چلا پھر کے جو سوئے فوج اسلام
عقب سے موصلی عثمان آیا — کمر پر اُسکے ایک نیزہ لگایا
زمین اوپر گرا گھوڑے سے وہ شیر — ہوا پھر مستعد لیکے شمشیر
تو سب کافر جمع ہو کر کے آئے — اُسے تنہا سمجھہ نرغے مین لائے

جناب حضرت امام حسین علیہ السلام کے اصحاب اسد نام رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بیان مین

اسد نے دیکھہ کے فیروز کا حال — گرا پروانہ سا جا اسپہ فی الحال
پکڑ تلوار چودا تن کو مارا — فراری ہو گیا وہ غول سارا
کہا فیروزؓ سے تب وھان اسدؓ نے — کہ میرے گھوڑے پر تو جلد چڑھ لے
عقب سے بختری اتنے مین آیا — اسدؓ کے پہلو مین نیزہ لگایا
جو پہنچا ازرق شامی وہ کافر — دوھتر وار مارا اسدؓ پر
اسدؓ نے کر ادا حق کی رفاقت — ہوا واصل بدرجات شہادت

حضرت امام حسین علیہ السلام کے غلام فیروز نام رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بیان مین

تھے عبداللہؓ ابھی مشغول در جنگ | ابھی تھے لڑ رہے وہان شیث کے سنگ
نتھی تاب و توان اس پاک تن مین | بہتر زخم آئے تھے بدن مین
نظر آیا یہ جب فیروز کا حال | لیا گھوڑے پر اپنے اسکو فی الحال
چلے لے لشکر اسلام کی راہ | کہ پہنچاوین اسے در خدمت شاہ
جو گھوڑے پر پڑا ان دونون کا بار | ہوا چلنے سے پھر وہ اسپ لاچار
تو اترا اسپ سے پھر وہ بچارا | ذرہ فیروز کو پھر وہان اتارا
قضا سے پھر نہ کچھ چلتی تھی تدبیر | تحیر مین کھڑی تھی شکل تصویر
بھتیجے کا جو دیکھا عون نے حال | وہین پہنچا مدد کو اسکے فی الحال
پکڑ فیروز کے بازو کو وہان پر | یہ چاہا کھینچے اپنے گھوڑے اوپر
نتھی کچھ تاب و طاقت اسکے درمیان | گیا جنت کو اسکا طائر جان
تو وہان عونؓ علی نے دیکھ یہ حال | دیا اسپ اپنا عبداللہ کو فی الحال
چڑھا عبداللہ جب گھوڑے کے اوپر | گیا لشکر کو اپنے وہ بہادر

حضرت عبداللہ بن حسن علیہ السلام کی شہادت کے بیان مین

بدل گھوڑے کو عبداللہ غازی | لگے پھر جا کے کرنے تیغ بازی
زبس تھے ڈر گئے وے قوم جاہل | نہ ہوتا تھا کوئی انکے مقابل
تو ہو لاچار ابن سعد ناکام | لگا فوج اپنے کو دینے وہ دشنام
یہ سنکر یوسف حجاز پہنچا | مقابل گل کے مثل خار پہنچا
اٹھا تب گھوڑے کو اس پاک تن نے | لگایا نیزہ ابن حسنؓ نے
گلے اسکے سے نیزہ پار نکلا | خروش از زمرۂ کفار نکلا

تھا بیٹا اسکا طارق نام جاہل
پدر کو دیکھہ مردہ وہ بد انجام
چلا یا اسپہ شہزادے پہ بھالا
لگا یا پھر کے عبدؓ اللہ پہ تلوار
پکڑ قبضے سے اسکا ہاتھہ توڑا
تھا مدرک بن سہل یک اسکا بھائی
لگا وہ ناسزا کہنے علیؑ کو
تو عبداللہ نے مارا ایسا ایک وار
اُترا اسپ اپنے سے یہ بوترابی
پھرا یاوہا ںسے لوٹا شاہدین پاس
چچا کے سامھنے یک آہ مارا
کہ ہون مین پیاس سے اب سخت بیتاب
دماغ اس قوم کے سر سے نکالون
کہا شہ نے کہ ای فرزند دلبند
کوئی لحظے مین تو ای تشنۂ آب
یہ سُن شہ سے وہ مقبولِ الٰہی
گرے تب پانچ ہزار اسوار اسپر
یہ صورت دیکھہ کر تب عونؓ و عباسؓ
اُنھون نے اسکو نرغے سے نکالا

وہ عبدؑ اللہ کے آیا مقابل
لگا اس شاہ کو دینے کو دشنام
تو اس نیزے کو اسنے کاٹ ڈالا
تو خالی کرکے اس مردود کا وار
اسی صدمے سے اسنے جان چھوڑا
قضا میدانمین تب اسکو لے آئی
خدا کے شیر احمدؐ کے وصی کو
کہ مونڈھے سے کمر تک اُتری تلوار
چڑھا جا اُسکے گھوڑے پہ شتابی
علیؑ مرتضیٰ کے جانشین پاس
زبان خشک دکھلا کر پکارا
اگر پاؤن مین اسدم جرعۂ آب
نمطِ مور و ملخ کے مار ڈالون
تو اس آب کا اب آرزومند
لب کوثر پہ جا ہووےگا سیراب
ہوا پھر کر صفِ میدان کا راہی
کئے چارون طرف سے وار اسپر
مدد کو لائے عبدؑ اللہ کے پاس
چلے خیمے کو لے وہ شاہ والا

تھا ایک تھا نام نشت مردود — عقب سے پہنچا اسکے پشت پر زود
چلا جاتا تھا عبدؓاللہ لاچار — کیا نیزہ کو اُسکے پیٹ سے پار
گرا گھوڑے سے عبدؓاللہ زمین پر — نکل گئی تن سے پھر روح مطہرؓ
تو عباس علیؑ نے کھینچ تلوار — کیا قاتل کو عبدؓاللہ کے فی النار
پسر ایک اسکا حمزہ رکھتا تھا نام — کیا جا اُس شقی کا عونؓ نے کام
بھتیجے کو اُٹھا کر عونؓ و عباسؑ — لے آئے قتل گہ سے شاہ دین پاس
جو دیکھی ماں نے اُس فرزند کی لاش — لگی کہنے کہ ای دلبند شاباش
ہوا تجھ سے چچا کا نام روشن — کیا تو نے پدر کا نام روشن
ولی زادے یونہین ہین جان کھوتے — کہ پوتے شیر کے ہین شیر ہوتے
یہ کہ اس بی بی نے سر کو جھکایا — لگے کہنے کہ صد شکر ای خدایا
نہایت نیک تھی میری کمائی — جو تیری راہ مین یون کام آئی

حضرت قاسم بن حضرت امام حسن علیہما السلام کی شہادت کے بیان مین

بڑا ہی کام نادر داستان سے — زبان خامہ کی عاجز ہی بیان سے
اُٹھاتا ہی کبھی شادی کا سامان — کبھی لکھتا ہی بربادی کا سامان
کبھی لیتا ہی قرطاس حنائی — کبھی ہی ڈالتا غم کی ارائی
کبھی کرتا ہی آب زر سے نسطیر — کبھی دیتا ہی خون دل کی تحریر
دلا کس پاک تن کا حال ہی یہ — مگر ابن حسنؓ کا حال ہی یہ
بھلا اس بیاہ کو شادی کہون مین — کہ اُسکو خانہ بربادی کہون مین
مُسلمانو کہین یہ بیاہ دیکھا — کہین اسطرح کا نوشاہ دیکھا

کہ جوڑا بیاہ کا خون سے رنگاوے　دم شمشیر سے مہندی چڑھاوے
بنی ایکدنکی یون بیوہ بنی ہو　بنی کی لاش پر سینہ زنی ہو
روایت ہی کہ جب ابن حسنؑ نے　یہ دیکھا نامدار پاک تن نے
چچا پر ٹوٹ آئی بیکسی ہی　کھڑا حیرت مین وہ ابن علیؑ ہی
کہ ہی نرغی مین وہ فرزند کرار　کٹے جاتے ہین اسکے یار و غمخوار
کہا مجھکو بھی ہووے رخصت جنگ　ہوا ہی زیست سے اب دل مین تنگ
سہا جاتا نہین غم بھائیونکا　نہین اب مٹتا ماتم بھائیونکا
گر اب ہو رہ کتے ای شاہ والا　مجھے کس دنکو ہی پھر تم نے پالا
جہان تک ہین میرے ہم چشم بھائی　شجاعت سبنے اپنی ہی دکھائی
بھتیجا آپ کا مین بھی ہون ہوتا　خدا کے شیر کا مین بھی ہون پوتا
مجھے بھی دیجئے میدان کی رخصت　عیان مین بھی کرون زور شجاعت
نہ اسدم میری رعنائی کو دیکھو　ذرہ تم میری یارائی کو دیکھو
کہا شبیرؑ نے ای میرے دلدار　جو کچھ بولو تمہین سب ہی سزاوار
نواسے ہو گے تم کیسے شجاع کے　نبیرے ہو گے کس شیر خدا کے
نبیؐ زادے تمہین حقنے کہا ہی　تمہین زور ید اللہ ہی دیا ہی
شجاعت تیری عالم پر عیان ہی　کہ کیسی باپ کا بیٹا جوان ہی
تجھے مین کسطرح مرنیکو بھیجون　عدو کی فوج مین لڑنیکو بھیجون
وصیت کر گئے ہین بھائی شبرؑ　کہ پالون تجھکو بیٹون کے برابر
سو بیٹے بھائی ہین مجھ پاس جیتے　ابھی ہین اکبرؑ و عباسؑ جیتے

ابھی ہین میرے سب دلبر سلامت | ابھی ہین عابد و اصغر سلامت
نہ بھیجون گا تجھے ای میرے جانی | تو میرے بھائیکی ہی یک نشانی
یہ سُن ابن حسنؑ ہو کرکے مایوس | گیا خیمے کو ملتا دست افسوس
عجب ترکیب کا پڑا اُسکو غم تھا | پڑا سر کے اوپر کوہ الم تھا
تھا بیٹھا سر پہ زانو دھرے ناشاد | پڑا بازو کا جو تعویذ اُسے یاد
وصیت باپکی کر یاد وھانپر | پڑا جو اُسنے وہ تعویذ وا کر
لکھا تھا یون حسنؑ نے اُسکے درمیان | کہ ای لخت جگر ای راحت جان
مین اب ہون چھوڑتا یہ دار فانی | مین اب کرتا ہون قطع زندگانی
پدر اپنا سمجھ اِس عمو جان کو | سمجھیو میری جا اِس مہربان کو
تیرے عمو اُپر یک دن پڑیگا | جو اُسکے ساتھ ہوگا سو مریگا
مُصیبت کے پہاڑ اُسپر گرینگے | رفیق و یار سب مارے پڑینگے
زمانہ میریسے گر یون نہ کرتا | تو اُسکے سامھنے مین آپ مرتا
ای بیٹا جب کہ وہ دن اُسپہ آوے | اُسے جسدن یہ آفت مُنھہ دکھاوے
قدم میدان سے مت اُسدم ہٹانا | چچا کے آگے اپنا سر کٹانا
تجھے ہرچند مانع ہو وہ صفدر | نکھنا مانیو تو ای غضنفر
سبھون سے پہلے اپنی جان کھونا | چچا کے سامھنے قربان ہونا
جو قاسم نے یہ دست آویز پایا | وھین عرض مکرر کو پھر آیا
چچا کے ھاتھین وہ نامہ دیکر | لگا کھنے کہ شاہ خلق پرور
وصیت یہ تو میرے باپ کی ھی | اب آگے جیسی مرضی آپ کی ھی

وہ کاغذ دیکھ تب وہ شاہ بولا — کہ اچھا یہ سخن مین نے قبولا
یہ کہہ کر اُسکو خیمے بیچ لایا — تمام اہل حرم کو وہان بُلایا
بُلایا فاطمہؑ کبرا کو وہان پر — بٹھایا مہر و مہ کو ہم قران کر
جو دیکھی بیاہ کی وہانپر تیاری — ہُوا اشک آنکھ سے قاسم کے جاری
کہا تب اُسکی مان نے ہائے دلبند — نہ یون آنسو بہا ای میرے فرزند
نہین مجھکو میسر شوکت و شان — نکالون مین جو تیرے دلکا ارمان
عبث کو تو نے ہی آفت مچا دی — یتیمونکی یونہین ہوتی ہی شادی
سُن اپنی مادر مظلومہ کا بین — یہ بولا وہان پر اُسکا قُرۃ العین
کہ شوکت کا نہین اب مین ہون خواہان — نبیؑ زادونکو ہی سب طرح یکسان
چچا میرے پہ وقت بیکسی ہی — نہایت آج اُسپر بے بسی ہی
اجل سر کے اوپر آکر کھڑی ہی — تُمہین شادیکی میری کیا پڑی ہی
پھر سے عازمِ میدان ہون مین — سہ ساعت اور بھی مہمان ہون مین
عبث ہو میری سر سہرا بندھاتے — مجھے ہو کس لئے دولہ بناتے
نہ خلعت بیاہ کا پہناؤ صاحب — عوض اُسکے کفن پہناؤ صاحب
نہ مہندی میرے ہاتھونپر لگاؤ — کمر ہمت کی اب مجھکو بندھاؤ
یہ سُن شہ نے کہا ای راحت جان — نکرتا مین تری شادی کا سامان
وصیت بھائی کی لیکن ادا کی — جو کچھ آگے ہو اب مرضی خُدا کی
ادا کر صیغہ بولا میرِ اُمت — یہ لے ای نامور اپنی امانت
یہ کہہ خیمے سے نکلا وہ شہنشاہ — لیا اِس جا سے لشکر گاہ کی راہ

ابھی بیٹھا وھان قاسمؑ بچارا
بنی کے پاس سے تب اٹھ وہ بنرا
کھا مادر مجھے گو تمنے پالا
مگر اب صبر کی سل رکھہ جگر پر
خیال مہر فرزندی اُٹھادو
کہ مین رن مین ہون جاتا سر کٹانے
دُعا مانگو کہ مجھکو آبرو ھو
سُنا اُس مانے جب اُمت کا وھا نام
مُبارک ھی سر اپنا جا کٹاؤ
یہ سُنکر وہ بنا آیا دُلھن پاس
لگا کھنے کہ ای بی بی تُکھیاری
نھین ھی شاہزادی وقت مہلت
دگر یہ ھی کہ بخشو مہر مجکو
یہ کہ کر پھاڑ اپنی آستین کو
کھا رکھہ پاس اسے بی بی نشانی
صفِ محشر مین جسدم آؤ گے تم
یہ سُنکر بولی وہ دُلھن بچاری
مین راضی ہون جو کچھ حقکی رضا ھے
چلے ہو تم تو اپنا سر کٹانے

کہ اسمین یک مبارز آ پکارا
اِجازت لینے ما کے پاس آیا
تُمھاری آنکھونکا مین ہون اُجالا
فدا کر مجھکو شاہ نامور پر
مجھے اب شیر بخشو اور رضا دو
چلا ہون آج اُمت بخشوانے
صفِ میدان مین بیٹا سرخرو ھو
لگی کھنے جگر اپنے کو پھر تھام
ہُون راضی مین بھی اُمت بخشواؤ
غریب آفت رسیدہ خستہ تن پاس
پدر تیرے یہ ھی اب وقت بھاری
مجھے اب دے تو میدان کی اجازت
خدا کو یاد رکھہ کر ناصبر کو
دیا اُسوقت اُس دُلھن حزین کو
قیامت مین یہ ھی میری نشانی
مجھے اس آستین سے پاؤ گے تم
کہ ای مجھ غمزدیکے راج دھاری
مہر بخشی تیرا یاور خدا ھے
خدا کی راہ مین بس کام آنے

بھلا

بھلا میری بھی کچھ تمکو خبر ہی ۔ میرے احوال پر کچھ بھی نظر ہی
ادھر میکے مین یہ شدت بُری ہی ۔ اُدھر سسرال پر آفت کھڑی ہے
مُوے جب تم تو میرا کون یہان ہی ۔ کہین بھی سر چُھپانے کو مکان ہی
کہا قاسمؑ نے ای بی بی دکھیاری ۔ خدا حافظ ہی مت کر آہ وزاری
اگر سر کٹ گیا مجھ مبتلا کا ۔ تمھارے سر پہ ہی سایہ خدا کا
یہ کہ خیمے سے نکلا شاہزادہ ۔ کیا میدان کی جانب کا اِرادہ
جو پہنچا وہ بہادر در صف جنگ ۔ کیا فوج لعین پر اُسنے آہنگ
کہا تب شاہ نے ای راحتِ جان ۔ نکر تو اسطرح سے قصد میدان
ذرہ تم جا جو تجھکو مین سنوارون ۔ یہ تیرا آخری جلوہ سنگارون
یہ کہکر پس لباس ابن حسنؑ کا ۔ بنایا ڈول میّت کے کفن کا
کیا پھر چاک کر دامان جامہ ۔ دو شملے چھوڑ کر باندھا عمامہ
بندھائے اپنے ہاتون اسکو ہتیار ۔ بھیجا یا رنِ حقمین کرکے تیار
گیا قاسمؑ جو فوج دشمنان پر ۔ گرا جا اُس گروہ ناکسان پر
پہنچ کر جو لگا یا جسپہ تلوار ۔ کیا یک وار ہی مین داخلُ النّار
صفون کو چیرتا وہ شاہِ عادل ۔ ہُوا ابن سعد سے جا مُقابل
کہا سُن ای عمرو تو ہی جوایا ۔ تیرے گھوڑے کو پانی ہی پلایا
کہا اُسنے کہ سچ ہی ہون دیا آب ۔ کیا ہی مین نے اس گھوڑیکو سیراب
کہا قاسمؑ نے حیفا ای نامسلمان ۔ تیرے لشکر مین ہین سیراب حیوان
نبیؐ کی آل پر ہی ظلم رانی ۔ کیا ہی تین دن سے بند پانی

صف محشر مین کیونکر اوٹھیگا تو / نبی کو کیا یہ مونھ دکھلاویگا تو
پیاسے مر رہے خاصان رب ہین / بچے سبط نبی کے خشک لب ہین
یہ سن اسنے نہ سر اوپر اٹھایا / شقی نے اشک آنکھون سے بہایا
کہا لشکر سے اسکو جانتے ہو / یہ لڑکا کون ہی پہچانتے ہو
رسول اللہ کا یہ سرو چمن ہی / یہ لڑکا قاسم ابن حسن ہی
مقابل اسکے مت یک ایک جاؤ / اسے کر نرغہ گھوڑے سے گراؤ
جو دیکھا حضرت قاسم نے اس آن / مبارز کوئی نہین آتا بمیدان
زبس دلہن کا تھا مشتاق دیدار / وہان سے آیا پھر خیمے کو یکبار
بنی اپنی کو وہان پر زار دیکھا / ذرہ پھر آخری دیدار دیکھا
جدا خیمے سے ہو پھر رو بمیدان / کیا میدان مین پھر گھوڑیکو جولان
تھا ارزق لشکر کافر مین سردار / اسے یون بولا ابن سعد غدار
کہ فن رزم مین توہیگا کامل / ذرہ اس ہاشمی سے ہو مقابل
کہا اسنے کہ کیا اس سے کرون جنگ / مجھے اس طفل کے لڑنے سے ہی ننگ
میرے بھی چار بیٹے ہین دلاور / بھیجا تاہون گا یک بیٹے کو اوسپر
عمر نے تب کہا ای بے حمیت / نہ دیکھہ اس طفل کو تو از حقارت
تصور یہ نکر لڑکا ہی یہ شخص / خدا کے شیر کا پوتا ہی یہ شخص
کیا ہی تشنگی نے اسکو بیتاب / اگر پاوے یہ اک جرعۂ آب
کسے قدرت جو پھر اس سے کرے جنگ / سخن کرنا بھی تمکو ہو ویگا تنگ
غرض ارزق تو لڑنے کو نہ آیا / بڑے بیٹے کو میدان مین بھیجا

لڑا وہ ہو کے قاسمؑ کے مقابل
پکڑ قاسمؑ نے اُس نامرد کے بال
تو بارے بارے اُسکے تین بھائی
مگر قاسمؑ نے اُن سبکو کھپایا
کھڑا تھا ازرق گمراہ مردود
مسلح ہو کے وہ میدان مین آیا
ہوئی رد و بدل دونون مین بسیار
خجالت سے ہوا ازرق پشیمان
چلایا نیزہ شاہ ذوالکرم پر
تو پھر گھوڑے سے قاسمؑ نیچے آیا
چڑھا گھوڑے اُپر پھر شاہزادہ
گرا ازرق اُپر یکبار جون شیر
یہ بولا اُس لعین سے تب وہ سلطان
خبر رکھتا نہین در عرصۂ جنگ
گیا ازرق کا جون ھین تنگ پر دھیان
لگایا وار یک اُسکے کمر پر
تو گھوڑے اپنے سے ہو کر پیادہ
چچا کا اسپ اپنے ہاتھ لیکر
رکاب شاہ پر سر کو جھکا کے

گرا آخر کو گھوڑے سے وہ بزدل
کیا گھوڑے کی سم سے اُسکو پامال
گئے آکر کے قاسمؑ سے لڑائی
بضرب تیغ دوزخ مین بھجایا
تو پھر دیدے ہی سے اُسکے اُٹھا دود
جھپٹ کر نیزہ قاسمؑ پر لگایا
بچایا ایک نے جب ایک پر وار
کیا گھوڑے کو اُسنے تند جولان
لگا وہ نیزہ گھوڑے کے شکم پر
شتابی شہ نے پھر گھوڑا بھجایا
ہُوا لڑنیکو پھر جا ایستادہ
لگی دونون طرف چلنے کو شمشیر
کہ اے ازرق تو ہو کر مرد میدان
بہت ڈھیلا ہی تیرے اسپ کا تنگ
پکڑ شہزادے نے شمشیر بران
گرا کافر دو حصے ہونگون سر
چڑھا اُس گھوڑے اوپر شاہزادہ
وہان آیا جہان تھا ابن حیدرؑ
زبان خشک اُسے اپنی دکھا کے

کھا پاؤن اگر ایک بوند پانی
دیکھاؤن دشمنون کو راہِ فانی

کہا شہ نے کہ ای فرزند غمخوار
نہ گھبرا پیاس کی آفت سے زنہار

کوئی لحظے مین نانا پاس جا کر
عدن کے بیچ پینا آب کوثر

ذرہ خیمہ مین جا اب بھائی فرزند
تیری مادر سے مل لے وای فرزند

یہ سن قاسمؑ جو نہین خیمے مین آیا
دلھن اور ما کو اپنے زار پایا

اپنے کی دیکھہ دیوڑھی پر سواری
لگی اہلِ حرم مین ہونے زاری

ادھر تھی مادرِ دلگیر روتی
ادھر تھی دختر شبیر روتی

غرض اُٹھا اُس جگہ پر سے وہ نوشاہ
لیا گھوڑے پہ چڑھ میدان کی راہ

اُٹھائی باگ فوج مُدعی پر
گرا جا کر علمدار شقی پر

پیادون نے لیا پھر راستہ گھیر
لگی چلنے کو باہم وار شمشیر

کھپائے شاہزادے نے سزا دی
بچے اسوار تیس اُسمین پیادی

تو اُسکو گھیر کر نرغی مین اُس آن
کیا اہلِ دغا نے تیر باران

گرا شہزادی کا گھوڑا زمین پر
پڑا غُل گنبد عرش برین پر

تو شیث ابن عمرو نے نیزہ لیکر
لگایا اُسکے پُشت نازنین پر

ہوئی نوک سنان چھاتی سے تب پار
زمین اوپر گرا حیدر کا دلدار

پُکارا وہ جوان بو تُرابی
چچا میری خبر لینا شتابی

بھتیجے کی صدا سن شاہ آئے
وہین آ رن سے قاسمؑ کو اُٹھائے

کھڑا تھا شیث سر کے کاٹنے کو
کیا شہ نے اُسے یک وار مین دو

لے آئے لاش کو خیمے کے درمیان
مگر باقی تھا اِسمین یک دمو جان

قیامت کی روایت کے بیان مین

عزادارو ذرہ رونے کی جا ہے — جہان مین شور ماتم کا بڑا ہے
یہ رونا ہی تمھین اسباب توقیر — زبس دلکو تمھارے ہی یہ اکسیر
نہ اِس رونیکو تم سمجھو اکارت — کہ ہی یہ تمکو آنکھونکی بصارت
پڑیگا جب کہ غم محشر کا بھاری — اِسی رونے سے ہوگی رستگاری
روایت ہی کہ جب ہوگی قیامت — خُدا بیٹھے گا بر تخت عدالت
خلائق دھوپ سے بیحال ہوگی — ہر ایک کو پُرسشِ اعمال ہوگی
نہ رشتہ کام آویگا نہ ناتا — بدن سورج سے ہو یکبار جلتا
جگر اِس غم مین نہ ہوگا جگر کا — نہ باپ بیٹے کا نا بیٹا پدر کا
بجز خاتم کے جتنے ہین پیمبر — کہینگے نفسی نفسی ہوکے مُضطر
ہر ایک دل کو گزند ہوویگی اُسوقت — زمین تھوڑی بُلند ہوویگی اُسوقت
سخن یہ جب کہینگے خلق وہان پر — فرشتے بولینگے از حکم داور
نہوکیون مرتفع یہ قطعۂ خاک — بجا ہی ہوا گریہ سی با فلاک
نبیؐ کے لال کا غم یہان ہُوا ہی — شہِ بیکس کا ماتم یہان ہُوا ہی
اِسی مذکور مین ہوگی صدا ایک — اُٹھے گی عرش اعظم سے ندا ایک
کہ آنکھین موند لو ای اہلِ محشر — یہان پر آتی ہی بنتِ پیمبرؐ
جب اُس بی بی کی آویگی سواری — کہینگے اہلِ محشر یون بزاری
کہ ای بی بی نپٹ لاچار ہین ہم — تیرے بیٹے کے ماتمدار ہین ہم
کلیجا مُنہ مین آتا ہی عطش سے — لبون پر جان ہی پیاسونکا غش سے

یه سُن کر عرش کے جانب اُٹھا هات — یه فرماویگی وه بی بی نکو ذات
خداوند بحق شاه مظلوم — نرکهان بیکسونکو یهان په مغموم
غم شبیرؑ سے مغموم هین یه — عزادار شهِ مظلوم هین یه
عزادارو جو چاهو یه سفارش — کرو منظور ٹک میری گذارش
نه سمجهو رائگان اِس غم کی رقت — که هی یه تمکو اسباب شفاعت
قیامت بیچ پهل اِسکا ملیگا — وهان نعم البدل اِسکا ملیگا
صفا موقوف کر اسجا په یه حال — که هی باقی ابهی قاسمؑ کا احوال
جو زخمی وه بنا خیمے مین ایا — حرم نے شور رونیکا مچایا
چچا کے مونهه کے اوپر وه نظر کر — گیا فردوس اعلیٰ کو سفر کر
پسر کا دیکها مادر نے جو یه حال — لگی کهنے که مجهه مظلومه کے لال
یه کسنے تیری گردنکو کٹایا — یه شمع مُصطفیٰ کسنے بجهایا
مٹا کیون تیرا نخلِ زندگانی — ملی یون خاک مین تیری جوانی
نهین اب سایهٔ طوبیٰ خوش ایا — جو میرے سر سے یون سایه اُٹهایا
نه ائی تمکو اِس مغمومه کی یاد — بهلائی مادرِ مظلومه کی یاد
تپ غم سے میرا جلتا هی سینا — ترے دُکهه سے میرا مُشکل هی جینا
ای بیٹا مجهکو اس غم سے نکالو — جهان پر تم رهو مجهکو بُلالو
یه که کر مادرِ قاسمؑ بچاری — پسر کی لاش پر کرتی تهی زاری
غرض خیمے مین تهی رونیکی افت — اُٹهی تهی اهلِ عصمت مین قیامت

بھتیجے کٹ چکے جب اوس ولی کے — چلے تب بھائی اس ابن علیؓ کے
نپٹ رویا وہ شاہِ کبریائی — جب اُسکے بازوؤن پر آفت آئی
نپٹ جب غم کیا سبطِ نبیؐ نے — کمر تب باندھا بوبکر علیؓ نے
کہا ای بھائی جی تم ہوگے سرتاج — تمہارے سے رہیگا دین کا راج
نچاور ہن کتین ای بھائی جی تم — تصدق ہونے دو مجھکو بھی تم
مین مدت سے یہ رکھتا تھا ارادت — کہ مجھسے آپ کی کچھ ہووے خدمت
سو اب سر تیرے آگے ہون کٹاتا — ذرہ خدمت ہون تجھ شہ کو دکھاتا
یہ کہہ کر جا گرا فوجِ لعین پر — لگا تلوار کرنے اہلِ کین پر
جو اُسکے سامھنے میدان مین آیا — تو ایکھی وار مین اُسکو کھپایا
لعین سب جمع ہو کر اُسپہ دوڑے — کہ ضرب ایکبس اُسکے تن پہ مارے
قدامہ ابن موصل نے تب آکر — لگایا نیزہ اُسکے چھاتی اوپر
وہ نیزہ کھا کے وہ فرزند حیدرؓ — ہوا سیراب جا ناب کوثر

حضرت عونؓ بن علیؓ کی شہادت کے بیان مین

تھا ایک عون علی شہ کا برادر — چلا گھوڑا اٹھا کر وہ دلاور
تو لیکر وہ ہزار اسوار ہمراہ — کیا بند آکے بن حجاز نے راہ
اُ[illegible]ے دغے مین لا کرکے وہ کفار — لگے برسانے وہان تیرونکی بوچھار
گیا[illegible]ر یا ہوکے وہ حیدرؓ کا دلبر — ملا آکر کے با سبطِ پیمبرؐ
چلا[illegible]نے کہ ای بھائی دل افگار — کھڑا جو ہیگا تو زخمون مین سرشار
[illegible]ضائیے ہین اب یکدم ٹھہر تو — تردد اپنے ٹک زخمون کا کر تو

کہا تب عون نے ای بھائی سردار ‏— مجھے مت روکیو اسوقت زنہار
کہ پانی بن ہی میرا جان جاتا ‏— لہو بہنے سے غش مجھکو ہی آتا
یہ کہہ وہ سالکِ راہِ الٰہی ‏— ہوا پھر وہان سے وہ میدانکو راہی
تھا صالح نام ایک کافر شرابی ‏— عدو خاندانِ بو ترابی
تھی جب شاہِ ولایت کی خلافت ‏— ہوئی حدِّ شراب اُسپر تھی ثابت
سو از حکم جنابِ شاہِ کرار ‏— تھا اُس دن عون نے مارا اِسے مار
سو اُس مردود نے کر بغض ظاہر ‏— مسلح ہو چلا عون علیؑ پر
پر ایسا عون نے نیزہ لگایا ‏— کہ یک ہی وار مین اُسکو کھپایا
بریر اُس روسیہ کا تھا برادر ‏— جھپٹ وہ عونؑ کے آیا برابر
جو تھین ایک نیزے کا اُسنے کیا وار ‏— تو اُسکے ضرب کو رد کرکے یکبار
لگایا عونؑ نے یک نیزہ اُس پر ‏— گرا گھوڑے سے زخمی ہو وہ کافر
کہ اِسمین جمع ہو کر سارے کفار ‏— گرے عونِ علیؑ پر آکے یکبار
کیا تب عون نے وہان ایسی تلوار ‏— کہ مارے سیکڑون از قوم کفار
غرض جب ساقی کوثر کا وہ پور ‏— ہوا سرتا بپا زخمون سے بس چور
تو خالد ابن طلحہ اُسپر آیا ‏— لگا کر نیزہ گھوڑے سے گرایا
کہا یہ مرتے مرتے اُس ولی نے ‏— جوانِ نامورِ ابنِ علیؑ نے
کہ یا سبطِ نبی مین کام آیا ‏— وفا تیرے مین اپنا سر کٹایا

حضرت عثمانؑ بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بیانمین

تھا ایک عثمان علی اُس شہ کا بھائی ‏— تو اُسنے گھوڑے کی پھر باگ اوٹھا

کیا زیر و زبر اہلِ دغا کو — ڈبایا خون مین بانی جفا کو
سراپا ہو کے زخمون سے وہ سرشار — جنابِ شاہ مین آیا وہ سردار
گلے مِل کر کے بھائی سے وہ بھائی — گیا پھر کر بمیدانِ لڑائی
یزیدِ ابطحی تب وہ مقابل — ہوا اِس سرورِ عالی کا قاتل

حضرت جعفرؓ بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بیان مین

برادر انکا تھا جعفرؓ علی نام — چلا تب جنگ کا وہ کر سرانجام
مثالِ شیر اُس میدان مین آیا — بہت کفار کو وہان پر کھپایا
گرا آخر کو زخمون سے وہ ہو چور — گیا جنت کو حق کے شاہ کا پور

حضرت عمرؓ بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بیان مین

ہوا جس دم وہ غازی ابن کرار — عُمرؓ ابن علی نکلا ہو تیار
گیا اُس قوم نا فرجام اوپر — گرا جا کر گروہ شام اوپر
جمع ہو اشقیا نے اُسکو مارا — گیا جنت کو وہ حیدر کا پیارا

حضرت عبداللہ بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بیان مین

تو عبداللہؓ علی شیر دلاور — چلا میدان کو پھر تیار ہو کر
کہا شاہا موے سب یار و بھائی — نہین اب میرے مین تاب جدائی
یہ سُن شہ نے گلے اُسکو لگایا — نپٹ غمگین ہو میدان پر بھجایا
گیا رن پر وہ بیٹا مرتضیٰ کا — جگر ٹکڑے ہوا دیکھ اشقیا کا
چلائے ایسے اُس غازی نے وہان ہات — کہ مارے پلمین کافر ایکسو سات
غرض از زخم ہائی ابن نوبت — گیا دنیا سے وہ صاحب کرامت

حضرت عباس علیؑ علمبردار رضي الله عنہ کے شہادت کے بیان مین

موئے جب سبطِ پیغمبرؐ کے بھائی — نپٹ اُسکے اُپر تنہائی آئی
نہ رو ای چشم رولو وقتِ غم ھی — علم ماتم کا اب ھوتا علم ھی
علیؑ عباس کی اب ھی سواری — علمبردار کی آئی ھی باری
جو دیکھا اُس علمبردار نے وھان — نھین باقی کوئی لشکر کے درمیان
موئے اُس شاہ کے سب یار و بھائی — نپٹ اُسکے اوپر تنہائی آئی
یہ صورت دیکھ وہ شیرِ الٰھی — علم رکھ کر ھوا میدان کو راھی
کھا تب شہ نے ای بھائی دلاور — ابھی میدان کا تو قصد مت کر
کہ تیرے دم سے سرداری ھی میری — فقط تجھسے نموداری ھی میری
یہ سُن عباسؓ ھو خاطر شکستہ — لگے یون کھنے ھو کر دست بستہ
شھا عالم مین یہ ھرگز نہین راہ — علمبردار کے جیتے مرے شاہ
مجھے اب دیجے میدان کی اجازت — نہ کھئے مجھکو محروم از سعادت
میرے سے وقتِ رحلت بابا حیدرؓ — یہ فرماتے تھے پاس اپنے بٹھا کر
کہ ای غازی بہادر میرے فرزند — تو مجھہ شبیرِ خدا کا ھیگا فرزند
جھان سے مین نے اسدم منہ کو موڑا — تجھے شبّیر کے فدیے کو چھوڑا
پدر تو مر گئے یہ حکم کر کر — مدینے مین ھی جیتے میری مادر
مجھے بچپن مین لے گودی مین مغموم — یہ کھتی تھی میرے حلقوم کو چوم
کہ ای فرزند تو میرا جگر ھی — جگر کیا بلکہ تو نورِ بصر ھی
ای مجھہ مظلومہ کے فرزند والا — تجھے ایک روز کو ھی مین نے پالا

وہ دن جسدم تجھے دیوے دکھائی
یہ باتین اُس دُکھیاری کی مین سُنکر
مین انکھونکا نیرے جوھون اُجالا
یہ سُن فرمائی وہ بی بیؔ دلچور
میری قسمت مین تیرا دُکھ ھی بھرنا
سُوای شاہ دو عالم دینکے سرتاج
کھواب مین بھی جا غرق لوھو ھون
یہ بھائی سے جو وہ کھتا تھا بھائی
گیا خیمے کو جسدم وہ علمدار
سکینہ کو ھُوا بن پانی غش ھے
اُسے تب گود مین لے وہ علمدار
تیری خاطر مین دریا پر ھون جاتا
وہ بولی ھائے مین پیاسی مرونگی
کھڑے ھین راہ گھیرے اھل تزویر
گنواؤنگی مین بن پانی میری جان
روایت مین ھی یہ ذکرِ روایت
کہ وہ خیرالنسا کے چھوٹے پوتی
پکڑھا تھہ اسکا وہ بانو کی جائی
لگی کھنے کہ ای میرے چچاجان

نہ ضایع کیجیو یہ میری کمائی
کھا مین نے کہ ای مظلومہ مادر
مجھے کس روز کو ھی تمنے پالا
کہ ای مجھہ خستہ دلکے چشم کے نور
تجھے شبیر کے آگے ھی مرنا
مجھے ناحق نہ شرمندہ کرو آج
ذرہ مادر پدر سے سرخرو ھون
صدا جو رونیکی خیمے سے آئی
تو کیا ھی دیکھتا با چشم خونبار
پڑی بستر اوپر وہ ماہ وش ھے
لگا کھنے کہ ای بیٹی نھو نا ب
تیرے مین واسطے پانی ھون لاتا
یہ دریا پر تمھین جانے نہ دونگی
کشندے اُس جگہ برساتے ھین تیر
تمھین کھوتے نھین پرای چچاجان
سُناؤن یھان پہ یک تازی حکایت
چچا کے پاس جسدم آئے روتی
وھان سے عقب خیمے کے ھے لائی
کرم اتنا کرو تم مجپہ اس آن

یهان تها شاه نے چشمه نکالا
اُسے پھر پانی لیکر موند ڈالا

کهو تو پهاوڑا جا کرلے آؤن
تم اُسکو کھودو مین مٹی اُٹھاؤن

کها عباسؓ نے ای بیٹی معصوم
تیری محنت کو حاضر هون مین مظلوم

خُدا تیری کرے یه آس پوری
مین آنکھون سے کرونگا یه مزوری

یه که ایک پهاوڑا لیکر وه دلچور
چلا بی بی سکینه کا هو مزدور

کیا محنت سے جب اُس جای پر غار
هوا سنگ کلان ته سے نمودار

وه پتھر دیکھه کے لڑکی بچاری
لگی صد چند کرنے آه و زاری

کهے عمو جی نهین کچه تیری تقصیر
نهین تقدیر سے چلتی هی تدبیر

هوا اب یه همین معلوم بارے
که نهین پانی نصیبو مین همارے

یه کهه یک مشک خیمے سے لے آئی
چچا کو دیکے پھر رو رو سنائی

که ای عمّو جی لب دریا کو جاؤ
ذره هم بیکسون کا جی بچاؤ

سکینه کا جو دیکها اُسنے یه حال
اِراده قتل گاه کا کرکے فی الحال

حضرت عبّاسؓ علی رضی الله عنه کے رُخصت چاهنے اور لب فرات کو جانے کے اور وهان سے پانی لانیکے بیان مین

لے تسمه مشک کا کاندھے لگایا
بهشتی بن کے شه کے پاس آیا

کها شه نے که ای عبّاسؓ بهائی
یه کیسی شکل هی تُمنے بنائی

جو مشکیزه هی کاندهے سے لگائے
علمداری سے کیا اب هاتھ اوٹھائے

کها عبّاسؓ نے ای شاه غیّور
علم کو چھوڑون کیا میرا هی مقدور

ذره لے مشک هون دریا کو جاتا
پیاسون کو هون پانی لا پلاتا

سنو ای بادشاہِ ملکِ جاوید
کہ جب سر گرم ہو محشر کا بازار
چلا ہون مین اُٹھانے بارِ غم کو
ذرہ اب حکم مجھ مضطر کو دیجئے
غرض رخصت ہو شہ سے وہ دلاور
دعا کر بھائی کو تب وہ شہنشاہ
جنم کا ساتھ میرا چھوٹتا ہے
اگرچہ اہلِ کوفہ دستہ دستہ
علیؑ عباس تب اُس فوج کو چیر
سوار اُسپر گرے اتین باری
تو اس غازی نے ندی بیچ جاکر
اُٹھایا ہاتھ مین پھر یک کفِ آب
پڑی جو تشنگی شبیر کی یاد
دل اپنے مین لگا کہنے وہ دلچور
نپاوے سید ابرار پانی
یہ کہہ گھوڑے سے پھر بولا وہ بیتاب
کہ ہی مجھکو تیرے سے کام لینا
یہ سن اُس شہ سے اُس بادِ روان نے
کہ ای غازی بہادر رہبرے سردار

تیری خدمت سے ہی مجھکو یہ اُمید
تو ہو سردار اور فدوی علمدار
جگر کو کہئے ٹک تھا بنے علم کو
علم ایک دم علیؑ اکبر کو دیجے
چلا دریا کے جانب مشک لیکر
یہ فرمانے لگا ای میرے اللہ
کرون کیا ایسا بازو ٹوٹتا ہے
کھڑے تھے گھیر کے پانی کا رستہ
لب دریا اپر پہنچے مین جیون شیر
ہزیمت کھائی وہ کافر بخواری
لیا مشکیزہ بھر کاندھے کے اوپر
لے آیا جو ہین ہونٹون تک وہ بیتاب
بہا پانی کیا تب اُسنے فریاد
کہ ای دل یہ وفا تیرے سے ہی دور
مٹاوے اپنی تو تشنہ دہانی
کہ ای حیوان ذرہ تو ہو لے سبک پا
حرم کو پانی ہی لیجا کے دینا
اشارے سے کہا اُس بےزبان نے
نہین پینے کا مین پانی یہ زنہار

ملا نین اشرفِ انسان کو پانی
روا کبھی یہ مجھ حیوان کو پانی

غزا دار و خدا جانے یہ کیا تھا
یہ کیا حکمت تھی کیا امرِ قضا تھا

نہین تو دل نے یہ کب بات مانی
دھنی کوثر کا ہو محتاج پانی

خدا عالم ہے یارانِ خوش انجام
حسینؓ ابنِ علیؑ جس شہ کا ہی نام

جو دلمین لاوے وہی بات ہووے
اگر چاہے تو دن کی رات ہووے

جناب حضرتِ امام حسینؑ علیہ السلام کے روزے رکھنے کے اعجاز کا بیان

لکھا ہے راویون نے ایک احوال
کہ جب اس شاہ کو تھا اٹھوان سال

رکھا رمضان کا روزہ اس ولی نے
جگر بندِ رسولِ ایزدی نے

جو نکلی دھوپ آیا ایک پہر روز
ہوا پیاسا وہ شاہِ عالم افروز

لگا بیطاقتی سے سر جھکانے
زبان سوکھی لبون اوپر پھرانے

یہ صورت دیکھ کر خیر النساؑ نے
کہا یون زوجۂ شیرِ خدا نے

کہ ای میرے جگر تو کیون حزین ہے
ابھی روزہ تجھے واجب نہین ہے

پیمبرؐ نے کہا ای میرے فرزند
نہ ہو اس سن مین اس محنت کا پابند

ابھی کیا عمر ہے اور کیا سن و سال
جو روزہ رکھتا ہے تو ای میرے لال

کہا شبیرؑ نے شاہِ نکو ذات
نہ روزے خواری کی مجھ سے کہو بات

بھلا مین کیون کہ دکھ سے منہ کو موڑون
پسر صابر کا ہون روزہ نہ توڑون

زبان پہ یہ سخن مت لائیے آپ
دعا حق مین میرے فرمائیے آپ

کہ مجھ سے راہِ حق کا کام ہووے
میرا بھی صابرون مین نام ہووے

غرض بہتیرا فرمائے نبیؐ نے
مگر روزہ نہ توڑا اس ولی نے

نپٹ پیاسا تھا شاہِ عالم افروز — کہ گذرا بیکلی سے دو پہر روز
جو تھین وقتِ زوال آیا تو ناگاہ — گرا غش کھا بروے خاک وہ شاہ
گرا غش کھا جو پیارا مصطفیٰ کا — جگر ٹکڑے ہوا خیر النسا کا
تھا وہ جس جس طرف پہلو پھراتا — پیمبر اپنی آنکھین تھا بچھاتا
ملایک کو یہ صورت دیکھہ اُس آن — جناب احدیت سے پہنچا فرمان
کہ ہی غش بیچ نورِ مُلکِ جاوید — چھپا دو جلد مغرب مین یہ خورشید
جو پہنچا اسطرح وہان حکم باری — چھپا سورج ہوئی شام ایکباری
یہ صورت دیکھہ کر حق کے نبیؐ نے — نواسے سے لگے اسطرح کہنے
میرے پیارے نکر اب اضطرابی — ذرہ اُٹھ کے تو دیکھ ای بو ترابی
خدا نے تیری پوری بات کر دی — تیرے خاطر کو دن کی رات کر دی
یہ صورت دیکھہ کر ابنِ علیؑ نے — کھا سرِ خاک پر رکھہ اُس ولی نے
کہ ای شاہنشہِ اقلیمِ جاوید — تو ہی ہے قبلۂ ارباب اُمید
تو خود عالم ہی مین کیا تجھ سے بولون — کچھہ افطاری ملے تو روزہ کھولون
یہ سن ہاتف سے پھر یون آئی آواز — کہ ای شاہ زادۂ اقلیم اعجاز
کہ کس چیز کی ہی تجھکو اس آن — تیرا نانا دو عالم کا ہی سلطان
برائے عاصیان گر تجھکو غم ہے — اُنھون کے بخشوانیکا الم ہے
یہ کتنی بات ہی جو زار ہے تو — شفاعت اُنکی کا مختار ہے تو
عزیز و شاہ نے یہ دُکھہ قبولا — غم اپنا بھولا پر تمکو نہ بھولا
رہِ تسلیم مین خود ہوکے برباد — کیا یون مولا نے تم سبکو آزاد

ذرہ ای امتِ مرحوم رو لو | مونھ اپنے سے غبارِ جرم دھولو
صفا بس طول مت دے اب یہ احوال | کہ ھی باقی علیؑ عباس کا حال
غرض لے مشک کو وہ صاحبِ جاہ | چلا اُس جا سے پھر خیمے کی لے راہ
گرے تب فوج ظالم اُس ولی پر | لگائے وار عباسِؑ علی پر
لگی جو داھنے بازو پہ تلوار | گرا مونڈھے سے بس وہ ھاتھ یکبار
تو بائین کاندھے پر وہ مشک لیکر | چلا لڑتا ھوا وہ شیرِ صفدر
جو ایک ظالم نے پھر اوار مارا | اور اُسکا بانیا بازو بھی اُتارا
تو تسمہ مشک کا دانتون سے پھر تھام | چلا خیمے کی جانب کو وہ ضرغام
جو اُسمین کا فرون نے تیر مارا | لگا ایک تیر مشک اوپر قضا را
جو پانی سے ھوئی وہ مشک خالی | گرا گھوڑے سے نیچے شاہِ عالی
کھا اُدرکنی ای سلطانِ غیور | موا آلِ محمدؐ کا یہ مزدور
یہ سن سبطِ پیمبر وھان پہ آئے | زمین سے بھائی کو لیکے اُٹھائے
کھا ای بھائی ٹک آنکھین تو کھولو | مصیبت اپنی کچھ تم مونہہ سے بولو
چلو اب گھر کو بھائی میرے ھمراہ | سکینہؑ کب سے تو ھی دیکھتی راہ
کھا اُسنے کہ ای بھائی دلاور | مجھے کچھ غم نھین گو کٹ گیا سر
نھین غم کو اُٹھا یا مین نے آفت | رھی پر اتنی میرے دلکی حسرت
کہ باطل ھو گئی میری مزوری | میری محنت نہ ھونے پائی پوری
ھوئی زھراؑ کی پوتی سے ندامت | رھا یہ داغ مجھکو تا قیامت
مین خالی کسطرح اب گھر کو جاؤن | پیاسون کو بھلا کیا مونہ دکھاؤن

یہ کہہ دُنیا سے گذرا وہ علمدار
تو رو کہنے لگا اُمت کے سردار
رفاقت عمر بھر کی آج چھوٹی
کمر ہو وقت مجھ بیکس کی ٹوٹی

حضرت علی اکبرؑ علیہ السلام کی شہادت کے بیانمین

عزادارو نہ رہو مت بیٹھو خاموش
کہ ہے ارض و سما مین غم کا اب جوش
مُصیبت آئی ہی احمدؐ کے گھر پر
چھُری چلتی ہے زہرؑا کے جگر پر
کھپا دیتے ہین ہم شانِ علیؑ کو
کرین ہین ذبح ہم شکلِ نبیؐ کو
چلا ہے رن پہ بانو کا دُلارا
نبی کے لال کا وہ لال پیارا
الم سے شہربانو مُبتلا ہے
پسر اُسکا جوان مرنے چلا ہے
روایت ہے موئے جب شہ کے غمخوار
رفیق و خویش و بازو وہ علمدار
تب اپنی بیکسی پر کرکے زاری
منگائی شاہ نے اپنی سواری
یہ دیکھہ اکبرؑ لگا کہنے کہ ابشاہ
نہ لیجے آپ ابھی میدان کی راہ
گئے گو بازو دلکو تھام لیجے
ٹک اِس اپنے جگر سے کام لیجے
پسر وہ جو پدر کے کام آوے
ذرہ کچھ حُسن خدمت کر دکھاوے
ابھی دل اپنے کو چھوٹا نہ کیجے
ابھی مجھکو تصدق ہونے دیجے
اگر عباسؑ سا بازو کٹا ہی
جگر مجھہ سا ابھی جیتا کھڑا ہی
کہا شہ نے کہ مجھہ بیکس کے فرزند
تجھے تو مین نہین کھونیکا ہرچند
بھلا کیونکر تجھے لڑنے بھیجاؤن
کلیجا جیتے جی کیونکر کٹاؤن
تو ہے انگشترِ دین کا نگینہ
تیرے شائق ہین سب اہلِ مدینہ
مُشابہ ہے تو شاہِ لافتےٰ کا
ہی شبہ تو محمدؐ مصطفیٰ کا

تیرے ملنے کو سب خلقت خدا کی — سمجھتی ہی زیارت مصطفیؐ کی
نہ دے اسدم تو مجھ مغموم کا ساتھ — دے اپنے مادر مظلوم کا ساتھ
کہ اسکے چشم کا تو ہی اجالا — ہے اٹھارہ برس تک اسنے پالا
ہی اس بی بی اپر آفت پہ آفت — پڑی اسپر مصیبت پر مصیبت
پسر چھوٹے کو بس ہچکی لگی ہے — جو منجلا ہی اسے تپ چڑھ رہی ہے
بڑی بیٹی ہے غمسے تلملاتی — سکینہؑ کی ہی گردن ڈھلکے جاتی
فقط اب تجھسے اس بیکس کا جی ہے — تیرے دم ہی سے اسکی زندگی ہے
ذرہ تو اسکا اب نور بصر ہو — ٹک اسکا مرہم زخم جگر ہو
نہ لے مرنے کا ہرگز نام اسوقت — یہ گھر اب ڈوبتا ہے تھام اسوقت
کہا اکبرؑ نے ای حامی امت — مجھے وہ بی بی دیویگی اجازت
نہین کچھ اسکو دنیا کی محبت — فقط ہے اسکو مولا کی مودت
صفت زہراؑ کی اسمین ہو بہو ہے — قدم پر ساس کے قایم بھو ہے
وہ پتھر صبر کا دلپر دھریگی — رہ خالق مین مجھکو بخش دیگی
یہ کہکر وہ پسر مان پاس آیا — جناب اسکی مین رو رو سر جھکایا
لگا کہنے کہ ای مادر نکو ذات — مین تمسے پوچھنے آیا ہون یکبات
شہ عالی کی ہے رن پر سواری — ہوئی ہی انکی میدانکی تیاری
ارادہ ہے کہ مین مرنیکو جاؤن — عوض انکے گلا اپنا کٹاؤن
ادا مجھسے جو اتنا کام ہووے — تو میرا دو جہان مین نام ہووے
ای مادر اج گر دے مجھکو جانے — کمائی تیری لگتی ہی ٹھکانے

کہا بانو نے تب ای میرے دلدار ہوئے ہو تم جو یون مرنیکو تیار
میری جو آس اس دم توڑتے ہو مجھے کسکے بھروسے چھوڑتے ہو
اٹھارا برس کا جو جوگ اٹھایا ہے تب مجھہ مانے تم سا لال پایا
ٹک اپنے سائے مین مجھکو بٹھاؤ ضعیفی مین مجھے کچھ سکھہ دکھاؤ
نچھوڑو اس الم مین ساتھہ میرا ذرہ اس دکھہ مین تھا نبھو ہاتھہ میرا
کہا اکبرؑ نے تب ای بی بی مادر تم اب اپنی نظر رکھو خدا پر
مین تم کو چھوڑ کر جاتا نہ زنہار مگر اب کیا کرون اس دم ہون لاچار
اگر مرتا نہین اس دم مین دلچور جہان مین ہووے گی یہ بات مشہور
جوان بیٹے نے اپنا جی چھپایا پدر نے رن مین جا گردن کٹایا
غرض رخصت ہو مادر سے وہ مغموم پھرا یادر جناب شاہ مظلوم
لگا کہنے کہ یا ابن الذبیحین اگر دیتے ہو تم اجداد کا دین
تو اتنی عرض میری دل مین لاؤ مجھے میدان سے مت ہر گز پھراؤ
چلو مقتل پہ لے اس آن مجھکو کرو ہاتھہ اپنے سے قربان مجھکو
عزادارو ذرا یہ حال دیکھو نبیؐ کے گھر کا استقلال دیکھو
پدر بیٹے کو مرنے ہی بھیجا تا پسر ہی تیغ نیچے سر جھکاتا
غرض شبیر اکبر کا پکڑ ہاتھہ لے آئے خیمے کے اندر اسے ساتھہ
پنہایا مصطفیٰ کا اسکو جامہ علیؑ کا اسکو بندھوایا عمامہ
کمر مین ذوالفقار اسکو بندھائے سپر حمزہ کی دوش اوپر لگائے
منگا اسپ عقاب اس نامور نے چڑھایا بیٹے کو اسپر پدر نے

گیا میدان اُپر جسوقت وہ ماہ
تو بولا فوج سے بن سعد جاہل
یہ سُنکر بولے اہلِ شام یہ بات
مُقابل اُسکے ہو کس مین جگر ہی
کہا بن سعد نے ای قوم بدکار
پسر شبّیر کا اکبر علیؑ ہے
یہ سُنکر بھی نہ نکلا کوئی مردود
وہان سے باگ گھوڑے کی اُٹھا کر
جہنم بیچ بہوتون کو بھجایا
دکھا کر سوکھے لب اور خشک حلقوم
کہا اب پیاس سے نہین مجھکو طاقت
یہ صورت شہ نے دیکھا اس دلربا کی
ذرہ خنکی جو ہوی اُسکے دہن مین
جو شہزادے نے گھوڑا وہان چلایا
علی اکبر پہ مارا نیزے کا وار
لیا شہزادے نے یکبار اُسکو
پسر طارق کا تھا وہان ایک کافر
نہ مہلت دی اُسے اکبرؑ نے ایک آن
تو ابن سعد نے ہو کر کے لاچار

یہ سمجھے خلق نکلا یوسف از چاہ
کوئی جا ہو لے اب اِسکے مقابل
لڑتا ہی ہمین تو کسکے اب ساتھہ
کہا امید نہین یہ خیر البشرؐ ہی
نہ سمجھو تم پیمبرؐ اسکو زنہار
نبیؐ نہین ہی یہ ہم شکلِ نبیؐ ہے
کھینچے اکبرؑ علی شمشیر کو زود
گرا جا کر وہ فوج اشقیا پر
پلٹ کر باپ کی خدمت مین آیا
پدر سے یون لگا کہنے وہ مظلوم
جگر میرے کو ہی غش بے نہایت
دئے مُنہ مین انگوٹھی مصطفےٰ کی
گیا وہ شیر پھر میدانِ رزمین
مُقابل طارق بن شیث آیا
تو اُس غازی نے اُسکا رد کیا وار
لگا نیزہ کیا فی النار اُسکو
چلا لڑنے کو وہ میدان کے اوپر
دکھایا قتل کر دوزخ کا میدان
کیا حاکم بن نوفل کو تیار

اور اسکو دو ہزار اسوار دیکر — وُنہین بھیجا علی اکبر کے اوپر
علی اکبر نے کر حملے مین سبقت — دیا اُن سب سوارونکو ہزیمت
وہان سے پھر پدر کے پاس آیا — زبانِ خشک بابا کو دکھایا
کہا تب شاہ نے ای راحتِ جان — نہین پانی تیرے قسمت کا اب یہان
کوئی لحظے مین اب ای میرے دلبر — عدن مین جلکے پیجو جامِ کوثر
یہ سن اکبرؓ علی پھر رن مین آیا — گرو شام پر گھوڑا اُٹھایا
نبی زادیکو وہان پا کر اکیلا — کیا سب فوج نے ایکبار ریلا
تو اکبرؓ لڑنے فوج کینہ ور سے — چھپا سلطانِ عالم کی نظر سے
ہوا جسدم جدا اُس شہ کا محبوب — چھپا یوسف جو نہین از چشم یعقوب
ہوئی اُس شاہ دین کو بیقراری — چلے گھوڑا اُٹھا کر کرتے زاری
تھے روتے پھرتے لے فرزند کا ناؤن — نہ پاتے تھے مگر اُسکا کہین ٹھاؤن
شمیم آئی جو یوسف کے پدر کی — ملی یعقوب کو بو پیرہن کی
چلا اودھر وہ نور کبریائی — دیا جو اسپ اکبرؓ کا دکھائی
ہوا وہ شاہ دین گھوڑیکے ہمراہ — گیا گھوڑا وہان جس جا تھا وہ ماہ
جو دیکھا شہ نے بیٹا نیم جان ہے — پڑا مٹی اوپر لوہو لہان ہے
اُتر گھوڑے سے اُسکے پاس آئے — پسر کے منہ پر اپنا منہ لگائے
غزادرو نہ اتنے بے خبر ہو — ذرہ اسوقت مین تم چشم تر ہو
پڑا مٹی اپر اکبرؓ علی ہے — لہو مین غرق ہم شکلِ نبی ہے
پڑا ہے ذبح ہو حیدرؓ کا پوتا — سرہانے سبطِ پیغمبر ہے روتا

کرو اکبر علی کے غم مین فریاد | نبیؐ کی شکل کو اسد مر کر یاد
اگر تم کچھ بھی رکھتے ہو محبت | تو یہ غم جانو تم اپنی سعادت

روایت قاضی کی لڑکی کے بیان مین

حکایت یک بہان مین ہون سُناتا | روایت تازہ ہون اسجا پہ لاتا
سُنا ہی یون کہین تھا ایک قاضی | تھا اعمالِ شریعت مین وہ داعی
تھی اُسکی ایک دُختر راحتِ جان | نپٹ کم سن وہ شکلِ ماہِ تابان
تھا لعبت بازی سے بس ذوق اُسکو | نپٹ تھا پتلیون سے شوق اسکو
پدر اُسکا یہ کہتا تھا کہ ای جان | نہین پتلیون کو رکھتے گھر کے درمیان
نہین اِسبات کی تجھکو خبر ہی | مُسلمانونکو ایمان کا ضرر ہی
قضارا ایک دِن وہ مردِ دیندار | کہین گھر سے گیا تھا بر سرِ کار
جو اُس لڑکی کو وہان خالی ملا گھر | نِکالا پتلیون کو اُسنے باہر
بچھونا گھر کے کونے مین بچھائی | وہان اُن پتلیون کو لا بٹھائی
ہُوئی مشغول لڑکی نیک انجام | ہر ایک پتلی کا رکھا اُسنے ایک نام
بڑا پتلا تھا جو اُن سبکے درمیان | نپٹ مالُوف تھی اُس سے وہ نادان
بڑا مان اُسکا سب مین مانتی تھی | اُسے وہ اپنا سیّد جانتی تھی
جو آیا گھر مین اُسکا باپ عالِم | نظر پتلے اُسے جو آئے اُسدم
وہان سے کھینچ دُختر کو نِکالا | اُٹھا کر پتلیون کو توڑ ڈالا
سراپنا پیٹ لڑکی نے پُکارا | پدر تو نے میرے سیّد کو مارا
مین بیکس بھی نہ اب ہرگز جیونگی | مین اِس سیّد کے غم مین جان دونگی

جو اس عالم نے سیّد کا سنا نام
خجالت سے اسی جا پر ہوا آب
لگا کہنے کہ ای خلاقِ عالم
خدا جانے میرا کیا ہوگا انجام
عزیزو ایک ایسے تھے مسلمان
یہ کیسے لوگ تھے ہی ہی خدایا
علی اکبر سے سیّد پر جفا کی
غرض اکبر علی نے جب کیا دھیان
کہا شاہا تیرا نانا پیمبر
مجھے دیتا ہے جنّت کی بشارت
یہ کہہ آنکھین موندین اکبر علی کے
تو لاش اسکی کو شہ خیمے مین لائے
اٹھائے بی بیان اس جا قیامت
کہا مان اسکی نے ای میرے جانی
تمھارے غم مین اب کیونکر جیو نمین
خبر لے کون اب مجھ مبتلا کی
ای بیٹا اٹھ کے میرا حال دیکھو
قیامت گھر تمھارے پر پڑی ہے
ذرا آنکھین تو کھولو ہائے اکبر

لگا رونے وہ مردِ نیک انجام
گرا غش کر زمین پر ہو کے بیتاب
یہ کیا مجھسے ہوئی تقصیر اسدم
تھا گو پتلا مگر سیّد تو تھا نام
تھے ہوتے نام پر سیّد کے قربان
جنھون نے سیّدونکو یو کھپایا
نہ حرمت سمجھے شکلِ مصطفی کی
سرھانے پر پدر کو پایا اس آن
کھڑا ہے سامنے لے جام کوثر
ہے کرتا جام کوثر کی اشارت
نکل گئی روح اطہر اوس ولی کی
حرم نے رو رو کیا کیا غل مچائے
ہوئی اس لاش پر برپا قیامت
مٹائی کسنے یہ تیری جوانی
جگر کا زخم یہ کیونکر سیو مین
بھولوٹی گئی خیر النسا کی
ذرہ گھر اپنے کا احوال دیکھو
سواری شاہ کی رن پر کھڑی ہے
ذرہ تو منہ سے بولو وائے اکبر

نہ کیون اس دل جلی کو یون الم ہو | گرا جسکے اپر ہو کوہِ غم ہو
اب آگے کیا لکھون اس غم کی تفسیر | نہین دست و قلم کو تاب تحریر

فاتحہ اختتام مجلس مین

عزادارو نہین اب باتکا وقت | یہ ہی ماتم کا اور صلوٰتکا وقت
پڑھو تم فاتحہ زوجِ نبیؐ پر | علیؓ پر اور اولادِ علیؑ پر
پڑھو صلوٰت بر شاہِ ہُدا تم | اُٹھاؤ صدق سے دستِ دُعا تم
خداوندا بحقِ خون شبیر | کہ مارا ہے جسے بے جرم و تقصیر
الٰہی واسطے اُنکے جو معصوم | گئے دُنیا سے ہو مسموم و مظلوم
الٰہی واسطے ستر دو تن کے | الٰہی واسطے اُنکے محسن کے
رہے روشن چراغ دین و آئین | شتابی ہو خروج مہدیِ دین
سلامت رکھہ جو ہین سلطانِ اسلام | رہے ہاتھہ اُنکے مین فرمانِ اسلام
جو ختم الانبیا کی ہووین اُمت | اُنھونکی مغفرت ہووے قیامت
ہر یکدم اُنکی ہو مشکل کشائی | جو قیدی ہووین وے پاوین رہائی
ہر ایک بیمار کو جلدی شفا ہو | ہو جسپر دین جلدی سے ادا ہو
مُسافر جو ہین وہ گھر بار پہنچین | سلامت حاج اور زوّار پہنچین
ملے ہر ایک کو عزّ و جاہ و حشمت | نصیب اُنکے مین ہو حجّ و زیارت
جو حاضر ہونگے اس بزمِ بکا مین | شہِ بیکس کے جو ہونگے عزا مین
ہُوین ہین جتنے حاضر اور غائب | بر آوین اُنکے مقصود و مطالب
جو ہی اُس مجلس ماتم کا بانی | وہ پاوے مُدعائے دوجہانی

خصوصاً جو که هے بانیِ تالیف
هوا جسکے سبب یه نسخه تصنیف

رهے اسپر کرم شبیر خدا کا
ملے سایه لوائے مصطفیٰ کا

دو عالم بیچ وه مقصود پاوے
جو اسکا مطلبِ دل هو بر اوے

مُصنف اُسکا هو خالق کا منظور
رهے دو نون جهان مین شاد مسرور

نوین مجلس معصوم پاک حضرت علی اصغر و جناب پاک سید الشهداء امام حسین علیهما السلام کی شهادت کے بیانمین

غزادارو یه رونیکا مکان هی
نهم مجلس کا اب آیا بیان هی

ذرا اب حال ماتم کا بناؤ
گریبان چاک کرکے خاک اُڑاؤ

گریبان آج زهرا کا پھٹا هے
محمد مصطفیٰ کا سر کھلا هے

هوا هی غم تمامی انبیا پر
الم هی آج روحِ اصفیا پر

اُٹھا هی شور محشر دو جهان مین
قیامت هی زمین و آسمان مین

فلک کی آج بس چھاتی هی جلتی
زمین کی غم سے هی بُنیاد ڈھلتی

لهو کا جوش هے چشم شفق مین
پڑا هے زلزله چوده طبق مین

هوا هے غم مگر وه قدسیان پر
الم کا جوش هی کرّو بیان پر

سفر هے سرورِ عالی کا هوتا
نبی کا گھر هے بن والی کا هوتا

جفا هوتی هے احمد کے امین پر
علی مرتضیٰ کے جانشین پر

کلس عرش مُعلّیٰ کا هے ڈھلتا
نبی کے لال پر خنجر هے چلتا

شه دین کی هے میدانکو تیاری
حسین ابن علی کی هے سواری

علی کا دلربا مرنے چلا هے
نبی کا لاڈلا مرنے چلا هے

وہ سرور خاک پر سوتے ہے جاتا — پیمبر تھا جسے کھاندھے چڑھاتا
پیاسا ذبح ہوتا ہے وہ شبیر — پلاتی تھی جسے بنت نبی شیر
وہ مارے پیاس کے ہی تلملاتا — جسے جبرئیل تھا گودی کھلاتا
لکھا ہے جسطرح یہ حال جانسوز — سُنا ہے یون یہ احوال غم اندوز
جو دیکھا شہ نے مر گئے خویش و دلدار — نھین باقی رہا اب کوئی غمخوار
پڑے ہین ذبح ہوا اُسکے جگربند — بھتیجے بھانجے بھائی و فرزند
یہ صورت دیکھہ وہ سردار رویا — اِس اپنے بیکسی پر زار رویا
گیا خیمے کے اندر کرتا زاری — کیا خود اُسنے میدانکی تیاری
تمام اہل حرم کو وہان بُلایا — تشفی کا سُخن اُنکو سُنایا
کہا ای بیوہائے اہل عصمت — تمھین کرتا ہون مین اتنی نصیحت
اگرچہ تم پہ آفت آپڑی ہے — قیامت کی گھڑی سر پر کھڑی ہے
کوئی ساعت مین ہون مین ذبح ہوتا — کٹا سر خاک و خون مین بس ہون سوتا
یہ آفت دیکھکر مت کیجو طوفان — نہ کیجو اپنے بالون کو پریشان
ذرہ غمگین کو استقبال دیجو — ذرہ اُسوقت بے صبری نہ کیجو
سرون کو پیٹ مت زنہار رونا — بطور صابران من مار رونا
کہ تمکو حق نے بخشا ھی فضیلت — کھین ہووے نہ اعدائے شماتت
شکیبائی سے دل مت کیجو مایوس — کہ تم احمد سے صابر کے ہو ناموس
مُصیبت جو پڑی مت لبین لانا — سِوا شکر خدا لب مت ہلانا
جلاوین خیمہ تو کھیو جلاؤ — لٹاوین گھر کو تو کھیو لٹاؤ

کرین گر قید مین تو قید ہونا
کبھی حق سے نہین نومید ہونا

یہ کھہ بھنون کو پاس اپنے بلایا
نپٹ رو رو کے چھاتی سے لگایا

کھا ای خواہرو مت ہونا غمناک
لے آؤ اب ذرہ بھائی کی پوشاک

منگایا جب سلاح اپنے کا صندوق
اٹھا شور و فغان انا ہلِ عیوق

نکالا جامۂ پاک نبیؐ کو
اٹھایا ذوالفقار حیدریؑ کو

زرہ داؤد میر حمزہؓ کی لے ڈھال
عمامہ جد کا اور مادر کا رومال

ردا اور نیزہ حسنؑ المجتبی کا
کمربند اس وصی مصطفیؐ کا

گئے جب یہ تبرّک لا کے تیار
کھا تب شہ نے یون زینبؑ سے ہو زار

کہ ای خواہر نہ یون آنسو بہاؤ
کہین سے کھنہ یک جامہ لے آؤ

کھا زینبؑ نے ای مظلوم بھائی
یہ کیسی بات ہی خاطر مین آئی

مسلح ہو کہ تم لڑنے ہو جاتے
پرانہ جامہ کیون ہو گے منگاتے

کھا شہ نے کہ ای بھائیکے غمخوار
مین تم سے کیا کرون یہ بات اظہار

کرینگے ذبح مجھکو جب یہ خلقت
لباس خوب کر لیویگے غارت

پرانہ جامہ شاید چھوڑین تن پر
رہیگا ستر وہ میرے بدن پر

یہ باتین سنکے رونیکی اٹھی دھوم
کمر کسنے لگا وہ شاہِ مظلوم

مسلح ہوکے دروازے پہ آیا
شتابی ذوالجناح اسنے منگایا

غرض جو نکلی اس شہ کی سواری
اٹھا خیمے سے بس غل ایکباری

تو شہ نے پھر کے گھوڑے کو پھرایا
صدا رونیکی سن خیمے مین آیا

کھا ای غمزدو کیون روتے ہو آہ
سلامت ہے ابھی مجھ سا شہنشاہ

کہین بانو نے ایشاہ نکوفال
ہوا ہے دیکھو اصغر کا عجب حال

نہین جینے کا اب زنہار اسلوب
گیا ہے تشنگی سے اسکا جی ڈوب

نہ دود اسوقت جو اسکو پلاؤن
نہ پانی ہے جو ہونٹونمین چواؤن

اگر اسدم ملے ایک بوند پانی
تو اس معصوم کی ہو زندگانی

کہا شہ نے کہ ای بانوئ دلچور
نکر پانی کا اس جنگل مین مذکور

مجھے دے اسکو ہون یہان سے لیجاتا
ہون اہل ظلم کو جاکے دکھاتا

کری شاید جو کوئ مہربانی
اسے لاکر دیوے یک بوند پانی

کہا بانو نے میرے راج دھاری
بہت بہتر ہے جو مرضی تمہاری

مگر ایک بات ہے ای شاہ شبیر
کشندے پھینکتے ہین اسجگہ تیر

خبرداری سے وہان اسکو لیجانا
اسے ٹک اب پیکان سے بچانا

معصوم پاک حضرت علی اصغر علیہ السلام کی شہادت کے بیان مین

غرض اصغر کو لیکر وہ دلاور
چلا لے سامنے انکے بنا کر

پہنچے میدان مین وہ شاہ عادل
کھڑا ہو کر جو اعدا کے مقابل

اٹھا اس طفل کو ہاتھون پر ایکبار
لگا کہنے کہ اے اعداء بدکار

یہ چھوٹا ساقی کوثر کا پوتا
ذرہ پانیکا اب سائل ہی ہوتا

نہ چھوڑو اسطرح بیتاب اسکو
کرو ٹک اسگھڑی سیراب اسکو

کہ محشر مین تمہارے کام آوے
تمہین دادا سے یہ کوثر دلاوے

عداوت ہے تو مجھ دلگیر سے ہے
نہ بغض اس طفل بے تقصیر سے ہے

کہا کفار نے اے ابن حیدر
ہمارے سے نہ پانی کا سخن کر

اگرہو

اگر ہو ساری دُنیا آج غرق آب
نہ دینگے ہم تمہین یک قطرۂ آب

یہ کھکر حرملا نین جوڑ کر تیر
لگا یا کھینچ کر بر روئے شبیر

چھدا اُس تیر سے اصغرؑ کا حلقوم
بدھا آیک بازوئے شبیر مظلوم

وہ تیر اُس شاہ نے جسدم نکالا
ہوا بیجان وہ فرزند والا

لہو کو اُسکے سبطِ شاہِ لولاک
کرے تھا دامنِ اقدس سے وہ پاک

وہ خون لیکر کے ملتا تھا جبین پر
نہ گرنے دیتا تھا روئے زمین پر

چھپا دامن مین آخر اُس جگر کو
چلا روتا ہوا میدان سے گھر کو

کہا بانو سے اے بی بی نکو فال
یہ لے سیراب ہوا یا تیرا لال

جو دیکھی بانو نے بیٹے کی میت
لگی کہنے کہ شاہِ با کرامت

اِسے بھی خون کے دریا مین ڈبویا
طرح اکبرؑ کے اصغرؑ کو بہی کھویا

مین بیکس کسقدر روؤن ہی تھوڑا
گیا کیسا میرا لعلونکا جوڑا

جیون اب کسطرح اے میرے والی
ہوئی ھیہات میرے گود خالی

کسے اب لیکے گود مین سلاؤن
کسے اب لولیان دیکر جھلاؤن

جیون گی کسطرح شاہا مین دلگیر
کلیجے مین میرے لاگا ہے یہ تیر

تھا مجھ مظلوم نے کسکا بگاڑا
جو مجھ بیکس کے کھیتے کو اُجاڑا

یہ کہ بیٹے کی میت لیکے مادر
لگی کہنے کہ اے مظلومِ اصغرؑ

ہو سوئے کیا ذرہ انکھین تو کھولو
گئی مان صدقے ٹک منہ سے تو بولو

ذرہ دیکھو تو کرتے کا ھے کیا حال
ہوئے ہو کیون سراپا خون مین لال

میرے سے تمنے کیون منہ کو پھرایا
عدن مین دادی کی گودی بسایا

گئے کیون ہو کے تم دلگیر مجھسے
بتاؤ کیا ہوئی تقصیر مجھسے

اے بچے مین تو تیری خدمتی تھی
تیرے دم سے میری گودی بھری تھی

تھی کل سے تمنے کیسی دھوم اُٹھائی
یہ کیسی آج تمکو نیند آئی

نہ اب ہو پیاس کا کرتے پکارا
نہ اب پانی کا کرتے ہو اشارا

کھو تو کس مُصیبت مین پھنسے ہو
جو ایسے دم بخود تم ہو رہے ہو

اے مجھ مظلوم کے اِس دکھ کے پالے
کیا تم نے یہ جی کِسکے حوالے

اُٹھو تو مین تمھین چھاتی لگاؤن
جو روٹھے ہو تو تم کو مناؤن

ذرہ دیکھو تو کیا آفت پڑی ہے
سواری شاہ کی در پر کھڑی ہے

غرض بانو یھی کرتی تھی یون بین
جو بولا وہ نبی کا قُرۃ العین

کہ اے بیٹو خدا حافظ تمھارا
محمّد مُصطفٰی حافظ تمھارا

چلا ہون مین بھی اب گردن کٹانے
سِر اپنا دیکے اُمّت بخشوانے

صدا یہ سُنکے دوڑے اہلِ عصمت
اُٹھا خیمے مین پھر شورِ قیامت

سکینہ نے جو دیکھا ایکباری
کہ در پر پھر چلی شہ کی سواری

کیا عابد کے جا بالین پہ فریاد
کہ ٹک آنکھین تو کھولو بھائی سجّاد

اُٹھو کیا سوتے ہو گھر ڈوبتا ہے
جہان کا بادشاہ مرنے چلا ہے

اے بھائی جی ذرہ شہ کو مناؤ
بچالنے دیو انکے آڑے آؤ

یہ سُنکر کے اُٹھے سجّاد بیمار
لگے کھنے کہ ای سُلطانِ ابرار

نھین گو میرے مین کچھ تاب و طاقت
ہے مجھ مظلوم مین ضعف و نقاہت

مگر مجھکو بھی اب در پر بھجاؤ
مجھے بھی بھائیون سے ٹک مِلاؤ

یہ کہہ نیزہ اُٹھا وہ شاہ زادہ
نقاہت تھی جو اُس ہادیِ دین پر
کہا تب شاہ نے اے میرے فرزند
تمھین اور ہی طرح کا غم ہے بھرنا
زیادہ سب سے تُم لاچار ہوگے
پر اے فرزند حقکا شکر کیجو
جو بیڑی ڈالین پاؤن آگے بڑھانا
نہ دیجاے ناموس مجھ باپ کا ساتھہ
کہ اب تو آدمِ آلِ عبا ہے
جہان مین اب تو میرا جانشین ہے
یہ کہہ اُسکو بٹھا کر پھر بتکریم
سکھایا جفرِ ابیض جفرِ احمر
کتاب فاطمہؑ اور علمِ مزبور
علیًا بابہا کے کھول ابواب
بُلا اہلِ حرم کو وہ نکوذات
کہا یُو تمہارا ہی یہ والی
امامت کا چھتر اب اِسکے سر ہے
روایت ہے کہ تھی یک دُختر شاہ
پدر کے شکل کی تھی عاشقِ زار

چلا میدان کی جانب کو پیادہ
گرا غش کھا کے پھر روئے زمین پر
شہادت کا نہو تو آرزومند
تمھین زنجیر و بیڑی مین ہے پڑنا
حرم کے قافلہ سالار ہوگے
جو دُکھ آوے سو اپنے سر پہ لیجو
پنہاوین طوق تو گردن جھکانا
ذرہ اہلِ حرم کا تھام لے ہاتھہ
تیرے سے باقی نسلِ مُصطفٰےؐ ہے
مُحمّدؐ کے مکانکا تو مکین ہے
عُلوم باطنی فرمائے تعلیم
سُنایا جامعِ راز اور غائب
کلام اللہ کے کئے بتلائے دستور
کئے تعلیم اُسکو باب در باب
دیا زین العباؑ کے ہات مین ہات
اِسی کو سمجھو تُم اب شاہِ عالی
یہ میرا جانشین ناموس ہے
برس چوتھا تھا اِس معصوم کو آہ
نہ رہتی تھی جدا ایک آن زنہار

نہایت شاہ عالی سے ہلی تھی | پدر کے ساتھ اسکی زندگی تہی
سکینہؑ نام رکھتی تھی وہ دلچور | تھی بنتِ مصطفیٰؐ کی نور کے نور
سو اُس شہ نے سکینہؑ کو بُلایا | نپٹ شفقت سے چھاتی سے لگایا
کہا زینبؑ سے پھر یون میری جان ہے | اِسے تم جانیو میرا نشان ہے
ذرہ رکھو بہن اسپر رعایت | ہر ایک دم کیجیو اِسکی حمایت
میرا مرنا نہ تم اِسکو بتانا | خبر میری نہ تم اِسکو سُنانا
کرے رورو جو یہ بیکس مجھے یاد | نہ ہونے دیجیو تم اسکو ناشاد
یہ کہیو رو نہ اے بیٹی نمانی | پدر تیرا گیا ہے لینے پانی
میرا سر جس گھڑی نیزے پر آوے | نہو ایسا کہین یہ دیکھہ پاوے
نپٹ نازک ہے اِس مظلوم کا دِل | تڑپ کے جان دیگی مِثل بسمل
یہ کہکر لاش اصغرؑ کو اُٹھائے | شہیدون پاس جا اُسکو لٹائے
چڑھے گھوڑے اوپر کر نالہ و آہ | گئے میدانکو پھر وہ شہنشاہ
کھڑے ہو معرکے مین شاہِ اعظم | کئے روئے زمین پر نیزہ قائم
کیا میدان مین اُسنے رجز اظہار | کہا سُنتے ہوئے جمہور کفار
خلف ہون مین شہ خیبر کُشا کا | نواسا ہون محمدؐ مُصطفیٰ کا
پدر میرا وہ شاہِ نامور ہے | جسے نازل ہوئی سیف دوسر ہے
میری مادر جگر ہے مصطفیٰ کی | معزز ہے جنابِ کبریا کی
برادر ہون مین حسنؑ المجتبیٰ کا | مجاہد ہون رہِ صبر و رضا کا
پدر ہے حیدرؑ کرار میرا | چچا ہے جعفرِ طیار میرا

جو مین حمزہ شاہ محترم ہے
پدر میریکا وہ مغفور عم ہے

تمھین کچھ روز محشر کا خطر ہے
میرے رتبے اوپر کچھ بھی نظر ہے

کھپائے تمنے میرے خویش و فرزند
کئے ہین ذبح سب میرے جگر بند

کرو موقوف اب بھی بغض للہ
نہ روکو ظالمو مجھ پر سر راہ

مین اہل بیت اپنے لیکے ہمراہ
کسی اقلیم کی لون یہان سے اب راہ

اگر یہ بات خاطر مین نہ لاؤ
تو مجھکو یک ذرہ پانی دلاؤ

کہ پیاسے ہین نبیؐ کے آل امجاد
کرین ہین ننھے ننھے بچے فریاد

روا کب ہے کہ تم سب ہوؤ سیراب
نبیؐ کی آل اوپر بند ہو آب

یہ سن رونے لگا وہ لشکر شام
تو گھبرا کرکے عمر زشت انجام

پیادون سے لگا کہنے بہ تعجیل
کہ سب مل تیر مارو مت کرو ڈھیل

یہ سن سب نے بروئے شاہ شبیر
مثال ابر برسائے وہان تیر

مگر ایک بھی نہ آیا شاہ اوپر
نہ لاگا ایک بھی اسکے بدن پر

پکڑ شمشیر وہ سلطان ابرار
چلا جیون ہین بروئے فوج کفار

جناب سید الشہدا علیہ السلام کی خدمت عالی درجت مین جعفر جنونکے بادشاہ کے آنیکا بیان

بیابان سے اٹھی اتنے مین یک گرد
عجیب الخلق نکلا اس سے یک مرد

درود اسنے شہ اطہر پہ بھیجا
سلام اس سبط پیغمبر پہ بھیجا

کہا اس شاہ نے اے نیک انجام
کہانسے آیا ہے کیا ہے تیرا نام

ہوا ہے بیکسی مین یار میرا
ہے ایسے وقت مین غمخوار میرا

کہا اسنے کہ مین پریون کا ہون شاہ
ہے جعفر نام میرا ای شہنشاہ

علی جب آئے تھے بیرالعلم کو
وہان پر دیکھہ اُس میر امم کو

پدر میرا ہوا تھا مسلمان
نبی کے دین پر لایا تھا ایمان

گروہ جن پہ وہ شیر الٰہی
گیا تھا دے پدر میری کو شاہی

شہا مین ہون وہ خانہ زاد تیرا
مجھے ہووے اگر ارشاد تیرا

تو اپنی فوج کو یہان پر بلاؤن
تیرے اعدا کو دنیا سے اٹھاؤن

کہے شبیر نے اے نیک ایمان
تجھے کیونکر مین دیون حکم میدان

تمھارے جسم مین بس ہے لطافت
تمھین انسا نسے کیا ہے یہ نسبت

نظر آتے ہین تمکو قوم کفار
نہین وہ دیکھتے پر تمکو زنہار

کہا جعفر نے شاہ کبریائی
ہم انسان بن کے کرتے ہین لڑائی

اگر پاوینگے ہم یہان پر شہادت
دو عالم مین ہمین ہوگی سعادت

کہا شہ نے جزاک اللہ جعفر
ہوا تو بیکسی مین میرا یاور

تو جا اب یہان سے بس اے نیک فرہنگ
کہ ہے دار جہان سے دل میرا تنگ

مجھے علم منایا سے خبر ہے
کہ آج اس جا پہ کٹتا میرا سر ہے

کوئی ساعت مین مین ہو کر کے بسمل
خدا اپنے سے اب ہوتا ہون واصل

عنان جعفر نے کی جب وہان سے معطوف
ہوا گرد و غبار اُس جا سے موقوف

شہ عالی نے تب وہان مار نعرا
مبارز کو نئے سر سے پکارا

تمیم قحطبہ وہان ایک کافر
گروہ شام مین تھا از اکابر

برابر شہ کے وہ ملعون آیا
امام دو جہان کو یون سنایا

کہا اے شبیر اب مت کر خصومت
کہ ایسے مین تو اقبال بیعت

ہوے ٹکڑے تیرے خویش و برادر — کہے سب اس جگہ پر یارو یاور
ہے اب بہی جنگ کا تو قصد کرتا — تن تنہا ہزارون سے ہی لڑتا
کہے شہ نے کہ اے مردود بے ننگ — یہ مین لڑتا ہون یا کرتے ہو تم جنگ
بھلا اب مین ہوا ہون تمسے خونخواہ — کہ تم نے آ کے روکی ہی میری راہ
یہ کہہ اس شاہ نے اسکے برابر — کیا ایک نعرۂ اللہ اکبر
یہ سنکر کانپ اٹھے اہلِ تظلم — حواس اس مرد شامی کے ہوئے گم
غرض از ضربتِ سلطانِ غیور — سر اسکا دس قدم اڑکر پڑا دور
چلا پھر شاہ اس فوج شقی پر — کیا حملہ گروہ مدعی پر
نلا کر تاب ضرب اسکے کی کفار — فراری ہو چلے اس جا سے یکبار
یزید ابطحی نے دیکھہ یہ حال — کیا فریاد اس لشکر کو فی الحال
کہ یون ہمت نہ چھوڑو ایکباری — ہوا ایک ہاشمی سے یون فراری
یہ کہکر خود مسلح ہو وہ کافر — مقابل آ ہوا پیش ابن حیدر
کہا شہ نے کہ ای مردود گمراہ — نہین کیا تو میرے رتبے سے آگاہ
جو تو اسدم ہی بے باکانہ آیا — میرے آگے ہی گستاخانہ آیا
یہ سنکر مرقدِ دین نے بلادیر — چلایا سبطِ پیغمبر پہ شمشیر
کئے تب شہ نے سبقت اس لعین پر — چلائے اسپہ تیغ برق پیکر
جو پہنچی ضربتِ تیغ اسکے سر تک — گئی دکر مغز سے آئی کمر تک
ہوا جو پیاس سے دل شاہ کا تنگ — کیا اسنے لب دریا کا آہنگ
تو وہان پر شمرِ ذالجوشن پکارا — گروہِ شاہ پر یون ہانک مارا

کہ شبیر اس طرف آنے نہ پاوے
لب دریا او پر جانے نہ پاوے

جو پایا آج اسنے جرعۂ آب
مقابل آکے ہووے کسکو ہے تاب

یہ سنکر ہو کے حایل قوم کافر
میان آب فرزند پیمبر

اٹھا گھوڑیکو اس میدان سے شبیر
گئے دریا او پر اس فوج کو چیر

کہا اے اسپ ٹک تو ہولے سیراب
کہ ہے تجھ بے زبان او پر نپٹ تاب

کہا اس جنتی گھوڑے نے یا شاہ
تو پیاسا ہووے مین پانی پیون آہ

بظاہر گر نہین انسان ہون مین
مگر حیوان با ایمان ہون مین

جو یون گھوڑے نے اس شہکو سنایا
تو شہ نے ہاتھ پانی مین جھکایا

اٹھایا تشنگی سے یک کف آب
یہ چاہا ہو وہ شاہ تشنہ سیراب

کہ بولا وہان پہ ایک شداد ثانی
کہ اے شبیر کیا پیتا ہے پانی

سراپردہ مین پہنچے اہل لعنت
تیرے اہل حرم ہوتے ہین غارت

یہ سن اس شہ نے پانی کو گرایا
اٹھا گھوڑیکو پھر خیمے مین آیا

اس آنے جانے مین از ضربت شاہ
ہوئے تھے چار سو مردود گمراہ

جو وہ ساقی کوثر کے نشانی
نہ پینے پایا وہان ایک بوند پانی

مقدر یون تھا وہ فرزند کرار
کرے اس شب کو نانا ساتھ افطار

جو وہ مظلوم خیمے بیچ آیا
بلا اہل حرم کو یون سنایا

کہا اے بیو چھپاؤ اپنے سر کو
مصیبت کے اوپر باندھو کمر کو

کرو مت اب الم سے آہ و زاری
کرو آفت اٹھانیکی تیاری

کہے زینب سے پھر شہ نے کہ خواہر
تم اس گھر مین ہو زہرا کے برابر

یتیمون پر میرے رکھیو شفقت
نہایت کیجیؤ ان سے محبت

رضائے حق سے مت منہ کو پھرانا
رہِ تسلیم مین گھر تک لٹانا

یہ کہہ بہنون سے وہ سبطِ پیمبرؐ
پکارا عابدین کے پاس جا کر

کہ کیا سوتے ہو اے دلدار عابد
اٹھو بستر سے اے بیمار عابد

پدر کو آکے پھر اِیکبار دیکھو
مسافر باپ کا دیدار دیکھو

سنبھالو اٹھکے پیغمبرؐ کے گھر کو
مصیبت کے لئے باندھو کمر کو

سُنا اے مجھہ باپکے فرزند غمناک
مدینے مین جو پہنچے تو جگر چاک

ہمارے دوستونمین جانیؤ تو
سلام انکو میرا پہنچائیو تم

یہ کہیو اے ہوادارانِ شبّیر
یہ تم سے کہہ گیا ہے شاہ دِلگیر

کرو جسوقت آب سرد کو نوش
نہ کرنا پیاس کو میرے فراموش

پڑے جسوقت کچھہ تمپر مصیبت
کرو یاد اُس گھڑی تم میرے آفت

اگر دیکھو کوئی مذبوح ناشاد
میرا حلق بریدہ کیجیؤ یاد

کسی بچے پہ گر دیکھو سقیمی
نہ بھولو میرے طفلونکی یتیمی

اگر دیکھو کہین کوئی جوان شاد
تو اکبرؑ کی جوانی کو کرو یاد

یہ جسدم کہہ چکا شاہِ حق آگاہ
کہا اشہربانو نے کہ اے شاہ

تیری بہنین نشانِ فاطمہؑ ہین
یہ دونون دخترانِ فاطمہؑ ہین

یہ عورتین جو غمسے روتیان ہین
علیؑ کی بیٹیان اور پوتیان ہین

مگر ایک اجنبی ہے بس میری ذات
ہے میرا مونس نہ تجھہ شاہ کے سات

میرا اِس ملک مین کوئی نہین ہے
میرے دشمن یہ فوج اہلِ کین ہے

ھوا ایسا کہ ظالم یہان پر آوین
کھے شہ نے کہ ای بانوے مظلوم
برابر مرتبے مین سبکے تو ھے
عبث ھی خوف تیرے دلمین آیا
مین جب میدانمین زخمی ھو گرونگا
تجھے وہ اسپ لیجاویگا یہان سے
یہ کہ رخصت ھو بانو سے شہنشاہ
گئے میدانمین ھو وہ شاہ ممتاز
حسین ابن رسول اللہ ھون مین
ھون لخت دل علی شیر خدا کا
عمر بن سعد نے دیکھا جو یہ حال
اب اس سے ایک یک لڑنے نجاؤ
تمھین اسوقت فرصت کا زمان ھے
یہ سنکر جمع ھو وہ سب ستمگار
لیا ان کافرون نے شاہ کو گھیر
پکڑ شمشیر بر اھل ضلالت
جدھر دست یداللہ ھی ھلایا
اٹھایا جسکے جانب پائے آھنگ
گروہ شام کا کیا مین کھون حال

مجھے کس راہ سے آفت دکھاوین
ھو تو اس لئے زنہار مغموم
وہ جسکی بیٹیان ھین تو بھو ھے
رھیگا فاطمہ کا تجھپہ سایا
میرے گھوڑے کو یہان پر بھیج دونگا
نکالیگا گروہ دشمنان سے
چلا خیمے سے لے میدانکی راہ
کیا پھر اسطرح سے رجز آغاز
جگر بند ولی اللہ ھون مین
پسر ھون بنت ختم الانبیا کا
کھا لشکر کو اس کافر نے فی الحال
جمع ھو دفعۃً سب اسپر آؤ
کہ مارے پیاس کے یہ نیم جان ھے
گرے اس سبط پیغمبر پہ یکبار
کیا آکر سگون نے حملہ بر شیر
دیا اس شاہ نے داد شجاعت
ھزارون کو جھنم مین بھجایا
کیا دست اجل نے اسکو چورنگ
زمین و آسمان لوھو مین تھا لال

نہتی شمشیر وہ قہرِ خدا تھی
سرِ اعدا کو انگشتِ قضا تھی

جو دیکھا چرخ نے وہان یہ لڑائی
معًا چشم اسکے مین تاریک آئی

تحیّر مین ہوئے اسدم کھڑے مہ
فلک احسنت بولا اور زمین زہ

حضرت امام حسین علیہ السلام کو ہاتف سے صدائے غیب آنے کے بیان مین

کہا ہاتف نے اے فرزندِ کرّار
قتال اهسنه کر امت کے سردار

علیؑ کے ضرب سے دہ روزِ خیبر
کٹے روح الامین کے آنمین پر

نہ تم یہان اسطرح ضربت چلانا
پدر کی طرح مت زور آزمانا

نہ یہان حایل پر روح الامین ہے
زمین کے پردہ مین گاوزمین ہے

شہا ٹک ہاتھ رکھکر جنگ کرنا
نہ یون گاوزمین چورنگ کرنا

نکر زور ید اللہ ہی خبردار
ذرہ پشتِ سرما ہے خبردار

کہین کارِ جہان ہووے نہ درہم
کہین چودہ طبق ہووین نہ برہم

یہ گوئی مرکز غبرا بچانا
ہے نیچے گنبدِ خضرا بچانا

امامت کا جو بل دکھلاؤگے تم
تو امت کسطرح بخشاؤگے تم

یہ سنتے شہ لئے ہاتھ اپنے کو تھام
نہ گھوڑے نے اٹھایا وہانسے پھر گام

عمر ہونے جسگھڑی یہ حال دیکھا
شہِ دین کو ضعیف احوال دیکھا

تو اسنے باگ گھوڑے کی اٹھایا
وہ ملعون قتلِ شاہِ دین پہ آیا

کہے تب شہ نے ای مردود کافر
کہ تو آیا ہے میرے قتل اوپر

یہ سنکر ہوگئی اسکو ندامت
پھرا اوس جاسے بس وہ اہل لعنت

تو شمر نحس نے پیادونکو پھیرا
شہِ بیکس کو نرغے بیچ گھیرا

گروه شام سے تب بعضے کافر
چلے گھوڑے اڑا عصمت سرا پر

کہے تب شاہ نے اے آل سفیان
نہین تمکو اگرچہ دین و ایمان

مگر ای کافرو یہ کیا جفا ہے
حمیت کو تمہارے کیا ہوا ہے

سیرے دم سے ہے تم سبکو عداوت
سو مین حاضر ہون اے اہلِ ضلالت

سراپردہ مین آلِ مصطفیٰؐ ہے
یہ آخر خانۂ خیر النسآءؑ ہے

مزاحم مت ہو تم میرے خیم سے
تعرض مت کرو اہلِ حرم سے

یہ سنکر شمر نے انکو بلایا
سراپردے سے اعدا کو پھرایا

کہا اے شامیو گر ہے شجاعت
تو اگر تم کرو میدا نمین محنت

غرض تنہا تھا شاہِ عالم افروز
کھڑے تھا کھینچ کر آہِ جگر سوز

کرون کس سے مین اپنا حال اظہار
نہین باقی کوئی اب یار و غمخوار

غرض بیکس کھڑا تھا شاہزادہ
کرے تھے فوج فوج اسپر ارادہ

مگر تھی اسقدر اُس شہ کی ہیبت
نہ بڑھتا تھا کسیکا پای طاقت

تو ان اعدائے دین نے ہو پشیمان
کئے سبطِ نبیؐ پر تیر باران

نپٹ زخمی ہوا وہ شاہزادہ
ہوا گھوڑے سے آخر کو پیادہ

بھرا تھا بسکہ تیرون سے وہ پیکر
پئی پرواز جنت نکلے تھے پر

جو پیکان اُسکے تن اوپر عیان تھے
برائے شکرِ خالق وہ زبان تھے

جو زخمِ تیغ تن اوپر عیان تھا
کھلا وہ صورتِ دستِ دعا تھا

نتھی کچھ باقی اسکے تن مین طاقت
کہ تھے انتیس سو تن پر جراحت

نتھی طاقت کہ بیٹھی پشت زین پر
اُتر گھوڑے سے پھر آیا زمین پر

سلاح اپنے بدن پر سے اُتارا
لگایا زین سے اسباب سارا

کہا گھوڑے سے تو ای بادرفتار
کرینگے ذبح مجھکو یہان پہ کفار

تو اس اسباب کو لیجا وہان پر
جہان سے تیریکو حکمِ پیمبر

یہ سب پہنچا کے پھر ہٹ جا یہ فی الحال
میرے لوہو سے رنگ اپنا سر و بال

خبر لیجا میری یہان سے خیم کو
میرا احوال کہ اہلِ حرم کو

میرے عابد سے تو کہیو تحیت
بیان کیجو میری شرحِ مُصیبت

یہ کہیو اے میرے مظلوم سجاد
نہ کرنے دیجیو بیبیون کو فریاد

تسلی دیجیو اُن بیکسون کو
نہ غمگین ہونے دیجو بی بیونکو

ہر ایک دم کیجیو غمخواری اُنکی
الم مین کیجیو دلداری اُنکی

یہ کہ اُس شہ نے کر گھوڑیکو رخصت
ہو بیٹھا قبلہ رو وہ میر اُمت

جو دیکھا کافرون نے اسکو پیادہ
دلیرانہ لگے کرنے ارادہ

لگایا ایک نے پیشانی پر تیر
تو کھینچ اُس تیر کو وہ شاہِ دلگیر

وہ لوہو اپنے مُنہ پر تھا لگایا
گروہِ شام کو تھا یون سُنایا

کہ اِس ترکیب سے ای قوم بدذات
پیمبر سے کرون گا مین مُلاقات

تھا اسکے قتل پر جو شخص آتا
ندامت سے تھا پھر پیچھے وہ جاتا

تو بولا شمر ملعون کیا ہے تاخیر
ای اہلِ شام کیون کرتے ہو اب دیر

کہ ذرعہ بن شریب آتے مین آیا
بدست شاہِ دین تیغا لگایا

سنانِ بن انس نے بھی بلا دیر
لگایا پشتِ شاہِ دین پہ شمشیر

پھر خولا صبحی ہو کر پیادہ
چلا جیون قتل شہ کا کر ارادہ

پڑا ایک لرزہ اُسکے دست و پا پر | گرا خاکِ مذلت پر نگون سر
کہے تب شہ نے اُسکو ہوکے بیتاب | نکر اپنے لئے دوزخ کا اسباب
یہ سُن اُس شاہ سے یون بولا وہ مرد | شہا اب بھی ہمارا تمکو ہے درد
تمھین جور و جفا ہین ہم دکھاتے | ہمین تم راہِ جنت ہو بتاتے
نہین بھاتی تمھین خواری ہماری | ہو کرتے اب بھی غمخواری ہماری
یہ کہا اُس شخص نے لیکر کے شمشیر | عمرِ بن سعد او پر دوڑا جیون شیر
تو اُسکے نوکرون نے جلد آکر | لگائے زخم اُس مردِ خدا پر
پکارا مرتے مرتے وہ دلاور | کہ شاہد تم رہو سبطِ پیمبر
تیرے اُلفت مین مین نے سر کٹایا | تمھاری راہ مین مین کام آیا
مجھے اپنے لوا نیچے بُلانا | قیامت مین نہ مجھکو بھول جانا
کہے شہ نے کہ خوش رہ نیک فرجام | نہایت خیر سے تیرا ہے انجام

نصارے کے شہید ہونے کے بیانمین

نصارے ایک در فوجِ شقی تھا | وہ اُن سب مین نہایت اجنبی تھا
مسیحا نے اُسے دیکھلایا در خواب | کہ اس پر ہین کھلے فردوس کے باب
عمر بن سعد نے اُسکو بلایا | برائے قتل شہ اُسکو بھجایا
نصاریٰ جب کہ آیا شاہ دین پاس | محمدؐ مصطفیٰ کے جانشین پاس
جو دیکھا سوئے سبطِ شاہ لولاک | فلک رفعت کو پایا بر سرِ خاک
کہا اُسنے کہ ای شخصِ نکو فال | بیان کر مجھسے کچھ تو اپنا احوال
تو نخل تازہ ہے کس بوستان کا | ہے شمشادِ روان کس گلستان کا

ہویدا ہے تیرے سے لمعۂ نور ... ہے ظاہر انبیا کا تجھ مین دستور
تو گو چہ عیسیٰ و مریم نہین ہے ... مگر رتبہ تیرا کچھ کم نہین ہے
عیان ہین اولیا کے تجھ مین آثار ... نبی زادونکے ہین تیرے مین اطوار
پیمبر جو ہوا ہیگا قریشی ... مگر ہے اس نبی سے تجھکو خویشی
کہے شبیر نے ای نیک گفتار ... کرون کیا ماجرا مین اپنا اظہار
رسولِ ہاشمی کا مین جگر ہون ... مین بیکس اسکی دختر کا پسر ہون
پدر میریکا ہیگا نام حیدر ... محمد کا ہے وہ خویش و برادر
کھڑے یہ قتل پر اب میرے جو ہین ... میرے نانا کے یہ سب کلمہ گو ہین
نصارا نے کہا ای شخص مظلوم ... تجھے ہے خواب کی تعبیر معلوم
تبسم کرکے بولا وہ شہنشاہ ... کہ سن اے مرد نصرانی حق آگاہ
مسیحا نے تجھے در خواب راحت ... دیا ہے رات جنتکی بشارت
یہ سنتے ہی نصارے کے اڑے ہوش ... دل اسکے سے اٹھا اسوقت ایک جوش
گرا اس شاہ بیکس کے قدم پر ... لگا کہنے کہ ای عالم کے رہبر
مجھے اب دین اپنا کر تو تعلیم ... دو عالم مین ملے تا مجھکو تکریم
یہ سن اس شاہ نے کلمہ پڑھایا ... نبی کے دین مین وہ نصرانی آیا
امامِ دو جہان سے پا اجازت ... ہوا فائض بدرجات شہادت

جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بیان مین

جو زخمون سے وہ شہ کو چور پایا ... سنان بن انس ور شمر آیا

سنان سے شمر نے تب کر کے سبقت
یکایک غش سے وہ تب چشم کر باز
زرہ چھاتی سے دامن کو اٹھا تو
جو اس ملعون نے دامن اٹھایا
طرف یثرب کے منہ کر تب وہ سرور
نشان قاتل کا جتنا تھا بتایا
یہ کہ بولا وہ شاہ گیتی افروز
یہ سنکر بولا وہ ملعون بے لاج
کہا شہ نے کہ ظالم وقت کیا ہے
کہا اسنے کہ ہے وقت جماعت
یہ سن بولا وہ سبط شاہ لولاک
خطیب اسوقت منبر پر چڑھے ہین
خلائق کرتے ہین اسوقت طاعت
تمام اہل جہان اسوقت ہیہات
مجھے تو اسگھڑی ہے ذبح کرتا
جہان پر تو نے اب خنجر رکھا ہے
یہ میرا سینہ بیٹھا ہے کہ جسپر
مصیبت دیکھ کر مجھ مبتلا کی
بسوئے راست روح زکریا ہے

چڑھا بر سینۂ شاہ امامت
یہ بولا شمر سے وہ شاہ ممتاز
تیرا سینہ ذرہ مجھکو دکھا تو
نظر وہان ایک برص کا داغ آیا
کہا صدقت ای نانا پیمبر
سو اس ملعون مین سب مین نے پایا
تجھے معلوم ہی کیا آج ہے دوز
خبر ہے مجھکو روز جمعہ ہے آج
یہ ساعت کون ہے دن کیا رہا ہے
نماز جمعہ کی اب ہی یہ ساعت
ذرہ تو شرم کر ای وای سفاک
میرے نانا کا خطبہ پڑھ رہے ہین
گذارے ہین نماز با جماعت
میرے نانا اپر بھیجے ہین صلوٰت
میرے گردن پہ ہے خنجر کو دھرتا
یہ گردن بوسہ گاہ مصطفیٰ ہے
پیمبر چومتے تھے اسکو اکثر
کھڑی ہین روحین سارے انبیا کی
طرف چپکے تو تجہی رو رہا ہے

مجھے ای شمر دے تو اتنی فرصت
نماز ظہر سے کرلون فراغت

موا یون ہین علیؑ نا مور ہے
یہ مرنا مجھکو میراثِ پدر ہے

ادا کرنے دے مجھکون حق کی طاعت
مجھے لینے دے سجدہ کی فراغت

میرے سجدے تلک بیکار رہ تو
سرو گردن کا پھر مختار رہ تو

یہ سُن سینے سے اُترا شمر ظالم
کیا اُس خاک سے شہ نے تیمُّم

ادا کرکے حضورِ دل سے نیّت
جھکا سجدے کو شاہِ با کرامت

وہ شہ نے ایک سجدہ کرنے پایا
دفع دویم جو نہین سجدے مین ایا

تھا سجدے مین نبیؐ کا وہ نواسا
جو پھیرا شمر نے خنجر کا داسا

یہ جلدی سے اُتارا حلق شبّیر
کہ دو ٹکڑے ہو نکلی بانگ تکبیر

صدائے دھار خنجر کے برابر
زبان اللہ بولی حلق اکبر

حضرت امام حُسین علیہ السّلام کی لاش طاہر اور ذوالجناح کے بیان مین

نبیؐ کا لال زہراؑ کا دل وجان
پڑا تھا خاک وخون کے بیچ غلطان

جراحت پر جراحت تن اوپر تھا
کلام اللہ پڑھتا اُسکا سر تھا

وہ دستِ حق پرست اُس شاہ کے آہ
پڑے تھے خاک پر دو اسم اللہ

جو خطِ زخم تھا چہرے پہ مسطور
خطِ سر لوح تھا بر سورۂ نور

لعینونکو خطر مطلق نہ آیا
جو خون مین مُصحفِ ناطق ڈبایا

اُٹھا ماتم کا غل چودا طبق سے
لہو بہنے لگا چشم شفق سے

ہوئے ارض و سما ماتم سے معمور
لگے سر پیٹ رونے وحش طیور

عیان تھی وحشت و غم وحشیان سے
گرے طیور اپنے اشیان سے

فلک پر غم سے یک تاریکی آئی | جہان مین دفعتًا اندھاری چھائی
زمانے مین تھی یک آفت نمودار | قیامت کے ہویدا تھے سب آثار
غبار ایک اُس جگھہ ہو کر ہویدا | ہُوا پھر ذوالجناح اسمین سے پیدا
وہ گھوڑا لاش شاہِ دین پر آیا | سر اپنا شہ کے قدمو پہ جھکایا
پٹکتا تھا کبھی سر ہو کے غمناک | اُڑاتا تھا کبھی سمو سے لے خاک
کبھی تھا اپنے کو وھان پہ گراتا | کبھی اس لاش پر تھا سر جھکاتا
جھکا اُس لاش پر آخر سر و بال | کیا پیشانی اپنی خون سے لال
کبھی مُنہ اشک خونی سے تھا دھوتا | کبھی تھا لاش پر قربان ہوتا

روایت محمود نام ایک فرشتہ ہمشکل امام علیہ السلام کے ہو کر تشفی اور تسلی اہل بیت کے کرنیکو آنیکے بیانمین

محبو جان فدائی کا مکان ہے | کہ روتا اب زمین و آسمان ہے
الم لازم ہے سب اہل زمین کو | کہ غم پہنچا ہے اب عرش برین کو
نہین تنہا یہ اہل فرش روتے | ہین غم سے حاملان عرش روتے
جو پہنچا یہ الم کرّوبیان مین | اُٹھا شور قیامت قدسیان مین
فرشتہ ایک تھا وھان نام محمود | وُہ بولا در جناب رب معبود
کہ اے جان آفرین خلاقِ عالم | نبیؐ کے گھر اُپر آفت ہے اسدم
علیؑ کا جان و دل مارا پڑا ہے | گلے اُسکے اُپر خنجر چلا ہے
سکینہؓ فاطمہ زہرا کی پوتی | نپٹ یادِ پدر مین ہے وہ روتی
نہایت غم سے اب وہ رو رہی ہے | پدر کے یاد مین جی کھو رہی ہے

اگر

اگر ارشاد ہووے تو مین دلگیر
بناؤن اپنے کو ہم شکل شبیر

ذرہ جا اسکی دلداری کرو نمین
ٹک اس بیکس کی غمخواری کرو نمین

کرون آل نبیؐ کی غمگساری
بجا لاؤن مین خدمت گذاری

غرض لے وہ ملک حکم الٰہی
ہوا دشت بلا کا وہان سے راہی

شبیہ شاہ اپنے کو بنایا
حرم کی ڈیوڑھی پر میدان سے آیا

جو دیکھا حضرت زینبؑ نے اس آن
چلی خیمے سے وہ ہو کرکے نالان

فرشتہ کو سمجھ کر اپنا بھائی
یہ بولی بنت احمدؐ کی وہ جائی

کہ ای بھائی جی تم ابتک کہان تھے
پھنسے کن دشمنون کے درمیان تھے

اے بھائی جی نہ اب میدانکو جاؤ
ہمارے سر سے مت سایہ اٹھاؤ

تیرے بن دل جہان سے اوبتا ہے
جہاز مصطفائی ڈوبتا ہے

ارادہ اب تو مت میدانکا کیجے
ذرہ ہم ڈوبتون کو تھام لیجے

وہ بنت مصطفیؐ کی قرۃ العین
فرشتے ساتھ کرتے تھے ابھی بین

سکینہؑ نے جو دیکھا ایکباری
یہ سمجھی آئی ہے شہ کی سواری

فرشتہ کو نہ کچھ ہرگز پچھانا
اسے اسنے شہ مظلوم جانا

لگی کہنے کہان تھے ای شہنشاہ
مین کب سے بیٹھی تکتی تھی تیری راہ

محبت کیون میرسے تم نے توڑے
مجھے کیون دشمنون کے بیچ چھوڑے

میری فرقت تمہین کیونکر ہے بھائی
نہ مجھ بیکس کی تمکو یاد آئی

خدا نے تم کو پھر مجھسے ملایا
نئے سر سے نبیؐ کا گھر بسایا

چلو خیمے مین بیٹھو شاہ ابرار
نجاؤ اب طرف میدان کے زنہار

یہ تو فرما کہ ای شاہ دو عالم | گئے تھے آپ جو میدان مین اسدم
کہین میرا چچا تمکو ملا ھے | کہو تو اُس پہ اب کیا دُکھ پڑا ھے
جو اُس دُختر نے یون اُسکو منایا | فرشتے کا یکایک دِل بھر آیا
کہا اُسنے کہ اے میرے خوزادی | نہ رو اے دو جہان کی شاہزادی
نہ سمجھو مین حسینؓ ابن علیؓ ھون | مین بیکس اُسکا ادنی خدمتی ھون
اے بی بی ھون ایک اھل آسمانمین | کہان وہ شاہِ عالی اور کہا نمین
ملک محمود ماتم دار ھون مین | پدر کا تیرے خدمت گار ھونمین
تیرے رونے سے اے پاکیزہ طینت | نہایت آتی ھے مجھکو خجالت

ذوالجناح کے خیمے مین آنیکا بیانمین

فرشتہ کہہ رہا تھا یہ ھویدا | ھوئی میدان سے جو ایک گرد پیدا
جو نکلا شہ کا گھوڑا بیچ صف کو | چلا روتا ھوا خیمے طرف کو
دیا بی بی کو گھوڑا جب دکھائی | وہ سب سمجھے سواری شہ کی آئی
جو جا دیکھا نہین وہ دین کا والی | لئے گھوڑا کھڑا ھے زین خالی
کہا زینبؓ نے اے بھائی کے رھوار | کہان پر کھوکے آیا اپنا سردار
نبی کے گھر کا وہ والی کہان ھے | بتا ہمکو شہِ عالی کہان ھے
کہا گھوڑے نے ای زہراؓ کی جائی | ھوا مذبوح تنہا بیکس کا بھائی
دمِ آخر تلک پانی نہ پایا | پیاسا سجدے مین گردن کٹایا
کہا عابد نے سب خستہ احوال | مجھے تو کہہ ذرہ اس شاہ کا حال
یہ پھر گھوڑا پکارا اے خوزادی | مجھے یہ حکم ھے ای شاہزادی

کہ ٹک ہمت سے اپنا کام لینا — جہاز بیکسان کو تھام لینا
کہا بانو نے تب اے بادرفتار — مجھے کیا کہہ گیا ہے تیرا سردار
کہا گھوڑے نے مجھکو ہے بھجایا — تمھارے لینے کو مین ہونگا آیا
اے بی بی یہان نہ اب زاری کرو تم — سفر اپنے کی تیاری کرو تم
یہ کہتا تھا جو آئی فوج بدخواہ — لئی گھوڑے نے تب یک دشت کی راہ
خدا جانے کہان جاکر سمایا — نشان اُسکا کسی نے پھر نپایا
تو گھوڑونکو اٹھا کر قوم کفار — گرے عصمت سرا پر آکے یکبار
کیا پھر جسطرح وہ خیمہ غارت — لکھے تفسیر اُسکی کسکی طاقت
پکڑ شمشیر اُسدم شمر کافر — چلا زین العبا کا کاٹنے سر
عمرو بن سعد نے تب ہو فراہم — لگا یون شمر سے کہنے کہ ظالم
اسے مت مار یہہ خود ناتوان ہے — یہ بیماری سے آپ ہی نیم جان ہے
یہ کہ خیمے سے نکلے وہ سب اشرار — کیا نرغہ بگرد آل اطہار
عمرو بن سعد پھر مقتل پر آیا — گروہ اپنے کے لاشونکو گڑھایا
بخاک و خون معہ خویش و موالی — پڑا تھا بیکفن اُمت کا والی
سر ان مظلوم کے کافر نے کاٹے — ہر ایک کو لیکے فوج اپنے مین بانٹے
دئے سر قیس بن عشعث کو تیرہ ۱۳ — حصین رو سیہ کو سونپے چودہ ۱۴
دئے بائیس ۲۲ دو قوم ہوازن — دئے لے پانچ سر باود دُشمن
ہلال بے حیا کو سونپے چھ ۶ سر — دئے سعنف کو بارہ ۱۲ سر مطہر
سر سبط نبی سب سے جدا لے — کیا کافر نے خولی کے حوالے

سرونکو بانٹ اُس فوج جفا مین کیا دو دن سکونت کربلا مین
مگر لیکر سرِ شاہِ دل افروز بھیجا یا اُسنے کوفے کو اُسی روز
اب آگے اُسکے جو گذرا ہے احوال دہم مجلس مین ظاہر ہوگا وہ حال

فاتحہ اختتامِ مجلس کے بیانمین

عزادرو نہین اب باتکا وقت یہ ہے ماتم کا اور صلوٰتکا وقت
پڑھو تم فاتحہ روحِ نبیؐ پر علیؑ پر اور اولادِ علیؑ پر
پڑھو صلوٰت بر شاہِ ھُدا تم اُٹھاؤ صدق سے دستِ دُعا تم
خُداوندا بحقّ خونِ شبّیر کہ مارا ہے جسے بے جرم و تقصیر
الٰہی واسطے اُنکے جو معصوم گئے دُنیا سے ہو مسموم و مظلوم
الٰہی واسطے ستّر دُو تن کے الٰہی واسطے اُنکے محسن کے
رہے روشن چراغ دین وائین شتابی ہو خروج مہدئ دین
سلامت رکھہ جو ہین سلطانِ اسلام رہے ہاتھہ اُنکے مین فرمانِ اسلام
جو ختم الانبیاؐ کی ہوین اُمت اُنھونکی مغفرت ہو در قیامت
ہر ایکدم اُنکی ہو مُشکل کُشائی جو قیدی ہوین وے پاوین رہائی
ہر ایک بیمار کو جلدی شفا ہو ہو جسپر دین جلدی سے ادا ہو
مُسافر جو ہین وہ گھربار پہنچین سلامت حاج اور زوّار پہنچین
ملے ہر ایک کو عزّ و جاہ و حشمت نصیب اُنکے مین ہو حج و زیارت
جو حاضر ہونگے اِس بزم بُکا مین شہِ بیکس کے جو ہونگے عزا مین
ہین مومن جتنے حاضر اور غائب بر آوین اُنکے مقصود و مطالب

جو ہے اِس مجلس ماتم کا بانی ۔ وہ پاوے مدعائے دو جہانی
خصوصاً جو کہ ہے بانیّ تالیف ۔ ہوا جسکے سبب یہ نسخہ تصنیف
رہے اُسپر کرم شیر خدا کا ۔ ملے سایہ لوائے مصطفیٰ کا
دو عالم بیچ وہ مقصود پاوے ۔ جو اسکا مطلب دل ہو بر آوے
مصنف اسکا ہو خالق کا منظور ۔ رہے دونون جہانمین شاد و مسرور

مجلس دسوین مین سرگذشت اہلبیت کے قید ہونے مین مقتل سے اور پہنچنے مین مدینہ منورہ کے بیانمین

دہم مجلس کی جب آئی حکایت ۔ دل غمدیدہ پر گذری قیامت
جو گذرا کربلا مین تیسرا روز ۔ تھے قیدی اہلبیت عالم افروز
عمرو بن سعد نے از وادی جنگ ۔ کیا لشکر کو لے کوفے کا آہنگ
حرم کے واسطے اشتر منگائے ۔ سرونکو لیکے نیزونپر چڑھائے
چڑھے اونٹونکے اوپر اہل تطہیر ۔ چلے لے شام انکو اہل تذویر
لعینون نے جفا تب یہ دکھلائے ۔ کہ مقتل کے طرف سے انکو لائے
جو دین زینبؑ کو وہان لاشین دکھائے ۔ نظر آیا پڑا مظلوم بھائے
گئے تب آہ ایک سوز جگر سے ۔ گری وہ بنت زہراؑ اونٹ پرسے
لپٹ بھائی سے وہ زہراؑ کی جائی ۔ لگی دینے محمدؐ کی دہائی
کہی ہے میرے مظلوم بھائی ۔ تمہین کسطرح سے یہان نیند آئی
تیرا تکیہ تھا بھائی دوش زہراؑ ۔ تھی تیری خوابگہ آغوش زہراؑ
تیرا تھا فرش داماں پیمبرؐ ۔ زمین پر کیون پڑا ہے آج بے سر

نبیؐ نے تمکو گودی مین کھلایا ملک نے تیرے جھولے کو جھلایا
تمھین اسطرح امت نے کھپایا کہ مرتے وقت پانی بھی نہ پایا
اے بھائی تمنے تو جنت بسائی تباهی همکو امت نے دکھائی
تمھارے بن هوئے هم بے چھتر کے کیا اعدا نے همکو در بدر کے
غرض روتی رهی زینبؓ بچاری جو آکر کوفیون نے ایک باری
اسے بھائی کے لاش سے اٹھا کر پھر اسکو پشت اشتر پر بٹھا کر
یه چاها اس گروہِ اشقیا نے ستم گارون نے اور اهلِ جفا نے
که گھوڑون سے کھندل لاش مطهر مٹادیوین نشانِ ابن حیدرؓ
اراده تھا یه انکا هو بلا دیر هوا جنگل سے پیدا ایک بیک شیر
پٹک سر کو لگا وہ شیر رونے لگا اس لاش کے قربان هونے
جو کفارون سے تھا اودھر کو جاتا تھا وہ شیر ژیان اسکو هٹاتا
کبھی سوئے فلک کوتا تھا وہ رو کبھی گرتا تھا لاش شاہ پر رو
کبھی کرتا تھا ایک آواز غمناک اڑاتا تھا کبھی پنجون سے وهان خاک
یه دیکھ اس جا په اسرارِ الٰهی هوئی فوج مخالف وهان سے راهی
حرم کا قافله آگے روان تھا عقب انکی گروہِ دشمنان تھا
علیؑ کا پوتا دین کا شاهزاده چلا جاتا تھا قیدی هو پیاده

روایت ایک کبوتر که خون آلوده هو کے امام علیه السلام کی شهادت کی خبر مدینه منوره مین پهنچانے کے بیان مین

روایت هے وهانپر ایک کبوتر تھا آسوده کسی شاخ شجر پر

ہوا اُسکو وہان تب حقکا فرمان
نبیؐ کے ناز و پرور کو ہے مارا
پرونکو اپنے اُسکے خونمین تر کر
وہان تو ای کبوتر جا کے فی الحال
ہے صغرا اُسکی جو بیٹی نمانی
غرض وہ مرغ از حکمِ الٰہی
جو یثرب پاس پہنچا وہ بچارا
وہانپر یک یہودی کی تھی دُختر
صدا اُس مرغ کی سُنکر وہ مظلوم
وہان سے اُس شجر کے نیچے آئی
گرا وہ خون اُسکے چشم اوپر
شفا پا کے ہوئی وہ لڑکی خوشحال
پدر لڑکی کا جو آیا وہان پر
کیا دختر سے اِستفسار سب حال
تعجب سے وہ پھرے دونون وہانپر
بہت ڈھونڈے کہین اُسکو نپائے
تو کیا ہین دیکھتے وے آنکھہ اُٹھا کر
کیا تب وہانپر اُن دونون نے فریاد
وہان صغراؑ کو سلمہؓ نے بلایا

کہ کیا آسودہ ہے سائے کے درمیان
پڑا ہے خاک و خون مین وہ بچارا
یہان سے جا رسولُ اللہ کے گھر پر
سُنا شبیرؑ کے مرنے کا احوال
سُنانا اُسکو یہ غمکی کہانی
پرونکو رنگ ہوا یثرب کو راہی
ہوا ایک باغ مین اُسکا گذارا
وہ تھی آنکھون سے اندھی نیک اختر
چلی اپنی جگہ سے ہو کے مغموم
سر اپنا مرغ کے جانب اُٹھائی
ہوئین فوراً منوّر چشمِ دُختر
چلا وہانسے کبوتر اُڑ کے فی الحال
منوّر اُسنے دیکھا چشمِ دُختر
کبوتر کا کہا لڑکی نے احوال
چلے اُٹھکر کبوتر کے نشان پر
بنی ہاشم کے تب کوچے مین آئے
کہ گھر زہراؑ کے بیٹھا ہے کبوتر
پکارے السلام اے آلِ امجاد
کبوتر خون مین تر انکو دکھایا

تو نزدیک آکے وہ صغرا بچاری
کہان سے آیا ہے اے مرغ بیحال
پڑی تیرے پہ کسکے غم کی آفت
کبوتر نے سُنا جب اِس بیان کو
پٹک سر خاک پر وہ مُرغ غمناک
کہا صُغرا سے وہ ای دخترِ شاہ
نہین یون بے سبب دلگیر ہو مین
ہُوا مذبوح وہ زہرا کا جانی
یہ لوہو شاہِ عالی جاہ کا ہے
کہا صغرا نے تب سُن اے کبوتر
کہ تھا وہ مُصطفیٰ کا لال پیارا
کبوتر نے کہا اے بی بی غمناک
اُنھون نے کعبے سے اُنکو بلایا
نہ دیکر تین دن ایک دانہ پانی
کہا صغرا نے پائے شہ کے اخبار
کبوتر بولا اے بانو کی جائی
کہا صغرا نے اکبر کا سُنا حال
کبوتر نے کہا اے بی بی دلگیر
کہ اُوسنے ہے گلے پر تیر کھایا

کبوتر سے لگی کہنے بزاری
لہو مین کیون بھرے ہے تونے پروبال
ہے گذری آج کیا تجھ پر مُصیبت
زبان دی حق نے تب اُس بےزبانکو
گرا دیوار پر سے بر سرِ خاک
سُناؤن کیا تجھے احوال جانکاہ
اے بی بی قاصدِ شبیر ہون مین
مین اُسکی لیکے آیا ہون نشانی
یہ خُون سبطِ رسُولُ اللہ کا ہے
کٹا کسطرح سے اُس شاہ کا سر
بتا تو اُسکو کس کافر نے مارا
جو ہین مشہور اہلِ شام سفاک
بلا کے دشت مین لیکر کھپایا
کیا اُسکے گلے پر تیغ رانی
علی اکبر کا کر ٹک حال اظہار
تیرے اس بھائی نے برچھی ہے کھائی
ذرہ کہ اب میرے اصغر کا احوال
لگا اُوس طِفل کے گردن او پر تیر
عوض پانی کے گردن کو چھدایا

یہ سنکر بولی صغرا اے کبوتر
کہا طائر نے سر پر خاک اڑا کر
یہ سنکر بولی وہ مظلومہ دختر
کبوتر بولا اے میری خوزادی
کہا صغرا نے اے پیک مصیبت
کہا طائر نے اے مظلومہ دلگیر
یہ سنکر بولی وہ لڑکی نکوذات
کبوتر نے کہا بی بی نکونام
یہ باتین سن لگی رونے وہ مظلوم
تو ام سلمہ بولین انکو یہ بات
دھری شیشے مین میرے پاس ہے خاک
کہ جب یہ خاک ہووے خون مین تر
یہ کہہ جو ام سلمہ شیشہ لائی
لگے رونے وہان سب کرکے ماتم
صفار ہنے دے اب صغرا کا احوال
سنا ہے مقتل شہدا سے کچھ دور
گئے جب اس جگہ سے فوج اعدا
چلے مقتل کے جانب ہوکے حیران
پرندون نے ہی اک محشر مچایا

چچا عباس کا اب کچھ بیان کر
موا تیرا چچا بازو کٹا کر
خبر قاسم کی کہ کچھ ای کبوتر
موا سہرا ہے وہ در عین شادی
بھلا عابد کی تو کچھ کہ حقیقت
گیا وہ شام کو ہو طوق زنجیر
کہ اب کہہ مجھسے اہل بیت کی بات
گئے وہ قید ہو کر جانب شام
قیامت کی اٹھی اسجائے پر دھوم
کہ یون مت پیٹ اے بیٹی نکوذات
سنا ہے مین نے یون از شاہ لولاک
یہ جانا مر گیا سبط پیمبر
لہو اسمین دیا سبکو دکھائی
مدینے مین اٹھا اک حشر کا غم
بیان کو ٹک شہادتگاہ کا حال
تھا ایک وہان عارضیہ قریہ مشہور
وہ دہقان نکلے از بہر تماشا
تو کیا ہین دیکھتے وہانپر وے دہقان
پرونسے اپنے ہے سایا بنایا

یہ صورت دیکھ کر وے سارے دہقان — لگے کہنے کو پھر اسطرح سے وہان
یہ طائر اس جگہ کرتے جو ہین شور — مگر انکے سلیمانؑ کی ہے یہان گور
یہ کہکر دیکھتے کیا ہین وہ مغموم — پڑا ہے سر بریدہ ایک مظلوم
حوالی اسکے ایک محشر مچی ہے — بہت سی لاش بے سر کے پڑی ہے
کیا ہے طائرون نے اسپہ سایا — الم سے شور محشر ہے مچایا
تعجب سے وے بولے ہوکے مغموم — کہ یہ کیا بھید ہے اے حیّ قیوّم
سلیمانؑ ہے نہ تو داؤد ہے یہ — عجب یہ خاصۂ معبود ہے یہ
کسی معجز نما کی لاش ہے یہ — عجب مرد خدا کی لاش ہے یہ
یہ میت ہے کسی حقکے ولی کی — نبیؐ کی یا کہ فرزند نبیؐ کی
تھے سنتے غیب سے فریاد و افغان — نظر آتا نہ تھا کوئی مگر وہان
وہ رونا تھا گروہ جنیان کا — فغان و شور تھا قدوسیان کا
غرض دہقان نے یون دیکھا حوال — کیا ان لاشونکو مدفون فی الحال

روایت خولی کے حضرت امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک کو تنور مین رکھنے کے بیان مین

سر سبط نبیؐ لیکے ہمراہ — لئی خولی نے جو کوفے کی تھی راہ
تھا ایک فرسخ اُپر کوفے سے ایدھر — او قریہ جسمین اس کافر کا تھا گھر
جو وہ ملعون گھر اپنے مین آیا — سر اقدس تنور اندر چھپایا
قضارا اسکی عورت با خدا تھی — زن انصاریہ اور پارسا تھی
بہت کرتی تھی وہ حقکی عبادت — تہجد سے تھی اس بی بی کو عادت
کہا عورت سے سنئے از خشونت — تنور اندر ہے کچھ میری امانت

کوئی اسپاس مت زنہار جانا
یہ سُنکر اُس سے عورت نے یہ پوچھا
تو بولا اُس سے پھر وہ اہلِ لعنت
گیا تھا وھان پہ مین ہمراہِ لشکر
یہ باتین سُنکے عورت کے اُڑے ہوش
جو سویا شبکو وہ ملعون سفّاک
تنور اوپر جو دیکھا اُسنے کو دھیان
لگی کھنے کہ اے باری تعالیٰ
یکایک دیکھتی کیا ہے وہ دلجوں
فروغ نور سے سب گھر ہے روشن
صدا رو نیکی آتی ہے فلک پر
وھان پر آئے ہینگے چار عورات
سر و نکو پیٹ کر کرتے ہین ماتم
کوئی کھتی ہی ہی دینکے رہبر
کوئی رو کھتی ہے اے واے مظلوم
کوئی کھتی ہے اے حیدرؑ کے ثانی
یہ روتین تھین کہ پھر ایک آئی آواز
پکارا یکبیک حوون نے سدم
عدن سے زوجۂ حیدرؑ ہے آتی

نہ ھا تھ اس چیز کو ھرگز لگانا
کھان پر ای جوان تو اب تلک تھا
گیا تھا ایک نے حاکم سے بغاوت
اب آئے ہین ہم اُسپر فتح پاکر
رہے اس فکر کے مارے وہ بیہوش
تہجد کو اُٹھی وہ بی بی غمناک
نظر آیا اُسے نور درخشان
تنور اوپر یہ کیسا ہے اُجالا
فلک سے تا زمین ہے عالمِ نور
سرِ دیوار سے تا در ہے روشن
کھلے ہین آسمان کے خود بخود در
تنور اوپر ہین روتے وے نکوذات
خدیجہؓ ھاجرہؓ حوّاؓ و مریمؑ
کوئی ہی کھتی ہی ہی ابنِ حیدرؑ
یہ کس ظالم نے کاٹا تیرا حلقوم
مٹائی کس نے زھراؑ کی نشانی
ذرا افلاک بھر کر کے ہوئے باز
ابھی خاموش مت ہو اہلِ ماتم
نبیؐ زادی برھنہ سر ہے آتی

جو آئی بنت احمدؐ کی سواری | وھانپر اُتری وہ بی بی کھیاری
خبر پاکر سرِ سبطِ پیمبر | اُچھل کر جا گرا بر پائی مادر
نبیؐ زادی نے جو اس سر کو پایا | اُٹھا کر اپنے چھاتی سے لگایا
بہائی اشک خون درد و الم سے | غبار اس سر کا دھویا چشم نم سے
تنور اوپر لگا ہونے کو ماتم | اُٹھا دنیا مین شور حشر اسدم
وہ بی بی صبح تک وہان کوکے زاری | غمی ہو قصر جنّت کو سدھاری
زنِ انصار یہ تب کرکے زاری | تنور اوپر جو آئی ایک باری
یہ دیکھا اُسنے وہان ہے جان زہرؓا | پڑا ہے وہ ذرِ غلطان زہرؓا
تنور اندر تب اُسنے ہاتھ ڈالا | وہ ذرّ بے بہا اُسنے نکالا
نہایت بیکسی پر اُسکے روئی | گلاب و مشک سے اُس سر کو دھوئی
کر اُسکے گیسوئے مشکین کو شانہ | دیا پھر لا وہین اُسکو ٹھکانہ
پٹک سر روئی وہ صاحب وفا یون | کدھاتف سے اُسے آئی ندا یون
کہ شوہر کی عوض مین ای نکوکار | تجھے پرشش نہین ہونیکی زنہار
نہو تو غمسے خائف ای نکونام | نہایت خیر سے تیرا ہے انجام
یہ مژدہ سُنکے وہ حجرہ مین آئی | سحر ہوتے ہی خولیکو جگائی
لگی کہنے کہ ای ظالم بد انجام | عدوّ اللہ کیا تو نے یہ کیا کام
تنور اندر رکھا ہے شاہ کا سر | حسینؑ ابنِ رسول اللہ کا سر
یہ کہہ جاتی رہی گھر سے وہ مظلوم | ہوا نہین پھر نشان کچھ اسکا معلوم
جو وہ عقبیٰ سیہ کوفے مین آیا | عُبید اللہ کے پاس اُس سر کو لایا

چھری تھی ایک اُس ملعون کے پاس — لگایا بر دہانِ افضل الناس
صحابی ایک تھا زید ابن ارقم — کھین حاضر تھا اُس مجلس مین اُس دم
لگا کھنے کہ ای ظالم ستمگر — چھری مت رکھہ توان ہونٹونکے اوپر
یہ کھکر وہ جو رویا زید ارقم — تمامی اہلِ مجلس روئے اُس دم
عُبید اللہ تب خولی سے بولا — کہ سر شبیر کا تو پھر کے لیجا
شہیدونکے جو سر آتے ہین در راہ — لے آ اُس کو بھی اُن سبکے ہمراہ
تھا ابن سعد یک فرسخ پہ آیا — جو خولی وہان سرِ شبیر لایا
شہیدونکی سرونکے ساتھہ وہانپر — رکھا اُس سر کو پھر نوک سنانپر
سرونکو لیکے ابن سعد جاہل — ہُوا آکر جو کوفے بیچ داخل
نبیؐ کے آل کے نیزونپہ تھے سر — پیمبر زادیان تھین اشترونپر
روایت ہے کہ زید ابنِ ارقم — تھا بیٹھا اپنے غرفے بیچ اُس دم
وہان نکلا جو سرِ سبطِ نبیؐ کا — جگر بندِ رسُولِ ایزدی کا
نظر کر وہ سرِ بیکس بہ حیرت — تھے پڑھتے کھف کے سورنکی آیت
صحابی بولا ای مظلوم بیحال — عجب تر اس سے ہے تجھہ شاہ کا حال
سر اور اہلِ حرم جب وہان سے آئے — اُنھین دار الامارۃ بیچ لائے
جو آئین حضرتِ زینبؑ وہانپر — جہانپر تھا عبیداللہ کافر
تو یون بولا وہ کوفی زشت انجام — یہ عورت کون ہے کیا اسکا ہے نام
کئی تب اہلِ مجلس نے یہ ظاہر — حسینؑ ابنِ علیؑ کے ہین یہ خواہر
کھا تب اُس شقی نے ہاتھہ اُٹھا کر — شہِ والا کے خواہر کو سُنا کر

که تم سبکو خدا کا تھا بھروسا ۔ خدا کا کام آخر تم نے دیکھا
کھین زینبؑ نے اے مستوجب لعن ۔ جناب حقؑ پر کرتا هے تو طعن
وهی هر حال همپر مهربان هے ۔ سدا اسکے همین حفظ وامان هے
تو یه مت جان همکو هے مذلت ۔ گروه انبیا کو هے یه عزت
تجھے محشر مین یه معلوم هوگا ۔ یه سب وهانپر تجھے مفهوم هوگا
جو عابدؑ کو عبید الله نے دیکھا ۔ کها لوگونکو یه کسکا هے لڑکا
تو سب بولے پسر شبیرؑ کا هے ۔ یه پوتا شاه خیبر گیر کا هے
کها اسنے که مین نے یون سنا هے ۔ پسر شبیر کا مارا گیا هے
کها سجادؑ نے سنتا هی کافر ۔ وه مجھه مظلوم کا بھائی تھا اکبرؑ
تجھے اب مارے تو کسکی هے طاقت ۔ نهین مرنا میرا یون در مشیت
یه سنکر کے وه ملعون بدایمان ۔ یه بولا نوکرون سے اسنے اس آن
کرو جا قتل کوئی اس پسر کو ۔ شتابی کاٹ ڈالو اسکے سر کو
یه سن اس بیحیا سے ایک کافر ۔ چلا لے تیغ زین العابدینؑ پر
گرین کلثومؑ تب عابد په یکبار ۔ لگین کهنے که ای کوفیٔ بدکار
نه اسکے قتلکا کر قصد زنهار ۔ عوض اسکے تو مجھه مظلومه کو مار
کهے سجادؑ نے ای شخص بدخو ۔ مجھے مت موت سے هرگز ڈرا تو
ای ظالم جسکو کهتے هین شهادت ۔ سمجھتے هین گے هم اسکو کرامت
ازل سے هینگے هم راضی بتقدیر ۔ همارا جسم هے محنت سے تخمیر
سنا جب حضرت عابدؑ سے تکرار ۔ هوا آخر عبید الله لاچار

کہا لوگون سے اب اِسکو لیجاؤ	مجھے اب بحث سے اِسکے بچاؤ
یہ کہہ زندان مین اُنکو بجھایا	مکان نزدیک مسجد کے دلایا

روایت حضرت امام رضا امن ثامن علیہ السلام کر شاہ راہ کی سرگذشت کے بیان مین

عزادارو سنو غمکی حکایت	علی موسیٰ رضا سے ہے روایت
محرم کی دہم کو جو کہ انسان	رہے اس غم سے وہ محزون و گریان
کسیکو حال ماتم کا سناوے	الم سے آپ رووے یا رلاوے
قیامت مین نہ دیکھیگا وہ خواری	ملیگی غم سے اُسکو رستگاری
دو عالم حشر مین گریان اُٹھیگا	وہان پر یہ خوش و خندان اُٹھیگا
روایت ہے کہ اہل بیت عظام	چلے کوفیسے جبکہ جانب شام
ہوئے تب زجر و شمر نحس اوّل	معہ فوج آل اطہر پر موکّل
کرون کیا راہ کا احوال اظہار	قیامت تک نہین ہونیکا طومار
غرض کرتے ہوئے قطع منازل	ہوئے ایک بستی مین اُنکی منزل
قبایل سے عرب کے اُنکو تھا خوف	خصوصاً وہانپہ تھا شبخونکا خوف
نظر آیا اُنھین ایک اُسجگہ دیر	یہودی اُسمین تھا ایک صاحب خیر
سرونکو اور اسیرونکو وہ ملعون	رکھے لے دیر مین از خوف شبخون
یہودی دیر کا تھا نیک طینت	ہوئی اُسکو یہ صورت دیکھ ہیبت
رہا اُس خوف سے حجرہ مین بیدار	نظر آیا اُسے شبکو یہ اسرار
کہ اُسکے دیر مین برسے ہے ایکنور	عیان ہر سنگ سے ہے جلوۂ طور
تو ایک سوراخ سے اُسنے لگا چشم	تماشا دیکھنے کو وا کیا چشم

تو کیا هے دیکھتا وه پیر خوش ذات — که اُترین اسجگه پر اٹھه عورات

تھین اُمین عائشه حوّا و کلثوم — خدیجه مریم و راحیل مغموم

صفورا اُمِّ یوسف اور سارا ان — گریبان تار تار اور غمسے گریان

کوئی کهتی هی وهانپر هو که مغموم — که کیدھر هے پڑا ای شاهِ مظلوم

اُنهون نے وهان قیامت تھی مچائی — فلک سے اُسمین یون اواز ائی

کروای بی بیو افغان و زاری — که پهنچی بنتِ احمدؐ کی سواری

یه دیکھو صاحب تطهیر ائین — عدن سے مادر شبیر ائین

جو اُترین اُسجگه بنتِ پیمبرؑ — پڑا ایک پرده اُس سوراخ اوپر

نه اتا تها نظر راهب کو کچھ راز — مگر سُنتا تها ایک رونیکا اواز

که روتا هے کوئی یون بین کر کر — که جون فرزند کو روتی هے مادر

یه حال اُسکو نظر جب وهانپر ایا — تو اُسنے اکے عابد کو جگایا

کها تم هو مگر اُس شاه کی ال — لکھا توریت مین هے جسکا احوال

تیرے اوپر یه لطفِ ایزدی هے — بلاشک جد تیرا حقکا نبیؐ هے

یه کهه بولا که اے شاهِ امامت — مجھے تعلیم کر اب اپنا مِلّت

غرض اکر معه خویش و اقارب — لے ایا صدق سے ایمان وه راهب

هوئی جب صبح عالم مین نمودار — هوئے چلنے په اهلِ ظلم تیّار

سرونکو لیکے نیزو نپر چڑھائے — وه سب عقلانکی منزل مین ائے

تها یعقوبِ لعین اُسجا کا حاکم — سرونکے ساتھه حاضر تها وه ظالم

کیا اُس شهر مین اُسنے منادی — که هر کوچمین هو سامان شادی

تمامی شہر ہوا آراستہ آج ہر ایک کوچہ کرین پیراستہ آج
مجالس کرکے چنگ و دف بجاوین جو مطرب ہون نکل کوچین گاوین
کیا جب شہر کا ظالمنے یہ طور سرونکو لیکے آیا لشکر جور
نہ شادی سے تھے اپنے مین سماتے ہر ایک کوچین تھے اُنکو پھراتے
وہان تھا تازہ وارد ایک تاجر بدل رکھتا تھا حُبِّ آلِ حیدرؑ
جو دیکھا اُسجگہ پر یہ تماشا تو اُسنے نیزے دارون سے ہی پوچھا
کہ یہ سر کسکا اور کیا ماجرا ہے یہ لڑکا کون ہے جو پیادہ پا ہے
کہا اُسنے کہ ایک باغی ہوا تھا ہمارے بادشاہ سے وہ پھرا تھا
سو اُسکو قتل کرکے ہم ہینگے آتے سر اُنکے شام کو ہین لیکے جاتے
یہ سن بُولا وہ تھا جو نیک ایمان کوئی مشرک تھا وہ یا تھا مسلمان
کہا کُفّار نہین از اہلِ دین تھا کہین کیا از گروہ مسلمین تھا
کہا تاجر نے وہ تھا اہلِ ملّت کئے کیون تمنے اِس سے یہ عداوت
تو وہ بولے عداونکی تھی یہ راہ تھی اُسکو بیعتِ حاکم سے اِکراہ
بظاہر جانکر اپنے کو سردار امامت کا سمجھتا تھا سزاوار
وہ بولا تھا جو اُسکا یہ ارادہ مگر تھا کوئی عالی خانوادہ
ذوالعزّت تھا یا از خلقتِ عام تھے کچھ اجداد اُسکے صاحب نام
کہا اعدا نے وہ ایک ہاشمی تھا پدر اُسکا علیؑ نانا نبیؐ تھا
کہا تاجر نے اے اہلِ جفا حیف کیا تمنے یہ ظلم برملا حیف
ہوئی تمسے نبیؐ کے گھر یہ بیداد کیا گھر فاطمہؑ کا تمنے برباد

نبی کا تمنے ہی دلبند مارا | خدا کے شیر کا فرزند مارا
خدا اس ظلم کی تمکو سزا دے | جزا اسکے تمہین روزِ جزا دے
یہ کہکر وہ جوانِ نیک اختر | گرا سجادؑ کے جا کر قدم پر
کہے سجادؑ نے ای شخص غمخوار | بتا کس واسطے توہیگا یون زار
ہویدا تیرے سے بوئے وفا ہے | عدو ہے یا کہ تو اہلِ ولا ہے
کہا اُسنے کہ مین بندہ ہون تیرا | مگر ہے دور یہان سے مُلک میرا
نہایت ہونگا مین دلخستہ مجبور | کہ یہان سے میرے خویش و قوم ہین دور
وگرنہ فدویت اپنی دکھاتا | ترے قربان ہو اپنا سر کٹاتا
مگر اے نیّرِ برجِ امامت | مجھے اسوقت ہو کچھ حکم خدمت
یہ سن کہنے لگے وہ دین کے سردار | تجھے ہووے جزائے خیر اے یار
نکر کچھ فکر تو اے نیک ایمان | مگر اسوقت کر مجھپر یہ احسان
کہ نیزے دار جو ہے شہ کے سر کا | لئے جاتا ہے سر میرے پدر کا
کچھ ایسا کر کہ یہ آگے کو جاوے | نہ سر عورات کے نزدیک لاوے
کہ یہانسے دور ہو انبوہِ خلقت | بچین بلوے سے ٹک تو اہلِ عصمت
یہ سن جا کر بہ پیشِ نیزہ بردار | دیا اُس شخص نے پنجاہ دینار
اُسے سمجھا کے اُس جا سے ہٹایا | حرم کے اونٹون سے آگے بڑھایا
کہا عابدؑ سے پھر اُسنے بہ فریاد | کوئی خدمت مجھے پھر ہووے ارشاد
کہا عابدؑ نے تب ای شخص ارشد | اگر کوئی پارچہ رکھتا ہے زاید
برائے عترتِ اطہر تو لادے | جنابِ حق تجھے اُسکی جزا دے

یہ سُن وہ بہرِ اہلِ بیت طاہر
لے آیا جا کے خلعتہائے فاخر

جو اُس ما بین مین وہان شمر آیا
تو اُس تاجر نے اُسکو یون سُنایا

کہ ای ملعون یہ کس شہ کا سر ہے
پھراتا تو جسے نیزے او پر ہے

جسے تو نے کیا یون قید افسوس
سمجھہ تو کس پیمبر کا ہے ناموس

ذرہ تو شرم کر اے دُشمن حق
ذرہ تو حق سے ڈر اے دُشمن حق

سُنے جب شمر نے اُسکے مطاعن
تو یون بولا وہ با فوج ملاعن

کہ اِس تاجر کو بھی اب جیسے مارو
تن اِسکے سے سر و گردن اُتارو

یہ سُن کر شمر سے اعدا بلا دیر
لگے اُسپر لگانے زخم شمشیر

نپٹ زخمی ہوا وہ صاحبِ ہوش
پڑا اُس جائے او پر ہو کے بیہوش

اُسے جب اُس جگہ پر ہوش آیا
مقابر بیچ اپنے کو چھپایا

جو کچھ باقی بچا تھا مال اُسکا
سلاح و اسپ وہان اُسنے خریدا

ہوا یکجا ایک سو دس مرد پُردل
کئے اُس ساتھ بیعت ہو کے شامل

پس از چندین غرض اُس سرزمین پر
کیا اُسنے خروج اعدائے دین پر

روایت پہنچنے مین شام کے اور یزید پلید کے مجلس کے سرگذشت کے بیانمین

جو پہنچی شام کے حاکم کو اخبار
کہ آئے قید ہو کر آلِ اطہار

تمامی شہر کو اُسنے سنوارا
در و دیوار کو بعد سنگارا

کیا اُسدن تعزّز جشن کا طور
کیا اسباب شادی جمع فی الفور

تماشائے جو تھے خوشحال بیٹھے
ہر ایک غرفے مین پردے ڈال بیٹھے

جو آیا قافلہ اہلِ حرم کا
گھرانا اُس رسولِ محترم کا

کهین اِس قافلیکا وهان قضا را ۔ هُوا مسجد کے رستے سے گذارا
وهان از زاهدانِ اهل تزویر ۔ تماشے کے لئے حاضر تها ایک پیر
حرم کو دیکهه کر یون قید مین آه ۔ خوشی سے بولا وه اَلحَمدُ لِلّٰه
کهے عابدؑ نے اُس سے ای مُسلمان ۔ یه کهه مجهه سے پڑهاهی تونے قرآن
که هم ممدوح مدح انما هین ۔ یه سب هم اهلِ بیتِ مُصطفیٰؐ هین
یه سُن وه پیر رویا از ندامت ۔ هو بیٹها قبله رو از ننگ مِلت
کها اُسنے کیا ای میرے الله ۔ اب اِنکی دُشمنی سے مین نے توبه
جو توبه هے میری مقبول اِس آن ۔ تو نکلے تن سے اِسدم میری یه جان
غرض توبه هوئی اُسکی اجابت ۔ هُوا رو رو یهین وه خوش عقیدت
چلے وهان سے جو وے آلِ رسالت ۔ لے آئے اُنکو در دارُ الامارت
یزیدِ روسیه تها تختِ اوپر ۔ جو آئے سامهنے آلِ پیمبرؐ
حرم کو اُسنے یک جا پر بٹهایا ۔ سرونکو سامهنے اپنے منگایا
جو آیا رو برو عباسؑ کا سر ۔ لگا تب پوچهنے کو وه بداختر
صلابت اِسکے چهرے سے عیان هے ۔ مگر کوئی بهادر یه جوان هے
تو بولا شمر یه شخصِ دلاور ۔ حُسینؑ ابن علیؑ کا تها برادر
هویدا زور تها اسمین علیؑ کا ۔ علمبردار تها سبطِ نبیؐ کا
یه سن اُسنے کها وه کسکا هے سر ۔ مُشابه جو هے باشکلِ پیمبرؐ
کها کافر نے یه اکبرؑ کا سر هے ۔ نبیکے نور کا نورِ بصر هے
یه پوتا هے علیؑ مرتضیٰ کا ۔ بڑا بیٹا هے سبطِ مُصطفیٰؐ کا

جو مجلس بیچ سر قاسمؑ کا آیا
کہا ملعون نے یہ کسکا پسر ہے
تو بولا شمر یہ ابنِ حسنؑ ہے
غرض جب سب سرونکو وہانپہ لائے
لے آئے یک لگن کے بیچمین دھر
لعین کے تخت آگے خونمین تر
مکدّر غم سے بس چرخ برین تھا
نہ سر تھا سامنے اُس بے ادب کے
یزید روسیہ نے تب یہ پوچھا
کہا تب شمر نے در بلوۂ عام
کہ جسنے فوجکو اسیر بھجایا
یہ باتین سُنکے وہ ظالم خجل ہو
کہ جو مطلب ہو تیرا سو عیان کر
کہے سجّادؑ نے تب ای ستم کیش
میر اسباب جو ہے سو منگا دے
جو مین اِس جا سے پھر مقتل پہ جاؤن
اُٹھاؤن اب مین خاک و خون سے انکو
دویم مجھکو اجازت دے وطن کی
حرم کو لے وطن اپنے کو جاؤن

حرم نے شور ماتمکا اُٹھایا
یگانہ تھا کہ پھر انکا جگر ہے
علیؑ کا لعل زہراؑ کا رتن ہے
یزید روسیہ کتین دکھائے
سرِ ابنِ علیؑ سبطِ پیمبرؐ
پڑا تھا بحرِ قدرت کا وہ گوہر
پڑا خورشید بر روئے زمین تھا
قمر آیا تھا سائے مین ذبنکے
کہ سبطِ مصطفیٰؐ کو کسنے مارا
ہُوا اُس شخص سے سرزد یہ کام
سِلاح و اسپ لشکر کو دِلایا
یہ بولا عابدؑین سے منفعل ہو
کوئی حاجت ہو تو مجھسے بیان کر
مُجھے تجھسے کئی مطلب ہین درپیش
شہیدونکے جو سر ہین وہ دلادے
سرونکو لیکے لاشون سے مِلاؤن
کرون زیرِ زمین مدفون انکو
جو دیکھون قبرِ جدِّ پاک تن کی
عبادت بیچ عمر اپنی گنواؤن

سیوم کل جمعہ عید المؤمنین ہے | یہان حاضر گروہ مسلمین ہے
مجھے دے حکم تو منبر پہ جاؤن | ذرہ حمد الٰہی پڑہ سناؤن
یہ باتین سنکے وہ عابد سے بولا | تمھارا کہنا سب مین نے قبولا
غرض وہانسے کیا اُن سبکو رخصت | مکان اُنکو دیا بہر سکونت

جناب امام علیہ السلام کی دختر نیک اختر بی بی سکینہ کے وفات پانیکے بیان مین

لکھون ای وائے کیا اُس رات کی بات | کھون روز قیامت اُسکو یا رات
غم شہ سے سکینہؑ تھی جو بیتاب | نظر آیا یہ اُس مظلوم کو خواب
کہ بیٹھا اُس جگہہ اُسکا پدر ہے | بدن ہے چور خون مین تر بتر ہے
نہ سر پر ہے عمامہ مصطفیٰ کے | نہ تنمین جامہ ہے شیر خدا کے
یہ صورت دیکھ اُسکی چھاتی پھٹ گئی | گلے سے باپکے آکر لپٹ گئی
جو تھی وہ فاطمہؑ زہرا کی پوتی | پدر اپنے سے تھی مِل مِل کے روتی
قضا نے خواب سے جو پھر جگایا | پدر سے اُس بیچاریکو چھڑایا
جو اُٹھی خواب سے وہ غمکی ماری | لگی نامِ پدر لے کرنے زاری
حرم رونے لگے یہ حال سُنکر | اُٹھا زندان سرامین شور محشر
یزید روسیہ ہوکر کے بیدار | لگا یہ پوچھنے لوگون سے ایکبار
کہ زندانخانہ مین یہ شور کیا ہے | خبر لو کیا کوئی پھر مر گیا ہے
خبر کو آدمی اُسکا جو آیا | تو زینبؑ نے اُسے یہ کہہ سنایا
کہ چھوٹی زہراؑ کی پوتی ہے بیتاب | پدر اپنے کتین دیکھی ہے درخواب
قضا نے ہے کیا غمگین اُسکو | کسی ڈھب سے نہین تسکین اُسکو

سکینہ اور عابد جی ہین کھوتے
بہن بھائی گلے مِلمِل ہین روتے

سُنی جب یہ حقیقت اس لعین نے
کیا یہ کام وہان اس اہل کین نے

کہ رکھا ایک خوانمین شبیرؑ کا سر
بھیجا یا خانۂ زندان کے اندر

جو زندان خانمین وہ خوان آیا
سکینہ سمجھین کھانا ہے بھیجا یا

اُٹھائی خوان پر سے جونہین سرپوش
اُٹھا دونو طرف سے خونکا جوش

کہون کیا جیسی صورت وہان گذر گئی
لپٹ کو سر سے وہ مظلوم مر گئی

حرم کرنے لگے پھر شور ماتم
ہُوا آل نبیؐ پر پھر نیا غم

ہُوا جب جمعہ کا دن تب وہ مردود
ہُوا مسجد مین لے خلقتکو موجود

وہان پر بیٹھہ عابدؑ کو بلایا
خطیب اپنے کو منبر پر چڑھایا

کہے سجاد نے اي اہل بدعت
مجھے تو آج کرنے دے خطابت

غرض بے دین نے از تکرار بسیار
کیا سجاد کو خطبے کا مختار

چڑھے منبر پہ تب حیدرؑ کے پوتے
علیؑ سے صاحب صفدر کے پوتے

پڑھے خطبہ نہایت بابلاغت
سنائے خلق کو لطف فصاحت

ادا کرکے جناب حق کی تعریف
کئے جد و پدر اپنے کی توصیف

وعید آخرت انکو سنائے
عقوبت سے جہنم کے ڈرائے

نصایح سنکے جب مجلس ہوئی گرم
ہوئی سنگین دلونکے دل ذرہ نرم

کہے تب خلق کو یا ایہا الناس
کھوگے حشر مین کیا تم خدا پاس

نبیؐ کا گھر ہے جو تمنے ڈبایا
ہمین ہی قید خانمین پھنسایا

میرے رتبے کی نہین تمکو خبر ہے
میرا نانا نبیؐ خیر البشر ہے

پسر مین صاحب معراج کا ہون
خلف کونین کے سر تاج ہون

میرا نانا ہے افضل انبیاؐ مین
میرا دادا ہے اکمل اوصیا مین

نبیرہ ہون مین شاہِ لافتا کا
مین وارث ہون علیؑ با بھا کا

ہمارا مرتبہ قرآن مین ہے
کلام حق ہمارے شان مین ہے

مین اس باب مدینے کا ہون وارث
مین تابوتِ سکینہ کا ہون وارث

مین ایک نور خداوندِ ازل ہون
نبی کے لختِ دل کا لختِ دل ہون

کرون اے اشقیا مین کس سے فریاد
کیا جس گھر پہ ہے تمنے یہ بیداد

یہ گھر پایۂ عرشِ برین ہے
یہ ہے گھر مہبطِ روح الامین ہے

یہ باتین سن وہان زین العبا سے
اٹھا ایک غلغلہ خلقِ خدا سے

ہوا غل اسطرح در خلقتِ شام
کہ تھا نزدیک ہووے بلوۂ عام

تو ابنِ معویہ نے ہو ہراسان
دیا فوراً اذا نکا حکم اسان

مؤذن نے کہا اللہ اکبر
لیا بعد اسکے پھر نام پیمبرؐ

عمامہ پھینک تب سجّاد ایکبار
مؤذن سے ہو یون کہنے لگے زار

کہ تو ہی جس نبیؐ کا نام لیتا
انھین کے واسطے ایک آن تھمجا

جگر اپنے سے پھر ایک آہ مارے
یزید بیحیا کو کہ پکارے

کہ ٹک انصاف کر اے نامسلمان
مؤذن نام لے ہے جنکا اسان

یہ تیرا جد ہے یا میرا ہے نانا
یگانہ انکا تو یا مین یگانہ

میری دادی تھی بیٹی مصطفیٰ کی
و یا تیری تھی اسی سفاک گیدی

خدا کا خوف کر اے نامسلمان
یہ کیسا دین ہے اور کیسا ہے ایمان

کہا کر یون امامِ حق نما کو   نماز اب پڑھتا ہے تو قبلہ رو ہو
یہ سُنکر کے ہوا ایک شور برپا   اُٹھا مسجد مین پھر ماتم کا غوغا
تو گھبرا کر یزیدِ اہلِ بدعت   مؤذن سے کہا کہ جلد اقامت
غرض پڑھکر نماز اُس بیحیا نے   کہا عابدؑ سے اُس اہلِ دغا نے
کہ اب تمکو مدینے کی ہی رُخصت   وطنکو جاؤ لے ہمراہ عترت

واقعات مراجعت سجاد علیہ السلام کی شام سے طرف کربلا معلے کے بیان مین

جو پائے حضرتِ عابد نے رُخصت   چلے پھر کربلا کی کر عزیمت
شہیدونکے سرونکو لیکے ہمراہ   لئے دشتِ بلا کے سمت کی راہ
صفر کی بیسوین کو شاہِ والا   سوادِ کربلا مین آکے پہنچا
فرات اوپر جو وہ شہزادے آئے   نشان اُس قتلگاہ کا کچھ نپائے
تو دیکھے دشت بے پایان ہے ایک   وہانپر تازہ گورستان ہے ایک
کہین زینبؓ نے ای فرزند مظلوم   نہین کیا کربلا کی راہ معلوم
یہ گورستان مین کیون ہمکو لائے   ہمارے خود بخود دل ہین بھرائے
یہ صحرا ہے ہمین وحشت دکھاتا   یہ جنگل ہم غریبونکو ہے کھاتا
یہ باتین سُنکے تھے سجاد حیران   جو آئے اُس جگہہ پر چند دہقان
کہے سجاد نے تب اُن سے ہو زار   کہ یہ قبرین ہین کنکی اے نکوکار
کہا دہقانیون نے اے مسافر   کرین کیا ماجرا ہم اِنکا ظاہر
یہ قبرستان ہے ایک بادشاہ کی   یہ گورستان ہے مقبول خدا کی
موا ہے فی سبیلِ اللہ یہ جاہد   رہِ تسلیم کا یہ ہے مجاہد

بھڑ تن سے لاکھون سے لڑا ھے	رہ صبر و رضا مین سر دیا ھے
اسے ھی کوفیون نے یہانپہ مارا	سر اسکا ھی لعینون نے اتارا
سر انکا شام کو لیگئے ھین سفاک	تن انکے چھوڑ گئے ھین بر سر خاک
مگر اعجاز انکے کیا بتاوین	نھین ھم حال انکا کیا سناوین
ملایک شبکو تھے یہان آیا کرتے	پرندے دنکو تھے آسایہ کرتے
زمین و آسمان پر اسکا تھا غم	یہان جن و ملک کرتے تھے ماتم
ھوئے اس ماجرے سے جبکہ آگاہ	نوحہ آئے سبھی با نالہ واہ
اٹھا کر پھر ز خاک و خون انکو	کئے اس خاک مین مدفون انکو
ھوا ایسا شھنشاہ دل افروز	ھے یہ چالیسوین کا اسکا اب روز
توقف کر یہان تو اے مسافر	ھے اسکے فاتحہ کی آش حاضر
کھے سجاد نے اے یارو ھیہات	پدر میرا تھا یہ شاہ نکو ذات
اسی سلطانکا مین جانشین ھون	اسی حقکے امین کا مین امین ھون
اسی کے واسطے مین یہان ھون آیا	سر اسکا شام سے اب یہان ھون لایا
یہ کہ آخر کو آترا وھانپہ سجاد	سر اپردے ھوئے اس جاپہ استاد
تو پھر عابد نے قبرونکو کھدائے	ھر ایک کی لاش سے سر کو ملائے
جنازہ پڑھکے آخر عابدین نے	کئے دفن انکو احمد کے امین نے
پھر آ پھپونکو سمجھائے بمنت	تشفی دے سبھون کو از سماجت
کھے تھا اسطرح امر الٰھی	چلو اب یہان سے یثرب کو ھمراھی

روایت پھنچنے مین اھلبیت کے مدینہ منورہ مین

غرض اُس جا سے وہ شاہِ حق آگاہ
اُٹھاتے رہ کی محنت مشقت
نئے سر سے دلونکو غمسے گھیرا
ہُوا جب فاطمہ صُغراؓ پہ ظاہر
تو لے ہمراہ بنی ہاشم کے عورات
سرا پردے جو دیکھے ایستادہ
وہ سبطِ مصطفیٰ کے قرۃُ العین
تو کیا دیکھین کہ احمدؐ کا امین نین
یہ صورت دیکھ اُسجا پر وہ دلچاک
ہُوا پھپیون کتین جسدم یہ معلوم
جھپٹ کر اُس بچارے کو اُٹھائین
کہی پھپیون سے تب اُسنے بہ زاری
کھان کھوائین تو میرے پدر کو
کہین زینبؑ نے ای بیٹی نمانی
پدر تیرے نے جنت کو بسائے
اُنھین مرتے تلک تیرا الم تھا
کہین صُغراؓ نے بابا کا سُنی حال
کہین زینبؓ نے اکبر بھی موئے ہین
ہُو سُنکر بولین وہ صاحب مُصیبت

چلے روتے وطن اپنے کی لی راہ
وطن مین پہنچے وہ اہلِ مُصیبت
ہُوا بستی کے باہر اُنکا ڈیرا
کہ آئے کربلا کے اب مُسافر
چلین یثرب کے باہر وہ نکو ذات
خوشی سے ڈورین وہ بیکس پیادہ
جو نھین اپہنچین اُس خیمے کے مابین
بچھی مسند ہے پر مسند نشین نین
گرین غش کھا کے وُو نھین بر سر خاک
کہ ھین شبیرؑ کی بیٹی یہ مظلوم
نپٹ اُلفت سے چھاتیکو لگائین
ای بی بی کیا ہوئی نوبت تمھاری
کئین کیا ہائے شاہِ تاجور کو
کہین کیا تجھہ سے ہم اپنی کہانی
خدا کی راہ مین گردن کٹائے
دمِ آخر تلک تیرا ہی غم تھا
ای بی بی کیا ہوا اکبرؑ کا احوال
پدر کے روبرو ٹکڑے ہوئے ہین
کہ قاسمؑ کی کہو کچھہ اب حقیقت

کهین زینبؓ نے انکو بهی کهپائے — نئے سهرے بیے وه بهی کام آئے
کهین صغرا نے تب هے پهپی جی — چچا عباسؓ پر کیا شکل گذری
کهین زینبؓ نے وه پانیکو جا کر — موئے دریا او پر شانے کٹا کر
یه سن اس نے کیا ایک شور ماتم — چلین اسجا سے سب وه صاحبِ غم
رسول الله کے روضے پر آئین — بیان اپنے مصیبت کا سنائین
لگین کهنے که اے نانا پیمبرؐ — کهین کیا هائے هم مظلوم بے گهر
گنوائے هم تیرا فرزندِ عالی — گیا هم بیکسون کے سر سے والی
انهین اعدا نے بن پانی کهپائے — پیاسے حلق پر خنجر چلائے
کهڑا هے قافله غم سے آوارا — گیا هے قافله سالار مارا
لے همراه وهانسے آخر سبکو سجاد — نبیؐ کے گهر هوئے پهر آکے آباد
صفا بس آگے مت لکه اس بیانکو — خدا لاوے مهدئ زمانکو
محبون کا جو دل پهر شاد هووے — نئے سر سے جهان آباد هووے

فاتحه مجلس کے اختتام مین

عزادارو نهین اب بات کا وقت — یه هے ماتم کا او رصلوتکا وقت
پڑهو تم فاتحه روحِ نبیؐ پر — علیؑ پر اور اولادِ علیؑ پر
پڑهو صلوات بر شاهِ هدا تم — اٹهاؤ صدق سے دستِ دعا تم
خداوندا بحق خون شبیرؑ — که مارا هے جسے بے جرم و تقصیر
الهی واسطے انکے جو معصوم — گئے دنیا سے هو مسموم و مظلوم
الهی واسطے ستره دونن کے — الهی واسطے انکے محن کے

رہے روشن چراغ دین وائین
شتابی ہو خروج مہدی دین

سلامت رکھہ جو ہین سلطان اسلام
رہے ہاتھہ انکے مین فرمان اسلام

جو ختم الانبیا کی ہو رہین امت
انھونکی مغفرت ہووے قیامت

ہر ایکدم انکی ہو مشکل کشائی
جو قیدی ہووین پاوین رہائی

ہر ایک بیمار کو جلدی شفا ہو
ہو جسپر دین جلد اسے ادا ہو

مسافر جو ہین وہ گھر بار پہونچین
سلامت حاج اور زوار پہنچین

ملے ہر ایک کو عز و جاہ و حشمت
نصیب انکے مین ہو حج و زیارت

جو حاضر ہونگے اس بزم بکا مین
شہ بیکس کے جو ہونگے عزا مین

ہین مؤمن جتنے حاضر اور غائب
براوین انکے مقصود و مطالب

جو ہے اس مجلس ماتم کا بانی
وہ پاوے مدعاء دوجہانی

خصوصاً جو کہ ہے بانی تالیف
ہوا جسکے سبب یہ نسخہ تصنیف

رہے اسیر کرم شیر خدا کا
ملے سایہ لوائے مصطفی کا

دو عالم بیچ وہ مقصود پاوے
جو اسکا مطلب دل ہو براوے

مصنف اسکا ہو خالق کا منظور
رہے دونو جہان مین شاد و مسرور

خاتمہ ختم کتاب مستطاب کا

بحمد اللہ ہوا اب ختم نامہ
سر منزل کو پہنچا پیک خامہ

ہوا گلدستۂ امید تیار
نہال آرزو لایا گل و بار

ہوئی اتمام وہ رنگین عمارت
کہ ہے ہر باب جسکا باب جنت

کہان گلدستۂ و کیدھی کا گلزار
یہی ھے آل نبی کے غمکا طومار

عمارت ہو تو ہو کچھ سقف و زینہ
یہ بحر غم غریبوں کا ہے سفینہ

مجھے روز جزا کا ہے یہ حیلہ
شفاعت کا ہے یہ مجھکو وسیلہ

ہے جب تک دورۂ ایام باقی
رہیگا اس سے میرا نام باقی

فقیر از دورۂ پیغمبری ہے
حسینی ہاشمی و جعفری ہے

یہ صادق مثل خضہائے دہ انگشت
مجھے پہنچی ہے اٹھائیسوین[۲۸] پشت

غم آل نبی ہے کام میرا
علی و ذوالفقار ہے نام میرا

اثر جوشی ہے سو میرا بیان ہے
جو میرا نام سو میری زبان ہے

رکھے ہی یہ میری تیغ زبانی
یکفر و دین حکم برق پانی

تخلص مشتہر میرا صفا ہے
میرا دل حب حیدر سے بھرا ہے

دکھنمین جور گردونے قضا را
ہے سال چند سے میرا گذارا

مسافر وضع در چینا پٹن ہون
غریب و شہر آوارہ وطن ہون

نتھی فرصت مجھے از جور ایام
ہوا یہ مختصر چلے مین اتمام

کیا ہون خون دل سے میری تحریر
کلام من بکا کی ایسی تفسیر

نہین غم روز رستاخیز مجھکو
کفایت ہے یہ دستاویز مجھکو

ہوا مرقوم جب یہ غمکا احوال
تھے بارہ سو کے اوپر سترہ سال[۱۲۱۷]

نبی پر اور انکی آل امجد
یہ بھیجو تم درود از حد و بیحد

تمت

یہ کتاب اتمام سے متوقع اجر عظیم قاضی عبدالکریم صاحب و قاضی رحمۃ اللہ ابن قاضی فتح محمد صاحب مرحوم کے مطبع فتح الکریم واقع بمبئی مین چھپی
بقلم نور محمد